پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

دار النور اسلام آباد

اور

اُس کے بُرے اثرات

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

اشاعت ——— 2014ء
قیمت ——— -/480 روپے
اہتمام ——— قدوسیہ اسلامک پریس
Tel # 042-37230585

پاکستان میں ملنے کے پتے

دار النور
اسلام آباد
Mobile: 0333-5139853 , 0321-5336844

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel # +92-42-37351124 , +92-42-37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

سعودی عرب میں ملنے کے پتے

مکتبہ بیت السلام
الریاض 11474 سعودی عرب
Phone: 4381122-4381155 Fax: 4385991
Mobiles: 0505440147-0542666646
0532666640

دار الفرقان
الریاض سعودی عرب
Phone & Fax: 4354686
Mobiles: 0507419921-0508176378
0553093117

متحدہ عرب امارات میں ملنے کا پتہ

دار السلام، شارجہ
Phone: 00971 6 5632623
Fax: 5632624

فہرست مضامین

پیشِ لفظ

فصل اوّل

زنا کے متعلق ادیان سماویہ اور سلیم الفطرت لوگوں کا موقف

مبحثِ اوّل

زنا کے متعلق یہودیت کا موقف

-ج-

خصوصی توجہ کے قابل دو باتیں

مبحث دوئم

زنا کے متعلق عیسائیت کا موقف

-ا-

زنا کے متعلق انجیل کی نصوص

-ب-
انجیل کی نصوص سے معلوم ہونے والی بیس باتیں

مبحث سوئم
زنا کے متعلق اسلام کا موقف

ب: بوڑھے بدکاروں کی سزائیں:

ج: غیر حاضر شخص کی بیوی کے بستر پر بیٹھنے کی سزا:

د: مجاہدین کے گھر والوں میں خیانت کی سزا:

۲۲: پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کی شدید سنگینی:

۲۳: زنا کے قریب لے جانے والی باتوں کی ممانعت:

۲۴: تہمتِ زنا کی سنگینی:

مبحث چہارم
زنا کے متعلق سلیم الفطرت لوگوں کا موقف

ا: دعوتِ بُرائی قبول کرنے پر جیل جانے کو ترجیح دینا:

فہرست مضامین

فصل دوئم

زنا کے بُرے اثرات

مبحثِ اوّل

جنسی امراض کا پھیلاؤ اور صحت کی بربادی

مبحث چہارم
بچوں کی شرحِ پیدائش میں کمی

مبحث پنجم
جرائم کی کثرت

حرفِ آخر

مراجع ومصادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ ❶

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ ❷

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا. يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ ❸

أما بعدُ!

ہر گناہ بُرا اور اس کے اثرات بُرے ہیں، لیکن کچھ گناہ بہت ہی بُرے اور ان

---

❶ سورة آل عمران / الآية ۱۰۲.
❷ سورة النساء / الآية الأولى.
❸ سورة الأحزاب / الآيتان ۷۰ ـ ۷۱.

کے نتائج و عواقب نہایت ہی سنگین اور تباہ کن ہیں۔ زنا ایسے ہی بدترین سرفہرست گناہوں میں سے ایک ہے۔ زنا اپنے اندر...... جیسے کہ امام ابن قیم لکھتے ہیں...... شر کی ساری خصلتوں؛ دین کی کمی، پارسائی کا خاتمہ، مروت و اخلاق کی بربادی، قلتِ غیرت، سب کو سموئے ہوئے ہے۔ اس کے عواقب اور نتائج میں سے رب تعالیٰ کی ناراضی، چہرے کی تاریکی اور ظلمت، دل کا اندھیرا اور اس کی بے نوری ہے۔ وہ بدکار کے وقار کو ختم کر دیتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اور ان کے بندوں کی نگاہوں سے گرا دیتا ہے۔ وہ اس سے [پاک دامنی]، [پاک بازی] اور [نیکی] کے بہترین نام چھینے جانے اور ان کے متضاد نام [فاجر]، [فاسق]، [زانی] اور [خائن] دلوانے کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح وہ [ایمان مطلق] [1] کے اعزاز سے محروم کروا دیتا ہے اور اس سے [پاکیزہ] کا لقب دور کروا کر اس کے بدلے میں [ناپاک] کا لقب دلوا دیتا ہے۔ [2]

زنا کے مفاسد شدید، مہلک اور انتہائی سنگین ہیں۔ زنا کے پھیلاؤ کی بنا پر پیدا ہونے والے جنسی امراض میں سے ایک مرض ایڈز کے ۲۰۰۰ء تک چار کروڑ افراد شکار ہوئے اور ایک کروڑ چالیس لاکھ اس کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے۔ ۱۹۸۱ء سے ۲۰۰۷ء تک مرنے والوں کی تعداد دو کروڑ پچیس لاکھ تھی۔ ۲۰۰۷ء، صرف ایک سال، میں AIDS/HIV سے مرنے والوں کی تعداد بیس لاکھ اور بیماری کا شکار ہونے والے نئے لوگوں کی تعداد پچیس لاکھ تھی۔ اس مرض میں مبتلا ہونے والے تین ہزار دو سو افراد کا ہر روز علاج کیا جاتا ہے، جب کہ ہر روز اس بیماری میں نئے مبتلا ہونے والوں کی تعداد سات ہزار ایک سو ہے۔ ایک اور جنسی مرض [PID] سے بچاؤ اور اس کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے سالانہ اخراجات کا اندازہ قریباً دو بلین ڈالر ہے۔ زنا

[1] یعنی اس کا ایمان ناقص، ادھورا اور نامکمل قرار پاتا ہے۔

[2] ملاحظہ ہو: "روضة المحبين ونزهة المشتاقين" ص ۳۵۸۔۳۵۹.

کی بنا پر پیدا ہونے والے حرامی بچے برطانیہ کے بعض شہروں میں کل پیدا ہونے والے بچوں کا دو تہائی ہیں۔ مغربی ممالک میں زنا کی کثرت کی بنا پر لوگ شادی سے منہ موڑ چکے ہیں۔ ان میں سے کتنے ملکوں میں سو میں سے ایک شخص بھی شادی کی عمر میں ہونے کے باوجود شادی کی رغبت نہیں رکھتا۔ تھوڑی بہت ہونے والی شادیوں میں سے بعض جگہوں میں نصف شادیاں طلاق سے ختم ہو رہی ہے۔ بعض شادیاں گھنٹوں میں ختم ہو جاتی ہیں۔ زنا کے پھیلاؤ والے معاشروں میں بچوں کی پیدائش ناپسندیدہ قرار پاتی ہے۔ روس میں اسقاط حمل کی شرح ۶۲.۵ % ہے۔ امریکہ میں ۳۰% حمل اپریشن تھیٹر میں ختم ہو جاتے ہیں۔ یورپ کی آبادی ۲۰۰۰ء میں ۷۲۵ ملین تھی، ۲۰۵۰ء میں یہ تعداد کم ہو کر ۶۰۰ ملین ہونے کی توقع ہے۔ ماہرین کی رائے کے مطابق اس صدی کے اخیر تک انگریز قوم برطانیہ میں اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی، کیونکہ انگریز اتنے بچوں کو جنم نہیں دے رہے، جو ان کی تعداد برقرار رکھنے کے لیے کافی ہوں۔ امریکہ میں یہی صورتِ حال...... جیسے کہ صدر کلنٹن نے پیش گوئی کی ہے...... برطانیہ سے نصف صدی پہلے رونما ہوگی۔ زنا کے عام ہونے پر کتنے ہی دیگر جرائم کا دور دورہ ہوتا ہے۔ چوری، ڈاکے، قتل و غارت اور خودکشی کے کتنے جرائم کی کڑیاں زنا سے مربوط ہوتی ہے۔

زنا کی شدید سنگینی اور اس کے انتہائی مہلک آثار و نتائج کے باوجود، لوگوں کی ایک تعداد اپنی لاعلمی یا حقیقی صورتِ حال سے چشم پوشی کرتے ہوئے، اس جرم کا ارتکاب کر رہی ہے۔ خود اپنی، ان لوگوں اور امت، بلکہ انسانیت کی آگاہی اور یاد دہانی کی خاطر

[زنا کی سنگینی اور اس کے اثرات]

کے عنوان سے یہ کتاب ترتیب دینے کی توفیقِ الٰہی سے حقیر سی کوشش کی جا رہی ہے۔

کتاب کی تیاری میں پیشِ نظر باتیں:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے درجِ ذیل باتوں کا اہتمام کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

۱: زنا کے متعلق اسلام کا موقف پیش کرتے ہوئے بنیادی مرجع کتاب وسنت ہے۔
۲: احادیثِ شریفہ غالباً ان کے اصلی مراجع سے لی گئی ہیں۔
۳: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتابوں سے منقولہ احادیث کے متعلق اہلِ علم کا حکم درج کیا گیا ہے۔ صحیحین کی احادیث کی صحت پر اجماعِ امت کی بنا پر، کسی کا حکم ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔
۴: آیاتِ شریفہ اور احادیثِ کریمہ سے استدلال کرتے وقت مفسرین اور شارحین حدیث سے استفادہ کیا گیا ہے۔
۵: یہودیت اور نصرانیت کے زنا کے متعلق موقف کو بیان کرنے کی غرض سے توریت وانجیل سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب وسنت کی نصوص کو ناکافی سمجھنے کی بنا پر نہیں، بلکہ یہ [وشهد شاهدٌ من أهلها]❶ کی خاطر یا [وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَ بِهِ الْأَعْدَاءُ]❷ کی غرض سے ہے۔
۶: زنا کے پھیلاؤ کے سنگین اور مہلک نتائج وعواقب مغربی دنیا کے تناظر میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں اعداد وشمار بھی پیش کیے گئے ہیں۔ اس حوالے سے غالباً معلومات مغربی مراجع ہی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ نقل کی گئی ہیں۔
۷: کتاب کے آخر میں مراجع ومصادر کے متعلق تفصیلی معلومات درج کی گئی ہیں، تاکہ مراجعت میں آسانی ہو۔

تقسیمِ کتاب:

پیشِ لفظ

فصل اوّل: زنا کے متعلق ادیان ساویہ اور سلیم الفطرت لوگوں کا موقف

❶ سورۃ یوسف ۔ علیہ السلام ۔/ جزء من الآیۃ ۲۶. [یعنی اس کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی۔]
❷ برتری وہ ہے، کہ جس کی گواہی دشمن بھی دیں۔

مبحثِ اوّل: زنا کے متعلق یہودیت کا موقف

مبحثِ دوئم: زنا کے متعلق عیسائیت کا موقف

مبحثِ سوم: زنا کے متعلق اسلام کا موقف

مبحثِ چہارم: زنا کے متعلق سلیم الفطرت لوگوں کا موقف

فصل دوئم: زنا کے بُرے اثرات

مبحثِ اوّل: جنسی امراض کا انتشار اور صحت کی بربادی

مبحثِ دوئم: اولادِ حرام کی کثرت اور اس کے بُرے نتائج

مبحثِ سوم: عائلی زندگی کی ٹوٹ پھوٹ

مبحثِ چہارم: بچوں کی شرح پیدائش میں کمی

مبحثِ پنجم: جرائم کی کثرت

حرفِ آخر

ا: خلاصہ کتاب

ب: اپیل

شکر و دعا:

ربِ علیم و حکیم کا بے حد شکر گزار ہوں، کہ انھوں نے مجھ ایسے کمزور بندے کو اس اہم موضوع پر کام کا آغاز کرنے کی توفیق سے نوازا۔ فَلَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمَدَادَ كَلِمَاتِهِ. [1]

ربِ کریم میرے گرامی قدر محترم والدین کو بہترین جزا عطا فرمائیں، کہ انھوں نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے خوب جدوجہد فرمائی (رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

---

[1] سو انہی کے لیے سب تعریف ان کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، اور ان کے نفس کی رضا کے مطابق، اور ان کے عرش کے وزن کے برابر، اور ان کے کلمات کی روشنی کے بقدر۔

رَبَّيَانِي صَغِيرًا) . اللہ کریم میرے اساتذہ کرام کو جزائے خیر عطا فرمائیں، کہ توفیقِ الٰہی سے ان کے ذریعہ سے قرآن وسنت پڑھنے سمجھنے کا موقع میسر آیا۔

عزیزان القدر حافظ حماد الٰہی، حافظ سجاد الٰہی، قابلِ احترام احباب مولانا خالد سیف، میاں محمد شفیع سیشن اینڈ ڈسٹرکٹ جج، پروفیسر ڈاکٹر خالد فاروق، ڈاکٹر شیخ شاہد پرویز، عزیزان القدر عمر فاروق قدوسی، عثمان رضا، جواد احمد کے لیے شکر گزار ہوں، کہ ان حضرات نے کتاب کے لیے مراجع کے حصول یا مراجعت یا دونوں باتوں میں تعاون فرمایا۔

اپنی اہلیہ محترم، عزیز بیٹوں اور بہوؤں کے لیے دُعا گو ہوں، کہ انہوں نے میری خوب خدمت کی۔ اللہ کریم ان سب کو کتاب کے اجر وثواب میں شریک فرمائیں اور دنیا وآخرت میں بہترین جزا عطا فرمائیں۔ إنه سميع مجيب .

فضل الٰہی

بعد از نماز عصر

۲۳ شعبان ۱۴۳۳ھ

بمطابق ۱۴ جولائی ۲۰۱۲ء

اسلام آباد
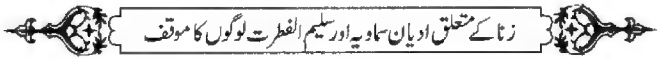
فصل اوّل

زنا کے متعلق ادیان سماویہ اور سلیم الفطرت لوگوں کا موقف

تمہید:

تینوں آسمانی ادیان: یہودیت، عیسائیت اور اسلام زنا کی حرمت اور قباحت پر متفق ہیں۔ علاوہ ازیں سلیم الفطرت لوگ ہمیشہ سے اس سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ اس بارے میں تفصیل درج ذیل چار عنوانوں کے ضمن میں ملاحظہ فرمایئے:

ا: زنا کے متعلق یہودیت کا موقف

ب: زنا کے بارے میں عیسائیت کا موقف

ج: زنا کے متعلق اسلام کا موقف

د: سلیم الفطرت لوگوں کا زنا کے حوالے سے موقف

مبحثِ اوّل

زنا کے متعلق یہودیت کا موقف

تمہید:

یہودیوں کے ہاں [کتابِ مقدس] میں زنا کو بہت بڑا جرم اور تباہ کن بدی قرار دیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل سے اِس سے دُور رہنے کا عہد لیا گیا۔ زنا کی حرمت تفصیل سے بیان کی گئی۔ بدکاری پر شدید وعید ذکر کی گئی اور اِس کے بُرے اثرات کی خبر دی گئی۔ زنا کرنے والوں پر لعنت کی گئی اور اس جرم کے ارتکاب پر جسمانی اور معنوی سزائیں مقرر کی گئی۔ اس بات کی خبر دی گئی، کہ اس بُرائی کے سبب سابقہ اُمتیں ہلاک ہوئیں۔ صرف زنا کی حرمت پر اکتفا نہ کیا گیا، بلکہ اس کے قریب لے جانے والی باتوں سے بھی منع کیا گیا۔ علاوہ ازیں زنا کی تہمت پر شدید سزا مقرر کی گئی۔

اس حوالے سے توفیقِ الٰہی سے حسبِ ذیل تین عنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جارہی ہے:

ا: زنا کے متعلق تورات کی نصوص۔

ب: تورات کی نصوص سے معلوم ہونے والی چھیالیس باتیں

ج: خصوصی توجہ کے قابل دو باتیں

ـ ا ـ

زنا کے متعلق تورات کی نصوص

ایسی نصوص کو درجِ ذیل گیارہ مرکزی عنوانات کے ضمن میں ملاحظہ فرمایئے:

۱: زنا بہت بڑا جرم اور تباہ کن بدی:

کتاب ایوب میں ہے:

''اگر میرا دل کسی عورت پر فریفتہ ہوا

اور میں اپنے پڑوسی کے دروازہ پر گھات میں بیٹھا،

تو میری بیوی دوسرے کے لیے پیسے

اور غیر مرد اُس پر جھکیں،

کیونکہ یہ نہایت بُرا جرم ہوتا،

بلکہ ایسی بدی ہوتی، جس کی سزا قاضی دیتے ہیں،

کیونکہ وہ ایسی آگ ہے، جو جلا کر بھسم کر دیتی ہے

اور میرے سارے حاصل کو جڑ سے نیست کر ڈالتی ہے۔'' ❶

۲: اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل سے زنا نہ کرنے کا عہد لینا:

کتاب استثنا میں ہے:

پھر موسیٰ ۔علیہ السلام۔ نے سب اسرائیلیوں کو بلوا کر اُن کو کہا:

''اے اسرائیلیو! تم ان آئین اور احکام کو سن لو، جن کو میں آج تم کو سناتا ہوں، تاکہ تم اُن کو سیکھ کر اُن پر عمل کرو۔'' ❷

کتاب خروج میں ہے کہ موسیٰ ۔علیہ السلام۔ نے انھیں کہا:

''اور خدا نے یہ سب باتیں فرمائیں، کہ'' ❸

یہی باتیں اہلِ کتاب کے ہاں دس احکام [الوصایا العشرۃ] کے نام سے مشہور ہیں۔

❶ کتاب ایوب، باب ۳۱، آیات ۹۔۱۲، ص ۶۶۳۔

❷ باب ۵، آیت ۱، ص ۲۳۳۔

❸ باب ۲۰، آیت ۱، ص ۱۰۰۔

انھی باتوں کو ذکر کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''تو خون نہ کرنا۔

تو زنا نہ کرنا۔

تو چوری نہ کرنا۔

تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا۔''[1]

پھر انھوں نے فرمایا:

''یہی باتیں خداوند نے اُس پہاڑ پر آگ اور گھٹا اور ظلمت میں سے تمھاری ساری جماعت کو بلند آواز سے کہیں اور اِس سے زیادہ اور کچھ نہ کہا اور اِن ہی کو اُس نے پتھر کی دو لوحوں پر لکھا اور اُن کو میرے سپرد کیا۔''[2]

۳: زنا کی ممانعت کا تفصیلی حکم:

کتاب [احبار] میں ہے:

''پھر خداوند نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: ''بنی اسرائیل سے کہہ، کہ:

''میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔''

''تم میں سے کوئی اپنی کسی قریبی رشتہ دار کے پاس اُس کے بدن کو بے پردہ کرنے کے لیے نہ جائے۔ میں خداوند ہوں۔

تو اپنی ماں کے بدن کو، جو تیرے باپ کا بدن ہے، بے پردہ نہ کرنا، کیونکہ وہ تیری ماں ہے، تو اُس کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔

تو اپنے باپ کی بیوی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا، کیونکہ وہ تیرے باپ کا

---

[1] کتاب استثنا، باب ۵، آیات ۱۷ ۔ ۲۱، ص ۲۳۴۔

[2] المرجع السابق، آیت ۲۲، ص ۲۳۴۔

بدن ہے۔

تو اپنی بہن کے بدن کو، چاہے وہ تیرے باپ کی بیٹی ہو، چاہے تیری ماں کی اور خواہ وہ گھر میں پیدا ہوئی ہو، خواہ اور کہیں، بے پردہ نہ کرنا۔

تو اپنی پوتی یا نواسی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا، کیونکہ ان کا بدن تو تیرا ہی بدن ہے۔

تیرے باپ کی بیوی کی بیٹی، جو تیرے باپ سے پیدا ہوئی ہے، تیری بہن ہے، تو اُس کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔

تو اپنی پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا، کیونکہ وہ تیرے باپ کی قریبی رشتہ دار ہے۔

تو اپنی خالہ کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا، کیونکہ وہ تیری ماں کی قریبی رشتہ دار ہے۔

تو اپنے باپ کے بھائی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا، یعنی اُس کی بیوی کے پاس نہ جانا، وہ تیری چچی ہے۔

تو اپنی بہو کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا، کیونکہ وہ تیرے بیٹے کی بیوی ہے، سو تو اُس کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔

تو اپنی بھاوج کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا، کیونکہ وہ تیرے بھائی کا بدن ہے۔''

''اور تو اپنے کو نجس کرنے کے لیے اپنے ہمسایہ کی بیوی سے صحبت نہ کرنا۔''[1]

۴: بدکاری پر شدید وعید:

اس بارے میں [کتاب امثال] کے چار اقتباسات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

I: ''اے میرے بیٹے! میری حکمت پر توجہ کر۔ میرے فہم پر کان لگا، تا کہ تو تمیز کو

[1] کتاب احبار، باب ۱۸، آیات ۱۔۲، ۶۔۱۶، ۲۰، ص ۱۵۲، ۱۵۳۔

محفوظ رکھے اور تیرے لب علم کے نگہبان ہوں، کیونکہ بیگانہ عورت کے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے اور اُس کا منہ تیل سے زیادہ چکنا ہے۔ پر اس کا انجام ناگدونے کی مانند تلخ اور دو دھاری تلوار کی مانند تیز ہے۔ اُس کے پاؤں موت کی طرف جاتے ہیں۔ اس کے قدم پاتال ❶ تک پہنچتے ہیں، سو اُسے زندگی کا ہموار راستہ نہیں ملتا۔ اس کی راہیں بے ٹھکانا ہیں، پر وہ بے خبر ہے۔

اِس لیے اَے میرے بیٹو! میری سنو اور میرے منہ کی باتوں سے برگشتہ نہ ہو۔ اُس عورت سے اپنی راہ دور رکھ اور اُس کے گھر کے دروازہ کے پاس بھی نہ جا۔ ایسا نہ ہو، کہ تو اپنی آبرو کسی غیر کے اور اپنی عمر بے رحم کے حوالہ کرے۔ اَیسا نہ ہو، کہ بیگانے تیری قوت سے سیر ہوں اور تیری کمائی کسی غیر کے گھر جائے۔ اور جب تیرا گوشت اور تیرا جسم گھل جائیں، تو تو اپنے انجام پر نوحہ کرے اور کہے: ''میں نے تربیت سے کیسی عداوت رکھی اور میرے دل نے ملامت کو حقیر جانا۔ نہ میں نے اپنے اُستادوں کا کہا مانا، نہ اپنے تربیت کرنے والوں کی سنی۔ میں جماعت اور مجلس کے درمیان قریباً سب برائیوں میں مبتلا ہوں۔

تو پانی اپنے ہی حوض سے اور بہتا پانی اپنے ہی چشمہ سے پینا۔ کیا تیرے چشمے باہر بہہ جائیں اور پانی کی ندیاں کوچوں میں؟ وہ فقط تیرے ہی لئے ہوں۔ نہ تیرے ساتھ غیروں کے لیے بھی۔ تیرا سوتا ❷ مبارک ہو اور تو اپنی جوانی کی بیوی کے ساتھ شاد رہ۔'' ....

''اے میرے بیٹے! تجھے بیگانہ عورت کیوں فریفتہ کرے اور تو غیر عورت سے کیوں ہم آغوش ہو؟ کیونکہ انسان کی راہیں خداوند کی آنکھوں کے سامنے ہیں

❶ (پاتال): (۱) ہندو دیو مالا کے مطابق زمین کے سات طبقوں میں سے سب سے نیچے کا طبق، جہاں ناگ رہتے ہیں۔ تحت الثری۔ (۲) دوزخ۔ (فیروز اللغات ص ۱۵۰)

❷ (سوتا): سرچشمہ۔ (المرجع السابق ص : ٤٣٥).

اور وہی اُس کے سب راستوں کو ہموار بناتا ہے۔ شریر کو اُسی کی بدکاری پکڑے گی اور وہ اپنے ہی گناہ کی رسیوں میں جکڑا جائے گا۔ وہ تربیت نہ پانے کے سبب مرجائے گا اور اپنی سخت حماقت سے گمراہ ہوگا۔'' ❶

II: ''خبیث و بدکار آدمی ٹیڑھی ترچھی زبان لئے پھرتا ہے۔ وہ آنکھ مارتا ہے۔ وہ پاؤں سے باتیں اور اُنگلیوں سے اِشارہ کرتا ہے۔ اس کے دِل میں کجی ہے۔ وہ برائی کے منصوبے باندھتا رہتا ہے۔ وہ فتنہ انگیز ہے۔ اس لیے آفت اُس پر ناگہاں آپڑے گی۔ وہ یک لخت توڑ دیا جائے گا اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔'' ❷

III: ''اے میرے بیٹے! اپنے باپ کے فرمان کو بجالا اور اپنی ماں کی تعلیم کو نہ چھوڑ۔ اِن کو اپنے دل پر باندھے رکھو اور اپنے گلے کا طوق بنالے۔ یہ چلتے وقت تیری رہبری اور سوتے وقت تیری نگہبانی اور جاگتے وقت تجھ سے باتیں کرے گی، کیونکہ فرمان چراغ ہے اور تعلیم نور اور تربیت کی ملامت حیات کی راہ ہے، تاکہ تجھ کو بری عورت سے بچائے یعنی بیگانہ عورت کی زبان کی چاپلوسی سے۔ تو اپنے دل میں اس کے حسن پر عاشق نہ ہو اور وہ تجھ کو اپنی پلکوں سے شکار نہ کرے، کیونکہ چھنال ❸ کے سبب سے آدمی ٹکڑے کا محتاج ہو جاتا ہے اور زانیہ قیمتی جان کا شکار کرتی ہے۔

کیا ممکن ہے، کہ آدمی اپنے سینہ میں آگ رکھے اور اُس کے کپڑے نہ جلیں؟ یا کوئی انگاروں پر چلے اور اُس کے پاؤں نہ جھلسیں؟ وہ بھی اَیسا ہے، جو اپنے پڑوس کی بیوی کے پاس جاتا ہے، جو کوئی اُسے چھوئے بے سزا نہ رہے گا۔'' ❹

---

❶ باب ٥، آیات ١۔٢٣، ص ٧٩٤۔٧٩٥.

❷ باب ٦، آیات ١٢۔١٥، ص ٧٩٥.

❸ (چھنال): بدکار عورت۔

❹ باب ٦، آیات ٢٠۔٣٠، ص ٧٩٦.

''جو کسی عورت سے زنا کرتا ہے، وہ بے عقل ہے۔ وہی اَیسا کرتا ہے، جو اپنی جان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ وہ زخم اور ذِلت اٹھائے گا اور اُس کی رُسوائی کبھی نہ مٹے گی۔'' ❶

IV: ''اے میرے بیٹے! میری باتوں کو مان اور میرے فرمان کو نگاہ میں رکھ۔ میرے فرمان کو بجالا اور زندہ رہ اور میری تعلیم کو اپنی آنکھ کی پتلی جان۔ ان کو اپنی اُنگلیوں پر باندھ لے۔ اُن کو اپنے دِل کی تختی پر لکھ لے۔ حکمت سے کہہ: ''تو میری بہن'' اور فہم کو اپنا رشتہ دار قرار دے، تاکہ وہ تجھ کو پرائی عورت سے بچائیں یعنی بیگانہ عورت سے جو چاپلوسی کی باتیں کرتی ہے۔

کیونکہ میں نے اپنے گھر کی کھڑکی سے یعنی جھروکے میں سے باہر نگاہ کی۔ اور میں نے ایک بے عقل جوان کو نادانوں کے درمیان دیکھا، یعنی نوجوانوں کے درمیان۔ وہ مجھے نظر آیا، کہ اُس عورت کے گھر کے پاس گلی کے موڑ سے جارہا ہے اور اُس نے اُس کے گھر کا راستہ لیا۔ دن چھپے شام کے وقت۔ رات کے اندھیرے اور تاریکی میں اور دیکھو! وہاں اُس سے ایک عورت آملی، جو دل کی چالاک اور کسبی ❷ کا لباس پہنے تھی۔ وہ غوغائی اور خودسر ہے۔ اُس کے پاؤں اپنے گھر میں نہیں ٹکتے۔ ابھی وہ کوچوں میں ہے۔ ابھی بازاروں میں اور ہر موڑ پر گھات میں بیٹھتی ہے......''

''اُس نے میٹھی میٹھی باتوں سے اُس کو پُھسلا لیا اور اپنے لبوں کی چاپلوسی سے اس کو بہکا لیا۔ وہ فوراً اُس کے پیچھے ہولیا، جیسے بیل ذبح ہونے کو جاتا ہے یا بیڑیوں میں احمق سزا پانے کو۔ جیسے پرندہ جال کی طرف تیز جاتا ہے اور نہیں جانتا، کہ وہ اُس کی جان کے لیے ہے، حتیٰ کہ تیر اُس کے جگر کے پار ہو جائے گا۔

---

❶ المرجع السابق، آیات ۳۲۔۳۳، ص ۷۹۶.

❷ کسبی: طوائف

سو اب اے بیٹو! میری سنو اور میرے منہ کی باتوں پر توجہ کرو۔ تیرا دل اس کی راہوں کی طرف مائل نہ ہو۔ تو اُس کے راستوں میں گمراہ نہ ہونا، کیونکہ اُس نے بہتوں کو زخمی کرکے گرادیا ہے، بلکہ اس کے مقتول بے شمار ہیں۔ اس کا گھر پاتال کا راستہ ہے اور موت کی کوٹھریوں کو جاتا ہے۔'' ❶

۵: زنا کا بدکاروں اور زمین کو نجس کرنا:

کتاب [احبار] ہی میں زنا سے دور رہنے کے تفصیلی اور تاکیدی حکم کے بعد ہے:

''تم ان کاموں میں سے کسی میں پھنس کر آلودہ نہ ہوجانا، کیونکہ جن قوموں کو میں تمھارے آگے سے نکالتا ہوں، وہ ان سب کاموں کے سبب سے آلودہ ہیں اور اُن کا ملک بھی آلودہ ہوگیا ہے، اِس لیے میں اُس کی بدکاری کی سزا اُسے دیتا ہوں، ایسا کہ وہ اپنے باشندوں کو اُگلے دیتا ہے۔ لہٰذا تم میرے آئین اور احکام کو ماننا اور تم میں سے کوئی، خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی، جو تم میں بودوباش رکھتا ہو، ان مکروہات میں سے کسی کام کو نہ کرے، کیونکہ اُس ملک کے باشندوں نے، جو تم سے پہلے تھے، یہ سب مکروہ کام کیے ہیں اور ملک آلودہ ہوگیا ہے۔'' ❷

۶: زنا کے سبب امتوں کی ہلاکت:

کتاب [احبار] ہی میں زنا کے سبب سابقہ لوگوں پر آنے والے عذاب کی خبر دے کر، اس کے ارتکاب سے ڈرایا گیا:

''سو ایسا نہ ہو، کہ جس طرح اُس ملک نے اُس قوم کو، جو تم سے پہلے وہاں تھی، اُگل دیا، اُسی طرح تم کو بھی جب تم اسے آلودہ کرو، تو اُگل دے،

❶ باب ۷، آیات ۱۔ ۱۲، ۲۱۔۲۷، ص ۷۹۶۔ ۷۹۷۔

❷ المرجع السابق، باب ۱۸، آیات ۲۴۔۲۷، ص ۱۵۳۔

کیونکہ جو اِن مکروہ کاموں میں سے کسی کو کرے گا، وہ اپنے لوگوں میں
سے کاٹ ڈالا جائے گا۔
اِس لیے میری شریعت کو ماننا اور یہ مکروہ رسمیں، جو تم سے پہلے ادا کی جاتی
تھیں، اِن میں سے کسی کو عمل میں نہ لانا اور اِن میں پھنس کر آلودہ نہ
ہو جانا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔'' ❶

کتاب [یرمیاہ] میں ہے:

'' جب میں نے ان کو سیر کیا، تو انھوں نے بدکاری کی اور پرے ❷ باندھ
کر قحبہ خانوں میں اکٹھے ہوئے۔
وہ پیٹ بھرے گھوڑوں کی مانند ہو گئے۔ ہر ایک صبح کے وقت اپنے پڑوسی
کی بیوی پر ہنہنانے لگا۔
خداوند فرماتا ہے: '' کیا میں ان باتوں کے لئے سزا نہ دوں گا اور کیا میری
رُوح ایسی قوم سے انتقام نہ لے گی؟'' ❸

۷: زنا کرنے والے پر لعنت:

کتاب [استثنا] میں ہے:

اور موسیٰ ـ عَلَیْہِ السَّلَام ـ نے کہا:
اور لاوی بلند آواز سے سب اسرائیلی آدمیوں سے کہیں، کہ: ....
لعنت اُس پر جو اپنے باپ کی بیوی سے مباشرت کرے، کیونکہ وہ اپنے باپ کے
دامن کو بے پردہ کرتا ہے،
اور سب لوگ کہیں: '' آمین۔''

❶ باب ۱۸، آیات ۲۸ ـ ۳۰، ص ۱۵۳ ـ ۱۵٤.
❷ (پرے): پرا کی جمع ـ صفیں، قطاریں۔ (فیروز اللغات ص ۱۶۶).
❸ باب ۵، آیات ۷ ـ ۹، ص ۹۲٤.

لعنت اس پر جو اپنی بہن سے مباشرت کرے، خواہ وہ اُس کے باپ کی بیٹی ہو، خواہ ماں کی

اور سب لوگ کہیں: ''آمین۔''

لعنت اس پر جو اپنی ساس سے مباشرت کرے

اور سب لوگ کہیں: ''آمین۔''[1]

۸: زنا کی شدید سزائیں:

یہودیت میں زانیوں کے لیے شدید جسمانی اور معنوی سزائیں مقرر کی گئی ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا: جسمانی سزائیں:

یہودیوں کے ہاں کتاب مقدس [عہد نامہ قدیم] ہی میں زانیوں کے لیے قتل، آگ میں جلانا اور سنگسار کرنے کی سزائیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سزا کے متعلق تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

I: قتل:

کتاب [احبار] میں ہے:

''اور جو شخص دُوسرے کی بیوی سے یعنی اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زِنا کرے، وہ زانی اور زانیہ دونوں ضرور جان سے مار دیے جائیں۔

اور جو شخص اپنی سوتیلی ماں سے صحبت کرے، اُس نے اپنے باپ کے بدن کو بے پردہ کیا، وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں۔ اُن کا خون اُن ہی کی گردن پر ہوگا۔

اور اگر کوئی شخص اپنی بہو سے صحبت کرے، تو وہ دونوں ضرور جان سے

[1] باب ۲۷، آیات ۱۴، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ص ۲۵۹، ۲۶۰.

مارے جائیں۔ انھوں نے اُوندھی ❶ بات کی ہے۔ ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہوگا۔"

"اور اگر کوئی مرد اپنی بہن کو، جو اُس کے باپ کی یا اُس کی ماں کی بیٹی ہو، لے کر اُس کا بدن دیکھے اور اُس کی بہن اُس کا بدن دیکھے، تو یہ شرم کی بات ہے، وہ دونوں اپنی قوم کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قتل کیے جائیں۔ اُس نے اپنی بہن کے بدن کو بے پردہ کیا۔ اُس کا گناہ اُسی کے سر لگے گا۔ اور اگر مرد اس عورت سے، جو کپڑوں سے ہو، صحبت کرے، اُس کے بدن کو بے پردہ کرے، تو اُس نے اُس کا چشمہ کھولا اور اُس عورت نے اپنے خون کا چشمہ کھلوایا، سو وہ دونوں اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالے جائیں۔" ❷

کتاب [اِستثنا] میں ہے:

"اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے، تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں، یعنی وہ مرد بھی، جس نے اُس عورت سے صحبت کی اور وہ عورت بھی۔ یوں تو اِسرائیل میں سے اَیسی برائی کو دفع کرنا۔" ❸

II: زندہ جلانا:

کتاب [احبار] میں ہے:

"اور اگر کوئی شخص اپنی بیوی اور ساس دونوں کو رکھے، تو یہ بڑی خباثت ہے۔ سو وہ آدمی اور وہ عورتیں، تینوں کے تینوں جلا دئے جائیں، تاکہ تمھارے درمیان خباثت نہ رہے۔" ❹

❶ (اُوندھی): "اُلٹی۔ غلط۔" (فیروز اللغات ص ۹۵).
❷ باب ۲۰، آیات ۱۰-۱۲، ۱۷-۱۸، ص ۱۵٦.
❸ باب ۲۲، آیت ۲۲، ص ۲۵٤.
❹ باب ۲۰، آیت ۱٤، ص ۱۵٦.

کتاب [احبار] ہی میں ہے:

''اور اگر کاہن کی بیٹی فاحشہ بن کر اپنے آپ کو ناپاک کرے، تو وہ اپنے باپ کو ناپاک ٹھہراتی ہے۔ وہ عورت آگ میں جلائی جائے۔''❶

III: رجم:

کتاب [استثنا] میں ہے:

''اگر کوئی مرد کسی عورت کو بیاہے اور اُس کے پاس جائے اور بعد اُس کے، اُس سے نفرت کرکے، شرمناک باتیں اُس کے حق میں کہے اور اُسے بدنام کرنے کے لیے یہ دعویٰ کرے، کہ میں نے اُس عورت سے بیاہ کیا اور جب میں اُس کے پاس گیا، تو میں نے کنوارے پن کے نشان اس میں نہیں پائے............

پر اگر یہ بات سچ ہو، کہ لڑکی میں کنوارے پن کے نشان نہیں پائے گئے، تو وہ❷ اُس لڑکی کو اُس کے باپ کے گھر کے دروازہ پر نکال لائیں اور اُس کے شہر کے لوگ اُسے سنگسار کریں، کہ وہ مرجائے، کیونکہ اُس نے اسرائیل کے درمیان شرارت کی، کہ اپنے باپ کے گھر میں فاحشہ پن کیا۔ یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا۔''❸

کتاب [استثنا] ہی میں ہے:

''اگر کوئی کنواری لڑکی کسی شخص سے منسوب ہوگئی ہو اور کوئی دُوسرا آدمی اُسے شہر میں پاکر اُس سے صحبت کرے، تو تم ان دونوں کو اُس شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور اُن کو تم سنگسار کردینا، کہ وہ مرجائیں۔ لڑکی کو اس

❶ المرجع السابق، ب ۲۱، آیت ۹، ص ۱۵۶۔

❷ (وہ): یعنی شہر کے بزرگ۔

❸ باب ۲۲، آیات ۱۳۔۱۴، ۲۰۔۲۱، ص ۲۵۳۔۲۵۴۔
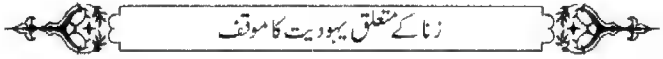
لئے، کہ وہ شہر میں ہوتے ہوئے نہ چلائی اور مرد کو اِس لیے، کہ اُس نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کو بے حرمت کیا۔ یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا۔'' ❶

ب: معنوی سزائیں:

تورات میں زنا کرنے والوں کے لیے جسمانی سزاؤں کے ساتھ ساتھ معنوی سزائیں بھی ہیں۔ بدکار عورتوں کو رذیل، رب کی جماعت سے خارج اور ان کی نذروں کو نا قابل قبول ٹھہرایا گیا۔ کاہنوں کو ایسی عورتوں سے شادی سے روکا گیا۔

اس حوالے سے تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

I: زانیہ کا رذیل و ذلیل ہونا:

''ہر زنا کرنے والی عورت کو رستے کے کوڑا کرکٹ کی طرح روندا جائے۔'' ❷

II: زانیہ کا ربّ کی جماعت سے خارج ہونا:

کتاب [استثنا] میں ہے:

''اسرائیلی لڑکیوں میں کوئی فاحشہ نہ ہو اور نہ اسرائیلی لڑکوں میں کوئی لوطی ہو۔'' ❸

III: زانیہ کی نذر کا قبول نہ ہونا:

کتاب [استثناء] ہی میں ہے:

''تو کسی فاحشہ کی خرچی یا کتے کی اُجرت کسی مَنّت کے لیے خداوند اپنے خدا کے گھر میں نہ لانا، کیونکہ یہ دونوں خداوند، تیرے خدا، کے نزدیک

❶ المرجع السابق، آیت ۲۲۔ ۲۴، ص ۲۵٤.

❷ الکتاب المقدس (ان کے نزدیک)، ۲/۲٦۳، فصل ۹، آیت ۱۰. (ط: مطبع المرسلین الیسوعیین، بیروت، ۱۸۸۰ء.

❸ باب ۲۳، آیت ۱۷، ص ۲۵۵.

مکروہ ہیں۔''❶

۹: معنوی سزاؤں کا آئندہ نسلوں میں پھیلاؤ:

زنا کے سبب ذلت و رسوائی صرف زانیوں تک محدود نہیں، بلکہ اُن کی نسل پر بھی مسلط کی جاتی ہے۔

کتاب [استثنا] میں ہے:

''کوئی حرام زادہ خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک اُس کی نسل میں سے کوئی خداوند کی جماعت میں آنے نہ پائے۔''❷

۱۰: زنا سے بچاؤ کی تدبیریں:

یہودی مذہب میں زنا کو حرام قرار دینے پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ اُس کے قریب لے جانے والے راستوں سے بھی دُور رہنے کا حکم دیا گیا۔ اسی بارے میں آٹھ مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

I: دوشیزہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت:

تورات میں ہے:

''دوشیزہ کی طرف نظریں جما کر نہ دیکھو، تاکہ اس کے محاسن تمھیں لغزش میں مبتلا نہ کردیں۔''❸

تورات ہی میں ایک دوسرے مقام پر ہے:

''خوب صورت سے اپنی نظر ہٹالو۔ اجنبی عورت کے حسن پر اپنی نظریں نہ جماؤ، کیونکہ عورت کے حسن نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے اور اس

---

❶ المرجع السابق، آیت ۱۸، ص ۲۵۵.

❷ المرجع السابق، آیت ۲، ص ۲۵٤.

❸ المرجع السابق ۱/۲٦۳، فصل ۹، آیت ۵.

سے عشق آگ کی طرح بھڑک اُٹھتا ہے۔" ❶

II: عورتوں سے گفتگو کی سنگینی:

تورات میں ہے:

"بہت سے لوگ اجنبی عورت کے جمال کے باعث فتنہ میں مبتلا ہو گئے، جس کی وجہ سے رذالت ان کے حصہ میں آئی، کیونکہ عورتوں سے گفتگو آگ کی طرح بھڑکتی ہے۔" ❷

III: عورتوں سے ہم نشینی کی سنگینی:

اس کے متعلق سفر یشوع بن سیراخ میں ہے:

"کسی کے حسن و جمال پر نظر نہ جماؤ اور نہ عورتوں میں بیٹھو، کیونکہ کیڑوں سے کیڑا پیدا ہوتا ہے اور عورتوں سے خباثت۔" ❸

ایک دوسرے مقام پر ہے:

"خاوند والی عورت کے پاس بالکل نہ بیٹھو، اس کے ساتھ مل کر تکیہ نہ لگاؤ، اس کے ساتھ مل کر شراب نہ پیو، تاکہ تمھارا نفس اس کی طرف مائل نہ ہو جائے اور اپنے دل کے سبب ہلاکت میں نہ گر جائے۔" ❹

IV: مغنیہ سے اُلفت کی ممانعت:

اس سلسلے میں تورات میں ہے:

"مغنیہ سے اُلفت نہ کرو، تاکہ وہ اپنے ناز و نخرہ سے تمھیں شکار نہ کرے۔"

---

❶ حوالہ مذکور ۱/۳۱۸، فصل ۹، آیات ۸۔۹۔

❷ حوالہ مذکور، ۱/۳۱۸، فصل ۹، آیت ۱۱۔

❸ حوالہ مذکور، ۲/۳۰۸، فصل ۴۲، آیات ۱۲۔۱۳۔

❹ حوالہ مذکور، ۲/۲۶۳، فصل ۹/ آیات ۱۱۔۱۳۔

V: بدکار عورت سے ملنے کی ممانعت:

اس کے متعلق سفر یشوع بن سیراخ میں ہے:

''بدکار عورت سے نہ ملو، تاکہ اس کے جال میں نہ پھنس جاؤ۔'' ❶

VI: بدکار عورتوں سے میل جول کے بُرے آثار:

اسی سفر میں یہ بھی لکھا ہے:

''جو شخص بدکار عورتوں سے میل جول رکھے گا، وہ بے شرمی اور بے حیائی میں بڑھ جائے گا، گھن اور کیڑے اس کے وارث بنیں گے، بے شرم و بے حیا انسان کو بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکا جاتا ہے۔'' ❷

VII: کاہنوں کے لیے بدکار عورتوں سے شادی کی ممانعت:

کتاب [احبار] میں ہے:

رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا، کہ وہ کاہنوں کو یہ حکم دے دیں:

''وہ کسی فاحشہ یا ناپاک عورت سے بیاہ نہ کریں اور نہ اُس عورت سے بیاہ کریں، جسے اُس کے شوہر نے طلاق دی ہو، کیونکہ کاہن اپنے خدا کے لیے مقدس ہے۔'' ❸

اسی کتاب میں ہے:

''اور وہ کنواری عورت سے بیاہ کرے۔ جو بیوہ یا مطلّقہ یا ناپاک عورت یا فاحشہ ہو، اُن سے وہ بیاہ نہ کرے، بلکہ وہ اپنی ہی قوم کی کنواری کو بیاہ لے۔ اور وہ اپنے تخم کو اپنی قوم میں ناپاک نہ ٹھہرائے، کیونکہ میں خداوند ہوں، جو اسے مقدس کرتا ہوں۔'' ❹

❶ حوالہ مذکور، ۲/۲٦۳، فصل ۹، آیت ۳.

❷ حوالہ مذکور، ۲/۲۷۵، فصل ۱۹، آیت ۳. ❸ باب ۲۱، آیت ۷، ص ۱۵۷.

❹ حوالہ مذکور، آیات ۱۳ ـ ۱۵، ص ۱۵۷.

VIII: غیر مرد کی شرم گاہ پکڑنے والی عورت کے لیے سزا:

کتاب [استثنا] میں ہے:

''جب دو شخص آپس میں لڑتے ہوں اور ایک کی بیوی پاس جا کر اپنے شوہر کو اُس آدمی کے ہاتھ سے چھڑانے کے لیے، جو اُسے مارتا ہو، اپنا ہاتھ بڑھائے، اور اُس کی شرم گاہ کو پکڑ لے، تو تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا اور ذرا ترس نہ کھانا۔''❶

۱۱: پاک دامن شادی کرنے والی دوشیزہ پر تہمت کی سزا:

کتاب [استثنا] میں ہے:

اگر کوئی مرد پاک دامن دوشیزہ کے ساتھ بیاہ کرنے کے بعد یہ کہے، کہ:

''میں نے کنوارے پن کے نشان اُس میں نہیں پائے۔''

''تب اُس لڑکی کا باپ اور اُس کی ماں اُس لڑکی کے کنوارے پن کے نشانوں کو اُس شہر کے پھاٹک پر بزرگوں کے پاس لے جائیں،

اور اُس لڑکی کا باپ بزرگوں سے کہے، کہ: ''میں نے اپنی بیٹی اِس شخص کو بیاہ دی، پر یہ اُس سے نفرت رکھتا ہے۔

اور شرمناک باتیں اُس کے حق میں کہتا اور یہ دعویٰ کرتا ہے، کہ میں نے تیری بیٹی میں کنوارے پن کے نشان نہیں پائے، حالانکہ میری بیٹی کے کنوارے پن کے نشان یہ موجود ہیں۔ پھر وہ اُس چادر کو شہر کے بزرگوں کے آگے پھیلا دیں۔ تب شہر کے بزرگ اُس شخص کو پکڑ کر کوڑے لگائیں۔

اور اُس سے چاندی کی سو مثقال جرمانہ لے کر اُس لڑکی کے باپ کو دیں، اِس لیے کہ اُس نے ایک اسرائیلی کنواری کو بدنام کیا اور وہ اُس کی بیوی

❶ باب ۲۵، آیات ۱۱۔۱۲، ص ۲۵۷.

بنی رہے اور وہ زندگی بھر اُس کو طلاق نہ دینے پائے۔'' ❶

۔ب۔

تورات کی نصوص سے معلوم ہونے والی چھیالیس باتیں

۱: زنا بہت بڑا جرم ہے۔

۲: یہ ایسی بدی ہے، کہ اس کی سزا قاضی دیتے ہیں۔

۳: یہ ایسی آگ ہے، جو کہ جلا کر بھسم کر دیتی ہے اور سارے حاصل کو جڑ سے نیست کر دیتی ہے۔ (یعنی تمام اعمال برباد کر دیتی ہے)

۴: زنا کی ممانعت ان دس احکام میں سے ہے، جن کی پابندی کا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور جنھیں خود اللہ تعالیٰ نے آگ اور گھٹا اور ظلمت سے بلند آواز سے کہا اور اُنھی کو پتھر کی دو لوحوں پر لکھا اور اُنھیں موسیٰ علیہ السلام کے سپرد کیا۔

۵: اہل کتاب میں یہ دس احکام (Ten Commandments) [الوصایا العشرۃ] کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

۶: قریبی رشتے داروں، ماں، باپ کی بیوی، بہن، چاہے باپ کی بیٹی ہو یا ماں کی، پوتی، نواسی، پھوپھی، خالہ، چچی، بہو، بھاوج اور ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا سے خصوصی طور پر روکا گیا ہے۔

۷: بیگانہ عورت سے تعلق ناگدونے کی مانند تلخ اور دو دھاری تلوار کی مانند تیز ہے۔

۸: بُری عورت کے پاؤں موت کی طرف جاتے ہیں اور قدم پاتال تک پہنچتے ہیں۔ اسے زندگی کا ہموار راستہ نہیں ملتا، اس کی راہیں بے ٹھکانا ہیں، لیکن اُسے شعور نہیں۔

۹: بُری عورت سے تعلق رکھنے والا اپنی آبرو غیر کے اور عمر بے رحم کے حوالے کرتا ہے۔

۱۰: ایسے شخص کی قوت سے بیگانے سیر ہوتے ہیں اور اس کی کمائی غیر کھاتے ہیں۔

❶ باب ۲۲، آیات ۱۴۔۱۹، ص ۲۵۴.

۱۱: ایسے شخص کا جسم اور گوشت گھل جائے گا اور سوائے نوحہ کرنے کے وہ کچھ نہ کر پائے گا۔

۱۲: انسان کو اپنی ہی بیوی سے تعلق رکھنا چاہیے۔

۱۳: انسان کی بداعمالی سے اللہ تعالیٰ خوب آگاہ ہیں۔ اُس کی بدکاری اُسے پکڑے گی، وہ گناہوں کی رسیوں میں جکڑا جائے گا اور اُس کی بداعمالی اُسے ہلاک کردے گی۔

۱۴: خبیث بدکار اپنی چالاکی اور تیز طراری کے باوجود ناگہانی آفت میں مبتلا ہوگا، اُسے یک لخت توڑا جائے گا اور اُس کے لیے بچاؤ کی کوئی راہ نہ رہے گی۔

۱۵: بُری عورت کا پھسلایا ہوا ٹکڑے کا محتاج ہوتا ہے اور بدکار عورت جان کا شکار کرتی ہے۔

۱۶: عورت سے زنا کرنے والا بے عقل ہے، کیونکہ وہ اپنی جان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ زخم اور ذلت اس کا نصیب بنے گی اور اَن مٹ رسوائی اُس کا مقدر ہوگی۔

۱۷: بدکار عورت کے پھسلانے پر اُس کے پیچھے جانے والا ذبح ہونے کے لیے جانے والے بیل یا بیڑیوں میں، سزا پانے کی خاطر، جانے والے احمق یا جال میں پھنسنے والے، تیزی سے جانے والے، پرندے کی مانند ہے۔

۱۸: بُری عورت کے زخم رسیدہ بہت اور مقتول بے شمار ہیں۔ اس کا گھر پاتال کا راستہ اور موت کی کوٹھریوں کو جاتا ہے۔

۱۹: زنا کی وجہ سے بدکار لوگ نجس اور آلودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۰: زنا کی وجہ سے سابقہ قومیں آلودہ ہوگئیں۔

۲۱: اُن لوگوں کی بدکاری کی وجہ سے اُن کے ملک بھی آلودہ ہو گئے۔

۲۲: جب لوگوں کے زنا کی وجہ سے ملک آلودہ ہوتے ہیں، تو وہ ملک اُنھیں اُگل

دیتے ہیں۔

۲۳: موسیٰ علیہ السلام نے اسرائیلیوں کے درمیان اعلان کروایا، کہ زنا کرنے والوں پر لعنت ہے اور سننے والوں کو اِس بددعا پر آمین کہنے کا حکم دیا گیا۔

۲۴: ہمسائے کی بیوی، سوتیلی ماں، بہو، بہن خواہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے، شوہر والی خاتون یا کوئی اور خاتون، ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بدکاری کی صورت میں زانی اور زانیہ دونوں کو قتل کیا جائے گا۔ اُن میں سے ہر ایک کا خون اُس کی اپنی گردن پر ہوگا۔

۲۵: اُنھیں اپنی قوم کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا جائے گا۔

۲۶: بیوی اور ساس، دونوں کا رکھنا خباثت ہے۔ خباثت کے خاتمے کی خاطر ایسے مرد اور اُن دونوں عورتوں کو جلا دیا جائے گا۔

۲۷: کاہن کی بیٹی کی بدکاری سے، وہ خود اور اُس کا باپ ناپاک ہو جاتے ہیں۔ ایسی لڑکی آگ میں جلائی جائے گی۔

۲۸: شادی پر کنوارے پن کے نشان نہ پائے جانے والی دوشیزہ، منسوب کردہ کنواری لڑکی اور اس کے ساتھ کسی اور بدکاری کرنے والے شخص، ان تینوں میں سے ہر ایک کو، سنگسار کیا جائے گا۔

۲۹: ان تینوں کو برسرِ عام سنگسار کیا جائے گا، شادی پر کنوارے پن کے نشان نہ پائے جانے والی دوشیزہ کو باپ کے دروازے پر اور باقی دو کو شہر کے پھاٹک پر نکال کر سنگسار کیا جائے گا۔

۳۰: شہر کے لوگ انھیں سنگسار کریں گے۔

۳۱: ایسے لوگوں کو سنگسار کرنے کا مقصد یہ ہے، کہ بنو اسرائیل کے درمیان یہ بُرائی ختم ہو جائے۔

۳۲: لڑکی اس بات کی پابند ہے، کہ کسی بھی شخص کے اس کے ساتھ بُرائی کے ارادے پر وہ چلّائے، تاکہ لوگ اُسے بچا سکیں۔ بصورتِ دیگر اُسے بھی سنگسار کیا جائے گا۔

۳۳: ہر زنا کرنے والی عورت کوڑے کرکٹ کی مانند روندی جائے گی۔

۳۴: بدکار عورت بنو اسرائیل ......رب کی جماعت...... سے خارج ہے۔

۳۵: فاحشہ کی نذر قابل قبول نہیں۔

۳۶: حرام زادہ اور دسویں پُشت تک اس کی نسل میں سے کوئی خداوند کی جماعت میں داخل نہیں ہوگا۔

۳۷: زنا کرنے پر خداوند ناراض ہوکر سزا دیتے ہیں اور ان کی روح بدکاروں سے انتقام لیتی ہے۔

۳۸: دوشیزہ کے حسن و جمال کی وجہ سے لغزش میں مبتلا ہونے کے خدشہ کے پیشِ نظر اُس کی طرف نظریں جمانے کی ممانعت ہے۔

۳۹: دوشیزہ کے حسن نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا اور اُس سے عشق آگ کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔

۴۰: عورتوں کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے، کیونکہ اِس سے خباثت پیدا ہوتی ہے۔

۴۱: مغنیہ کے ناز و نخرہ کا شکار ہونے کے ڈر کی بنا پر اُس کے ساتھ اُلفت سے روکا گیا ہے۔

۴۲: بدکار عورت کے جال میں پھنسنے کے خوف کے سبب اُس کے ساتھ ملنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

۴۳: اَیسی عورتوں سے بے حیائی اور بے شرمی پھیلتی ہے اور بے شرم اور بے حیا شخص کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے۔

۴۴: کاہن کو بدکار عورت سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں، کیونکہ وہ اُس کے ساتھ
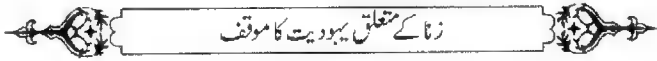
نکاح کر کے اپنے تخم کو ناپاک جگہ ٹھہراتا ہے۔

۴۵: غیر مرد کی شرم گاہ پکڑنے والی عورت کے ہاتھ کو کاٹ دیا جائے اور ذرا ترس نہ کھایا جائے۔

۴۶: پاک دامن بیاہی جانے والی دوشیزہ پر کنوارے پن کے نشان نہ ہونے کی تہمت لگانے والے شوہر کو درج ذیل تین سزائیں دی جائیں گی:

ا: شہر کے بزرگ اُسے پکڑ کر کوڑے لگائیں گے۔

ب: سو مثقال چاندی بطور جرمانہ لڑکی کے باپ کو ادا کرے گا۔

ج: وہی لڑکی اُس کی بیوی بنی رہے گی اور زندگی بھر اُسے طلاق نہ دینے کا پابند ہوگا۔

۔ج۔

خصوصی توجہ کے قابل دو باتیں

زنا کے متعلق یہودیت کے موقف کے حوالے سے درجِ ذیل دو باتیں خصوصی طور پر قابلِ توجہ ہیں:

ا: عام طور پر یہودی تورات کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے اور خصوصاً اُن تعلیمات پر جو زنا کی سزا کے بارے میں ہیں۔ اس سلسلے میں وہ تأویل و تحریف کا سہارا لیتے ہیں اور یہ زمانہ قدیم سے اُن کی عادت ہے۔

امام مسلم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی گزارا گیا، جس کا منہ کالا کیا گیا تھا اور اسے کوڑے مارے گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلا کر پوچھا:

''أَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ؟''

''کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟''

انھوں نے جواب دیا: ''(جی) ہاں۔''

آنحضرت ﷺ نے ان کے علماء میں سے ایک شخص کو بلا کر فرمایا:

"أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى!

أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟"

"میں تجھے اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی!

کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟"

اس نے جواب دیا:

"لَا، وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ. نَجِدُهُ الرَّجْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ، وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ."

قُلْنَا: "تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ."

فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ."

"(جی) نہیں، اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے، تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ ہم اس کی سزا رجم پاتے ہیں، لیکن ہمارے معززین میں اس [یعنی زنا] کی کثرت ہوگئی، تو جب ہم کسی معزز کو پکڑتے، تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کمزور کو قابو کرتے، تو اس پر حد قائم کرتے۔

(چنانچہ) ہم نے (باہمی مشاورت سے) کہا: "آیئے ہم کسی ایسی چیز (یعنی سزا) پر اتفاق کرلیں، جسے ہم ہر چھوٹے بڑے پر قائم کریں۔"

سو ہم نے رجم کی بجائے، منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کی سزا مقرر کردی۔"

(یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْیَا أَمْرَكَ، إِذْ أَمَاتُوْہُ."

"اے اللہ! جب ان لوگوں نے آپ کے حکم کو ختم کر دیا، تو بلاشبہ میں اسے زندہ کرنے والا پہلا شخص ہوں۔"

فَأَمَرَ بِہٖ، فَرُجِمَ.

پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ اس موقع پر یہ (آیت) نازل ہوئی:

﴿یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ﴾.... إلی قولہ.... ﴿اِنْ اُوْتِیْتُمْ ھٰذَا فَخُذُوْہُ﴾ ❶۔ ❷

[اے رسول۔ ﷺ۔ آپ کو وہ لوگ غمگین نہ کریں، جو کفر میں جلدی کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے مونہوں سے کہا: "ہم ایمان لائے" حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور ان لوگوں میں سے جو یہودی بنے، جھوٹ کو قبول کرنے والے ہیں، بہت سننے والے ہیں کچھ دوسرے لوگوں کے لیے، جو آپ کے پاس نہیں آئے، کلام کو اس کی جگہوں سے بدل دیتے ہیں۔ کہتے ہیں: "اگر تمھیں یہ (حکم) دیا جائے، تو اسے لے لو۔"]

۲: اسلامی شریعت پر یہودی ذرائع ابلاغ تنقید کرتے ہیں، کہ اس میں مجرموں اور زانیوں کے لیے وحشیانہ سزائیں ہیں۔ یہ لوگ اپنی [کتاب مقدس] کے بارے میں کیا کہیں گے، جس میں آج تک تحریف کے باوجود، بدکاروں کو قتل کرنے، زندہ جلانے، سنگسار کرنے اور کوڑے کرکٹ کی مانند روند کر ختم کرنے کی سزائیں موجود ہیں؟

❶ سورۃ المائدۃ/ جزء من الآیۃ ٤١.

❷ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب رجم الیہود، أہل الذمۃ، في الزنی، جزء من رقم الحدیث ٢٨۔ (١٧٠٠)، ٣/١٣٢٧.

اسی طرح صہیونی وسائل اعلام بعض اسلامی ملکوں میں شرعی حدیں قائم کرنے پر شدید غصے کا اظہار اور زبردست تنقید کرتے ہیں حالانکہ شریعت کی پابندی قابلِ تعریف ہی نہیں، بلکہ قابلِ رشک ہے۔ چاہیے تو یہ تھا، کہ وہ بھی بعض اہلِ اسلام کی طرف سے شرعی حدود کی پابندی دیکھ کر، توریت میں بیان کردہ شرعی سزاؤں کو قائم کرتے، لیکن انھوں نے اعتراض اور تنقید کی راہ اختیار کی۔ ﴿فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا﴾ . [1]

---

[1] ترجمہ: ان لوگوں کے لیے کیا ہے، کہ وہ بات سمجھنے کے قریب نہیں۔

مبحثِ دوم

زنا کے متعلق عیسائیت کا موقف

تمہید:

عیسائیوں کے ہاں [انجیل مقدس] میں زنا کو کبیرہ گناہ قرار دیتے ہوئے متعدد مقامات پر اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس کی سنگینی کے پیشِ نظر اس کے ذکر تک سے روکا گیا اور اسے بت پرستی کے برابر ٹھہرایا گیا ہے۔ سابقہ قوموں پر اس کی وجہ سے غضبِ الٰہی نازل ہوا۔ زانی کے لیے متعدد دنیوی سزائیں ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا وارث نہیں ہوگا۔ زنا کی ممانعت کے ساتھ ساتھ اس کے قریب لے جانے والی باتوں سے بھی روکا گیا ہے۔ اس کے اندیشے کی صورت میں شادی کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی سلسلے میں توفیقِ الٰہی سے ذیل میں نو عنوانات کے تحت گفتگو کی جا رہی ہے۔

-ا-

زنا کے متعلق انجیل کی نصوص

ایسی نصوص کو درجِ ذیل نو مرکزی عنوانات کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیے:

۱: زنا کا کبیرہ گناہوں میں سے ہونا:

عیسائی مذہب میں زنا کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انجیل کے متعدد مقامات میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱: انجیل لوقا میں ہے:

پھر کسی سردار نے اُس سے یہ سوال کیا، کہ ''اے نیک استاد! میں کیا کروں، تاکہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟''

یسوع ـ علیہ السلام ـ نے اُس سے کہا: ''تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں، مگر ایک یعنی خدا۔

تو حکموں کو تو جانتا ہے۔ زنا نہ کر، خون نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ اور ماں کی عزت کر۔'' [1]

ب: ان احکامات میں سے کسی کو بھی توڑنے سے روکتے ہوئے انجیل متی میں ہے:

''پس جو کوئی اِن چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا، وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا، لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا، وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔'' [2]

ج: پولس رسول [3] نے کرنتھیوں کے نام اپنے پہلے خط میں زنا سے اجتناب کرنے کی تاکید کرتے ہوئے لکھا:

''مگر بدن حرام کاری کے لیے نہیں، بلکہ خداوند کے لیے اور خداوند بدن کے لیے۔'' [4]

د: پولس رسول ہی نے انھیں مزید لکھا:

''کیا تم نہیں جانتے، کہ تمھارے بدنِ مسیح ـ علیہ السلام ـ کے اعضاء ہیں؟ پس کیا میں مسیح ـ علیہ السلام ـ کے اعضاء، لے کر کسبی [5] کے اعضاء بناؤں؟ ہرگز نہیں! کیا تم نہیں جانتے، کہ جو کوئی کسبی سے صحبت کرتا ہے، وہ اس کے ساتھ ایک تن ہوتا ہے؟ کیونکہ وہ فرماتا ہے، کہ وہ دونوں ایک تن ہوں گے۔'' [6]

---

[1] باب ۱۸، آیات ۱۸۔۲۰، ص ۱۱۲۔ [2] باب ۵، آیت ۱۹، ص ۸۔

[3] عیسائیوں کے بقول۔ [4] باب ٦، آیت ۱۳، ص ۲۳۰۔

[5] یعنی فاحشہ، رنڈی۔ (ملاحظہ ہو: فیروز اللغات ص ۵۳۸)۔

[6] المرجع السابق آیات ۱۵۔۱٦، ص ۲۳۰۔

ہ: پولس رسول نے زنا سے دور رہنے کی تاکید کرتے ہوئے مزید لکھا:

''حرام کاری سے بھاگو۔ جتنے گناہ آدمی کرتا ہے، وہ بدن سے باہر ہیں، مگر حرام کار اپنے بدن کا بھی گناہ گار ہے۔'' ❶

۲: زنا کا ذکر کرنے کی ممانعت:

پولس رسول نے اہل اِفسس ❷ کے نام اپنے خط میں لکھا:

''اور جیسا کہ مقدسوں کو مناسب ہے: تم میں حرام کاری اور کسی طرح کی ناپاکی یا لالچ کا ذکر تک نہ ہو۔'' ❸

۳: زنا کا بت پرستی کے برابر ہونا:

پولس نے کلسیوں ❹ کے نام اپنے خط میں لکھا:

''پس اپنے اُن اعضا کو مردہ کرو، جو زمین پر ہیں، یعنی حرام کاری اور ناپاکی اور شہوت اور بُری خواہش اور لالچ کو، جو بت پرستی کے برابر ہے، کہ ان ہی کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانوں کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہے۔'' ❺

۴: زنا کا غضب الٰہی کا سبب ہونا:

ا: عبرانیوں کے نام خط میں ہے:

''بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے اور بستر بے داغ رہے،

---

❶ المرجع السابق، آیت ۱۸، ص ۲۳۰.

❷ اِفسُس: قدیم آسیہ کے رومی صوبہ کا صدر مقام (موجودہ ترکی)۔ (حاشیہ انجیل مقدس [ان کے نزدیک]) ص ۴۵۰. (ط: ۲۰۱۰ء).

❸ باب ۵، آیت ۳، ص ۲۶۵. (ط: ۲۰۰۸ء).

❹ (کُلُسّے): ایشیائے کوچک میں صوبہ فروگیہ کا ایک شہر تھا۔ فروگیہ موجودہ ترکی کے مغرب میں واقع تھا۔ (حاشیہ انجیل ص ۴۷۶).

❺ باب ۳، آیات ۵-۶، ص ۲۷۶.

کیونکہ خدا حرام کاروں اور زانیوں کی عدالت کرے گا۔"[1]

ب: پولس رسول[2] کے تھسلنیکیوں[3] کے نام پہلے خط میں ہے:

"چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے، کہ تم پاک[4] بنو یعنی حرام کاری سے بچتے رہو۔ اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے۔ نہ شہوت کے جوش سے اُن قوموں کی مانند، جو خدا کو نہیں جانتیں۔ اور کوئی شخص بھائی کے ساتھ اس امر میں زیادتی اور دغا نہ کرے، کیونکہ خداوند ان سب کاموں کا بدلہ لینے والا ہے، چنانچہ ہم نے پہلے بھی تم کو تنبیہ کر کے جتا دیا تھا، اس لیے، کہ خدا نے ہم کو ناپاکی کے لیے نہیں، بلکہ پاکیزگی[5] کے لیے بلایا۔ پس جو نہیں مانتا، وہ آدمی کو نہیں، بلکہ خدا کو نہیں مانتا، جو تم کو اپنا پاک رُوح دیتا ہے۔"[6]

۵: زنا کی وجہ سے تیئس ہزار آدمیوں کی ایک دن میں ہلاکت:

پولس نے کُرِنتھیوں کے نام اپنے خط میں لکھا:

"اور ہم حرام کاری نہ کریں، جس طرح اُن میں سے بعض نے کی اور ایک ہی دن میں تیئس ہزار مارے گئے۔"[7]

---

[1] باب ۱۳، آیت ٤، ص ۳۱۱.

[2] ان کے بقول۔

[3] (تھسلُنیکے): آج کل اس جگہ کا نام سالونیکا (Salonica) ہے، جو موجودہ یونان میں ہے۔ یہ شہر مَکِدُنیہ (مقدونیہ) کے رومی صوبہ کا صدر مقام تھا۔ (تعارف انجیل مقدس (ان کے نزدیک) ص ٤٨٩.

[4] (پاک): یہاں خاص توجہ اخلاقی پاکیزگی پر ہے۔ (حاشیہ انجیل مقدس (ان کے نزدیک) ص ٤٩٥).

[5] (پاکیزگی): اخلاقی لحاظ سے پاکیزہ زندگی۔ (المرجع السابق، ص ٤٩٦).

[6] باب ٤، آیات ۳۔۸، ص ۲۸۰.

[7] باب ۱۰، آیت ۸، ص ۲۳۳.

۶: زانیوں کی دنیوی سزائیں:

حضرت مسیح ـ علیہ السلام ـ یہودیت کو منسوخ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ اس کی تکمیل کی خاطر تشریف لائے۔ انجیل متی میں ان کا فرمان ہے:

''یہ نہ سمجھو، کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں، بلکہ پورا کرنے آیا ہوں، کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں، کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں، ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا، جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے کسی بھی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا، وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا، لیکن جو اُن پر عمل کرے گا اور اُن کی تعلیم دے گا، وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔''[1]

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے،[2] کہ توراۃ میں زانیوں کے لیے قتل، آگ میں جلانے، اور سنگسار کرنے کی سزائیں ہیں اور مذکورہ بالا اقتباس کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام توراۃ کے احکام کی تنسیخ کے لیے نہیں، بلکہ تکمیل کی خاطر تشریف لائے ہیں۔ لہٰذا زنا کی بنا پر، یہودیت میں موجود تمام دنیوی سزائیں، عیسائیت میں بھی ہوں گی۔

انجیل مقدس کے حاشیہ میں مذکورہ بالا اقتباس کی شرح میں ہے:

''یسوع مسیح ـ علیہ السلام ـ کی تعلیمات نے توریت یا نبیوں کی تعلیم کی جگہ نہیں لی، بلکہ اُس کی تعلیم سکھاتی ہے، کہ لوگ توریت کے مدعا اور مقصود کے مطابق کس طرح زندگی بسر کرسکتے ہیں۔''[3]

---

[1] باب ۵، آیات ۱۷ ـ ۱۹، ص ۸۔ [2] ملاحظہ ہو: اس کتاب کے صفحات ۳۵ ـ ۳۸۔
[3] ص ۱۵۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

حضرت مسیح ۔علیہ السلام۔ کی طرف منسوب واقعہ کے مطابق انھوں نے ایک بدچلن عورت سے فرمایا:

''تیرے گناہ معاف ہوئے۔''❶

انھوں نے اس سے یہ بھی فرمایا:

''تیرے ایمان نے تجھے بچالیا ہے۔ سلامت چلی جا۔''❷

اس قصے کو بالفرض اگر صحیح اور تحریف سے محفوظ تسلیم بھی کرلیا جائے، تو اس سے زنا کی سنگینی کم نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ بات کہی جاسکتی ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس عورت پر حد قائم نہ کی، کیونکہ انھوں نے اس میں ایمان، امید، اُن سے بہت زیادہ محبت اور اپنے گناہ پر شدید ندامت کو پایا تھا۔

علاوہ ازیں اسی قصے سے قاری عیسائیت میں زنا کی سنگینی اور شدید قباحت کا تصور اُس بدچلن عورت کی حالت سے کرسکتا ہے، جس میں اظہارِ ندامت اور توبہ کے لیے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی۔ انجیل لوقا میں ہے:

''اور اس کے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہوکر اس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے ان کو پونچھا اور اس کے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا۔''❸

۷: زانی کا اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا وارِث نہ ہونا:

پولس نے کُرنتھیوں کے نام اپنے پہلے خط میں لکھا:

''کیا تم نہیں جانتے، کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارِث نہ ہوں گے؟

❶ انجیل لوقا، باب ۷، آیت ۴۸، ص ۲۹۲.

❷ المرجع السابق، آیت ۵۰، ص ۹۲۔ ۹۳.

❸ باب ۷، آیت ۳۸، ص ۹۲.

فریب نہ کھاؤ۔ نہ حرام کار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے، نہ بت پرست، نہ زناکار، نہ عیاش، نہ لونڈے باز، نہ چور، نہ لالچی، نہ شرابی، نہ گالیاں بکنے والے، نہ ظالم۔'' ❶

۸: زنا کی طرف لے جانے والی باتوں سے اجتناب کی تلقین:

ا: بُری خواہش سے عورت کو دیکھنے پر آنکھ باہر نکال پھینکنے کا حکم:

مسیح۔ علیہ السلام۔ نے فرمایا:

''تم سن چکے ہو، کہ کہا گیا تھا، کہ زنا نہ کرنا، لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں، کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی، وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے، تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے، کیونکہ تیرے لیے یہی بہتر ہے، کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔'' ❷

ب: حرام کار سے قطع تعلق کا حکم:

پولس نے کُرِنتھیوں کو اپنے پہلے خط میں لکھا:

''یہاں تک سننے میں آیا ہے، کہ تم میں حرام کاری ہوتی ہے، بلکہ ایسی حرام کاری جو غیر قوموں میں بھی نہیں ہوتی، چنانچہ تم میں سے ایک شخص اپنے باپ کی بیوی کو رکھتا ہے۔ اور تم افسوس تو کرتے نہیں، تاکہ جس نے یہ کام کیا، وہ تم میں سے نکالا جائے، بلکہ شیخی مارتے ہو۔''

تمھارا فخر کرنا خوب نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے، کہ تھوڑا سا خمیر سارے گُندھے

❶ باب ٦، آیات ٩۔١٠، ص ٢٢٩۔

❷ انجیل متی، باب ٥، آیات ٢٧۔٢٩، ص ٩۔

ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے؟ پرانا خمیر نکال کر اپنے آپ کو پاک کرلو، تاکہ تازہ گندھا ہوا آٹا بن جاؤ۔''

''لیکن میں نے تم کو در حقیقت یہ لکھا تھا، کہ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرام کار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو، تو اس سے صحبت نہ رکھو، بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔'' ❶

ج: بدکاروں سے خبردار رہنے کا حکم:

پولس نے فلپیّوں کے نام خط میں لکھا:

''غرض میرے بھائیو! خداوند میں خوش رہو۔ تمھیں ایک ہی بات بار بار لکھنے میں مجھے تو کچھ دقت نہیں اور تمھاری اس میں حفاظت ہے۔ کتوں سے خبردار رہو۔ بدکاروں سے خبردار رہو۔'' ❷

د: شراب سے دور رہنے کی تلقین:

پولس نے افسیوں کے نام خط میں لکھا:

''اور شراب میں متوالے نہ بنو، کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے۔'' ❸

۹: زنا کے اندیشے کی صورت میں شادی کا حکم:

پولس نے کرنتھیوں کے نام اپنے پہلے خط میں لکھا:

''مرد کے لیے اچھا ہے، کہ عورت کو نہ چھوئے، لیکن حرام کاری کے اندیشہ سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے۔ شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویسا ہی بیوی شوہر کا۔ بیوی اپنے بدن کی مختار نہیں، بلکہ شوہر ہے۔ اسی طرح شوہر بھی اپنے بدن کا مختار نہیں، بلکہ بیوی۔ تم ایک

❶ باب ۵، آیات ۱۔۲، ۶۔۷، ۱۱، ص ۲۲۹.

❷ باب ۳، آیات ۱۔۲، ص ۲۷۰.

❸ باب ۵، آیت ۱۸، ص ۲۶۵.

دوسرے سے جدا نہ رہو،❶ مگر تھوڑی مدت تک آپس کی رضامندی سے، تاکہ دُعا کے واسطے فرصت ملے اور پھر اکٹھے ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو، کہ غلبہ نفس کے سبب سے شیطان تم کو آزمائے۔''❷

-ب-

انجیل کی نصوص سے معلوم ہونے والی بیس باتیں

۱: زنا کی ممانعت ان دس احکام میں سے ایک ہے، جن میں سے چھوٹے سے چھوٹا حکم توڑنے والا [آسمان کی بادشاہی] میں سے سب سے چھوٹا اور عمل کرنے والا بڑا کہلائے گا۔

۲: بدن خدا کے لیے ہے، حرام کاری کے لیے نہیں۔

۳: زانیہ سے بدکاری کرنے والا اپنے اعضا اس کے اعضا بناتا ہے۔

۴: سارے گناہ بدن سے باہر ہیں، مگر حرام کار اپنے بدن کا بھی گناہ گار ہے۔

۵: مقدسوں کے لیے حرام کاری اور کسی طرح کی ناپاکی کا ذکر بھی مناسب نہیں۔

۶: زنا ان بُرے اعمال میں سے ایک ہے، جو بت پرستی کے برابر ہیں۔

۷: خدا کو نہ جاننے والی قومیں اپنی خواہش کی تسکین اپنی شہوت کے جوش (بدکاری) سے کرتی ہیں۔

۸: خدا نے ہمیں ناپاکی کے لیے نہیں، بلکہ پاکیزگی کے لیے بلایا ہے اور اس بات کو نہ ماننے والا خدا کو نہیں مانتا۔

۹: خدا زانیوں کو سزا دے گا۔

۱۰: نافرمانوں کے فرزندوں پر اللہ کا غضب نازل ہونے کے اسباب میں سے ایک

❶ (تم ایک دوسرے سے جدا نہ رہو): مراد ہے: میاں بیوی کے درمیان ازدواجی تعلقات سے اس تعلق کو پورا کرو۔(ہامش انجیل ص ۳۸٦).

❷ باب ۷، آیات ۱۔۵، ص ۲۳۰.

سبب حرام کاری ہے۔

۱۱: حرام کاری کے سبب غضبِ الٰہی نازل ہونے کی وجہ سے ایک ہی دن میں تیئس ہزار مارے گئے۔

۱۲: یہودیت میں زانیوں کے لیے مقرر کردہ سزائیں: قتل، زندہ جلانا اور سنگسار کرنا، عیسائیت میں بھی واجب العمل ہوں گی، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام توریت کی تنسیخ کے لیے نہیں، بلکہ تکمیل کے لیے تشریف لائے۔

۱۳: ایک بدچلن عورت کو عیسیٰ علیہ السلام کے معاف کرنے کا سبب ...... بفرضِ صحتِ قصہ...... اس کا ایمان، عیسیٰ علیہ السلام سے بہت محبت اور شدید ندامت تھی۔

۱۴: زناکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔

۱۵: بُری خواہش کے ساتھ کسی عورت کی طرف دیکھنے والا اپنی آنکھ کے ساتھ زنا کرنا چکا۔ اس کے لیے بہتر ہے، کہ وہ اسے نکال پھینکے، کیونکہ ایک عضو کا جانا، سارے بدن کے جہنم میں جانے سے بہتر ہے۔

۱۶: سوتیلی ماں کو اپنے نکاح میں رکھنے والے کو جماعت سے نکال دینا چاہیے، وگرنہ وہ ساری جماعت کو خراب کردے گا، جیسے تھوڑا سا خمیر سارے گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔

۱۷: بھائی کہلا کر حرام کاری کرنے والے شخص کے ساتھ صحبت نہ رکھو، بلکہ ایسے شخص کے ساتھ کھانا تک نہ کھاؤ۔

۱۸: شراب کے متوالے نہ بنو، کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے۔

۱۹: پولس نے بدکاروں سے دور رہنے کی بار بار تاکید کی۔

۲۰: زنا کے اندیشے کی صورت میں پولس نے شادی کرنے کے بعد ازدواجی تعلقات کی صورت میں زوجین کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا۔

مبحث سوم

زنا کے متعلق اسلام کا موقف

تمہید:

اسلام میں زنا کو عقلی طور پر بُرا قرار دیا گیا اور اسے ابتدا ہی سے حرام اور بہت بڑے گناہوں میں شمار کیا گیا۔ شرم گاہ کی حفاظت کا حکم دیا گیا اور زنا سے پناہ طلب کرنے کی تعلیم دی گئی۔ اس سے بچنا [عباد الرحمٰن] کا ایک وصف اور فلاح پانے کی ایک شرط کے طور پر بیان کیا گیا۔ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی گئی اور جاہ و جلال والی خاتون کی دعوتِ برائی مسترد کرنے پر سایہ عرش پانے کی بشارت سنائی گئی۔ خاتون پر دفاعِ عزت اور مردوں پر ناموسِ خواتین کی نگہبانی فرض کی گئی۔ شرم گاہ کی حفاظت نہ کرنے والا قابلِ ملامت اور تجاوزِ حد میں انتہا کو پہنچنے والا قرار پایا۔ زنا کے بدکاروں پر سنگین بُرے اثرات کی خبر دی گئی اور ان کے لیے متعدد دنیوی اور اخروی سزائیں مقرر کی گئیں۔ اسلام میں زنا کے ساتھ ساتھ اس کے قریب لے جانے والی باتوں سے بھی روکا گیا اور تہمتِ زنا کی عبرتناک سزائیں مقرر کی گئیں۔

آئندہ صفحات میں توفیقِ الٰہی سے انھی باتوں کے بارے میں بائیس عنوانات کے تحت گفتگو کی جا رہی ہے۔

۔ا۔

زنا کا عقلی طور پر بہت بُرا فعل ہونا

اسلام میں یہ بات طے شدہ ہے، کہ زنا عقلی طور پر ایک بہت قبیح اور شدید ناپسندیدہ حرکت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّ سَآءَ سَبِیْلًا﴾ ❶

[اور زنا کے قریب (بھی) نہ جاؤ، بے شک وہ ہمیشہ سے بہت بڑی بے حیائی اور بُرا راستہ ہے۔]

اللہ تعالیٰ نے [زنا] کو، قطع نظر اس بات کے، کہ اس کی ممانعت پہلے سے نازل ہو چکی تھی یا بعد میں نازل ہوئی، [بہت بڑی بے حیائی] قرار دیا۔

علامہ ابوبکر جصاص آیت کی تفسیر لکھتے ہیں:

''یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ حکمِ شریعت سننے سے پہلے بھی [زنا] عقلی طور پر ایک بُرا فعل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام [فاحشہ] ❷ [بہت بڑی بے حیائی] رکھا ہے اور نزولِ آیت کے پہلے یا بعد کی حالت کی تخصیص نہیں فرمائی۔'' ❸

امام ابن قیم نے آیت کریمہ: [قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَ مَا بَطَنَ] ❹ کی تفسیر میں لکھا ہے:

---

❶ سورۃ بني اسرائیل / رقم الآیۃ ۳۲.

❷ (فَاحِشَۃً) سے مراد...... بقول علامہ جصاص...... جس کی بُرائی بہت فحش اور بہت بڑی ہو اور...... بقول علامہ زمخشری...... بہت ہی بُری بات۔ (ملاحظہ ہو: أحکام القرآن ۳/ ۲۰۰؛ والکشاف ۲/ ٤٤٨؛ وتفسیر البحر المحیط ٦/ ۳۰).

❸ أحکام القرآن ۳/ ۲۰۰. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البحر المحیط ٦/ ۳۰.

❹ سورۃ الأعراف / جزء من الآیۃ ۳۳. [ترجمہ: کہہ دیجیے میرے رب (تعالیٰ) نے تو صرف بے حیائی کی باتوں کو، ظاہر ہوں یا پوشیدہ، حرام قرار دیا ہے۔]

''یہ آیت اس بات کی دلیل ہے، کہ بے حیائی کے کام فی نفسہ ایسے ہیں، کہ عقل انھیں اچھا نہیں سمجھتی۔ اسی لیے انھیں ان کی اپنی ذاتی بُرائی اور بے حیائی کی وجہ سے حرام قرار دیا گیا۔''

پھر حضرت امام رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''ارشادِ باری تعالیٰ: [وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَ سَآءَ سَبِیْلًا] بھی اسی قبیل سے ہے۔''❶

شیخ عبدالرحمٰن سعدی نے تحریر کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے زنا کی قباحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''[کَانَ فَاحِشَۃً] یعنی اسے شرعی، عقلی اور فطری طور پر بہت بُرا سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کی بے حرمتی، عورت کی حق تلفی، اس کے کنبے کے حق کی پامالی یا شوہر کی حق تلفی اور اس کے بستر کی بربادی، انساب میں اختلاط اور ان کے علاوہ دیگر مفاسد ہیں۔''❷

۔۲۔

زنا کی اسلام میں ابتدا ہی سے حرمت اور اس پر سزا

شریعتِ اسلامیہ میں بعض برائیاں مختلف مراحل سے گزر کر تدریجاً حرام قرار دی گئیں۔ مثال کے طور پر شراب کی حرمت کا حکم تین مرحلوں میں آیا،❸ لیکن زنا کو

---

❶ التفسیر القیم ص ۲۳۹.

تنبیہ: (وساء سبیلا) کی تفسیر میں علامہ ابن حیان نے لکھا ہے: زنا کی راہ بُری راہ ہے، کیونکہ دوزخ کی آگ کی طرف پہنچاتی ہے۔ (ملاحظہ ہو: تفسیر البحر المحیط: ۶/ ۳۰).

❷ تفسیر السعدي ص ۴۵۷.

❸ حضراتِ ائمہ أحمد، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

''بلاشبہ انھوں نے کہا: "اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ."

''اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں قطعی حکم بیان فرمائیے۔'' (بقیہ)

اسلام میں شروع دن سے ہی حرام قرار دیا گیا۔ یہ بات، بلاشک وشبہ، اسلام کی نظر میں اس گناہ کی شدید سنگینی اور اس کے بہت بڑا جرم ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

⇐ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ﴾ الآية. (الآية ۲۱۹) سو جو (سورۃ) البقرۃ میں (آیت) ہے، وہ نازل ہوئی [ترجمہ: ''آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے: ''ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے''] آخر آیت تک۔

فَدُعِيَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ، فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ.

عمر رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور ان پر وہ (آیت) پڑھی گئی۔

انھوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے (دوبارہ) التجا کی: ''اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں فیصلہ کن حکم بیان فرمایئے۔''

فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ (الآية ۴۳) تو (سورۃ) النساء والی (آیت) نازل ہوئی: [ترجمہ: اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ]۔

فَدُعِيَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ. [عمر رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور اُن پر وہ (آیت) پڑھی گئی۔

پھر انھوں نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا: ''اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے متعلق فیصلہ کن حکم بیان فرمایئے۔''

فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ﴾ إلى قوله: ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ (الآية ۹۱).

تو (سورۃ) المائدہ والی آیت نازل ہوئی: [ترجمہ: شیطان تو یہی چاہتا ہے، کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے] سے لے کر [ترجمہ: سو کیا تم باز آنے والے ہو؟]

فَدُعِيَ عُمَرُ - رضی اللہ عنہ - فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ.

عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ بلائے گئے اور ان پر وہ (آیت) پڑھی گئی۔

فَقَالَ: "اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا".

سو انھوں نے کہا: ''ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔''

(المسند، رقم الحديث ۳۷۸، ۱/ ۴۴۲۔ ۴۴۳؛ وسنن أبي داود، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، رقم الحديث ۳۶۶۵، ۱۰/ ۷۶؛ وجامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، ومن سورة المائدة، رقم الحديث ۳۲۴۳، ۸/ ۳۲۹۔ ۳۳۰؛ وسنن النسائي، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، ۸/ ۲۸۶۔ ۲۸۷. الفاظِ حدیث جامع الترمذي کے ہیں، شیخ البانی نے جامع الترمذي کی روایت کو [صحیح] اور شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے المسند کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي ۳/ ۴۴۶؛ وهامش المسند ۱/ ۴۴۳).

اسلامی شریعت میں زنا کے حوالے سے تدریج کا تعلق اس کی سزاؤں سے تھا، اس کی حرمت میں قطعاً کوئی تدریج نہ تھی۔ علاوہ ازیں سزاؤں میں تدریج ان کی نوعیت و کیفیت میں تھی، سزا کے ہونے، نہ ہونے سے اس کا کوئی علاقہ نہ تھا، کیونکہ جس طرح زنا کی حرمت آغازِ اسلام سے تھی، اسی طرح اس پر سزا بھی شروع ہی سے تھی۔

﴿وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا. وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا.﴾ [1]

[تمھاری عورتوں میں سے جو بدکاری کا ارتکاب کریں۔ ان پر اپنے میں سے چار اشخاص کی شہادت طلب کرو۔ سو اگر وہ گواہی دے دیں، تو انھیں گھروں میں بند رکھو، یہاں تک کہ موت انھیں اٹھا لے جائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور سبیل نکال دیں۔

اور جو دو مرد تم میں سے (بدفعلی) کریں، تو ان دونوں کو ایذا دو۔ پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں، تو ان سے اعراض کرلو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے بے حد توبہ قبول کرنے والے نہایت مہربان ہیں۔]

علامہ ابوبکر جصاص پہلی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''سلف میں اس بارے میں (کوئی) اختلاف نہ تھا، کہ ابتدائے اسلام میں یہ زانیہ کی حد تھی۔'' [2]

---

[1] سورة النساء / الآيتان ١٥ و ١٦.

[2] أحكام القرآن ٢/١٠٥.

علامہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت اور اس کے بعد والے ارشادِ تعالیٰ [اَلَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا] کے بارے میں روایت ہے، کہ انھوں نے بیان کیا:

"كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا زَنَتْ حُبِسَتْ فِي الْبَيْتِ حَتّٰى تَمُوْتَ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا زَنٰى أُوْذِيَ بِالتَّعْيِيْرِ، وَبِالضَّرْبِ بِالنِّعَالِ." [1]

''جب عورت زنا کرتی تھی، تو اسے موت آنے تک گھر میں بند کردیا جاتا اور جب مرد زنا کرتا تھا، تو اسے طعن و تشنیع اور جوتوں کے ساتھ پٹائی کے ذریعہ ایذا دی جاتی تھی۔''

امام طبری نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، کہ انھوں نے بیان کیا:

(فَآذوهما): ''یعنی مرد اور عورت (دونوں کو ایذا دو)۔'' [2]

امام طبری کی رائے میں شادی شدہ زانیہ کی ابتدا میں سزا [گھروں میں بند کرنا] اور غیر شادی شدہ بدکار مردوں اور عورتوں کے لیے سزا [ایذا] تھی۔ [3]

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہے، کہ اسلام میں زنا روزِ اوّل ہی سے حرام رہا ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والے کے لیے کوئی نہ کوئی سزا مقرر تھی۔ یہ بات، بلاشک وشبہ جرم زنا کی سنگینی اور شدید قباحت کو آشکارا کرتی ہے۔

-۳-

زنا کا سب سے بڑے گناہوں میں سے ہونا

اسلام کی نظر میں کچھ گناہ صغیرہ (چھوٹے) اور کچھ کبیرہ (بڑے) ہیں۔ پھر کبیرہ گناہوں میں سے کچھ ایسے ہیں، جو [أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ] یعنی بہت ہی بڑے گناہ ہیں۔ زنا

---

[1] المرجع السابق ۲/ ۱۰۵. [2] تفسير الطبري ٤/ ٢٠٠.

[3] ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/ ٢٠٠.

ایسے ہی سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔

قرآن کریم کے درجِ ذیل تین مقامات کے حوالے سے اس بات کو توفیقِ الٰہی سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

ا: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا. يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا.﴾ ❶

[اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے، مگر حق کے ساتھ اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو یہ کرے گا، وہ سخت گناہ پائے گا۔ اس کے لیے روزِ قیامت عذاب دُگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا، رہے گا۔]

ان دو میں سے پہلی آیت شریفہ میں [زنا] کو ترتیب میں [شرک] اور [قتل ناحق] کے بعد ذکر کیا گیا۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

"وَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدَ الْكُفْرِ أَعْظَمُ مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، ثُمَّ الزِّنٰى. وَلِهٰذَا ثَبَتَ فِيْ حَدِّ الزِّنَا الْقَتْلُ لِمَنْ كَانَ مُحْصِنًا أَوْ أَقْصَى الْجَلْدِ لِمَنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصِنٍ." ❷

"یہ آیت دلالت کرتی ہے، کہ کفر کے بعد قتلِ ناحق اور پھر زنا سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ اسی لیے حدِ زنا میں یہ ثابت ہے، کہ شادی شدہ کے لیے قتل

❶ سورة الفرقان / الآيتان ٦٨-٦٩. ❷ تفسير القرطبي ٧٦/١٣.

اور غیر شادی شدہ کے لیے کوڑوں کی انتہائی سزا ہے۔''

امام احمد فرماتے ہیں:

"لَيْسَ بَعْدَ قَتْلِ النَّفْسِ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَا." ❶

''[قتلِ نفس] کے بعد [زنا] سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔''

ب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا. وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ ❷

[اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ ہمیشہ سے بڑی بے حیائی اور بُرا راستہ ہے اور اس جان کو قتل نہ کرو، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، مگر حق کے ساتھ]۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے قتلِ ناحق سے پہلے، زنا سے روکا ہے۔ علامہ رازی نے یہاں ایک سوال اٹھایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کے بعد، سب سے بڑا گناہ تو قتل ہے، تو پھر کیا سبب ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زنا سے روکا اور پھر قتل سے منع فرمایا؟''

علامہ رحمہ اللہ اس سوال کا جواب خود ہی دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"إِنَّ فَتْحَ بَابِ الزِّنَا يَمْنَعُ مِنْ دُخُوْلِ الْإِنْسَانِ فِي الْوَجُوْدِ، وَالْقَتْلُ عِبَارَةٌ عَنْ إِبْطَالِ الْإِنْسَانِ بَعْدَ دُخُوْلِهِ فِي الْوُجُوْدِ، وَدُخُوْلُهُ فِي الْوُجُوْدِ يُقَدَّمُ عَلَى إِبْطَالِهِ وَإِعْدَامِهِ بَعْدَ

---

❶ بحوالہ غذاء الألباب ٢/ ٤٣٥.

❷ سورة بني اسرائيل / الآيتان ٣٢-٣٣.

وَجُوْدِهِ، فَلِهٰذَا السَّبَبِ ذَكَرَ اللّٰهُ الزِّنَا أَوَّلًا ، ثُمَّ ذَكَرَ الْقَتْلَ ثَانِيًا ."❶

''زنا کے دروازے کا کھولنا، انسان کو وجود میں آنے سے روکتا ہے اور قتل انسان کو وجود میں آنے کے بعد ختم کرنے کا نام ہے۔ انسان کا وجود میں آنا، موجود ہونے کے بعد اس کے خاتمہ اور صفحہ ہستی سے مٹائے جانے سے پہلا ہوتا ہے۔ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے زنا کو پہلے اور قتل کو بعد میں ذکر فرمایا۔''❷

ج: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.﴾❸

[اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمھیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ، خواہ وہ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی ہوں اور اس جان کو قتل نہ کرو، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے، مگر حق کے ساتھ۔ یہ انھوں نے تمھیں تاکیدی حکم دیا ہے، تاکہ تم سمجھو]۔

اس آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے [زنا کی ممانعت] کا [قتلِ اولاد] اور [قتلِ

---

❶ التفسير الكبير ٢٠/١٩٩.

❷ جن معاشروں میں زنا عام ہے، ان پر علامہ رازی کی بات کس قدر چسپاں ہو رہی ہے! بلا شک وشبہ زنا انسانی آبادیوں کے خاتمہ کی راہ ہموار کرتی ہے۔ اس بارے میں قدرے تفصیلی گفتگو اس کتاب کے صفحات ۲۸۳۔۲۹۹ میں ملاحظہ فرمائیے۔

❸ سورة الأنعام / جزء من الآية ١٥١.

نفس] کے درمیان ذکر فرمایا ہے۔

❶ قاضی ابوسعود نے اس کی حکمت بایں الفاظ بیان کی ہے:

"وَتَوْسِيطُ النَّهْيِ بِاعْتِبَارِ أَنَّهَا مَعَ كَوْنِهَا فِيْ نَفْسِهَا جِنَايَةٌ عَظِيْمَةٌ، فِيْ حُكْمِ قَتْلِ الْأَوْلَادِ، فَإِنَّ أَوْلَادَ الزِّنَا فِيْ حُكْمِ الْأَمْوَاتِ."❶

''زنا اگرچہ فی نفسہ بہت بڑا جرم ہے، لیکن (یہاں) اس کی ممانعت کا (قتلِ اولاد اور قتلِ نفس) کے درمیان لانا، اس لیے ہے، کہ یہ بھی قتلِ اولاد کے حکم میں ہے، کیونکہ اولادِ زنا مردوں ہی کے حکم میں ہے۔''

سیّد قطب لکھتے ہیں: [قتلِ اولاد] اور [زنا] میں باہمی تعلق اور مناسبت ہے۔ اسی تعلق اور مناسبت کی وجہ سے [زنا کی ممانعت] کو [قتلِ اولاد] اور [قتلِ نفس] کے درمیان لایا گیا ہے۔

بلاشک وشبہ زنا میں متعدد پہلوؤں سے قتل ہے۔ یہ تو آغاز ہی سے قتل ہے، کیونکہ اس میں مادہ حیات کو، اس کی (درست) جگہ کی بجائے دوسرے مقام میں گرایا جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد جنین کو تخلیق سے پہلے یا بعد، اس کی پیدائش سے قبل یا بعد، قتل کر کے، اس کے اثرات سے خلاصی پانے کی رغبت کارفرما ہوتی ہے، اگر جنین کو زندہ رہنے دیا جائے، تو اسے شریر یا ذلت آمیز زندگی کے لیے چھوڑا جاتا ہے۔ یہ زندگی کسی نہ کسی طریقے سے برباد شدہ ہوتی ہے۔

وہ ایک دوسری شکل میں بھی قتل ہے۔ یہ اس جماعت کا قتل ہے، جس میں زنا کے پھیلاؤ سے انساب ضائع اور خون خلط ملط ہو جاتے ہیں۔ عزت، آبرو اور اولاد کے بارے میں اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ جماعت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ اس کے روابط ٹوٹ جاتے ہیں اور (زنا کی برائی میں مبتلا) جماعت دیگر (انسانی) جماعتوں میں سے قریباً [موت کے کنارے کھڑی ایک جماعت] کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

وہ (یعنی زنا) جماعت کے لیے ایک اور پہلو سے (بھی) قتل ہے، کیونکہ شہوت کا،

---

❶ تفسير أبي السعود ٢/٢٠٣.

اس کے ذریعہ بآسانی پورا ہونا، ازدواجی زندگی کو غیر ضروری بوجھ بنا دیتا ہے اور کنبے کو ایسی ذمہ داری ٹھہرا دیتا ہے، کہ اس کا کوئی جواز ہی نہیں رہتا، [1] حالانکہ کنبہ ہی نسلِ نو کے لیے صالح تربیت گاہ ہے۔ اس کے بغیر نہ تو ان کی فطرت درست ہوتی ہے اور نہ ہی تربیت سدھرتی ہے۔ [2]

-۴-

ایمان دار حضرات وخواتین کو [شرم گاہوں کی حفاظت] کا حکم ربانی

اللہ تعالیٰ نے ایمان دار مردوں اور عورتوں کو اپنی [شرم گاہوں کی حفاظت] کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ. وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [3]

[ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے، کہ وہ اپنی نگاہوں سے نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ، اس سے پوری طرح باخبر ہیں، جو وہ کرتے ہیں۔ اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجیے، کہ وہ اپنی نگاہوں سے نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں]۔

دونوں آیات کے حوالے سے سات باتیں:

بات کو توفیقِ الٰہی سے اچھی طرح سمجھنے سمجھانے کی غرض سے، درجِ ذیل سات باتیں پیش کی جارہی ہیں:

---

[1] زنا کے پھیلاؤ والے معاشرے سید قطب کی بات کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس بارے میں قدرے تفصیل اس کتاب کے صفحات ۲۵۹۔۲۸۱ میں ملاحظہ فرمایئے۔

[2] في ظلال القرآن ۵/۳۲۱.

[3] سورة النور / الآيتان ۳۰۔۳۱.
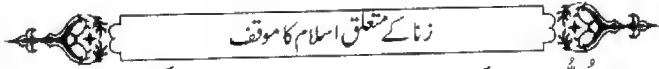
۱: ﴿يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ [اپنی نگاہوں سے نیچے رکھیں]:

اللہ تعالیٰ نے نگاہ کی حفاظت کا حکم دیا، کیونکہ نگاہ دل کے فساد کی طرف دعوت دیتی ہے۔ اسی لیے شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے، نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا، کیونکہ یہ زنا کے اسباب میں سے ہے۔ ❶

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے نگاہ نیچے رکھنے کا حکم شرم گاہوں کی حفاظت کے حکم سے پہلے دیا، کیونکہ نگاہ زنا کی ایلچی اور بے حیائی کی قاصد ہے اور اس کی مصیبت زیادہ اور بہت سخت ہے۔ ❷

۲: ''فتنہ شہوت'' کا سب سے پہلا سبب اور مقدمہ نگاہ ڈالنا اور دیکھنا ہے اور آخری نتیجہ زنا ہے۔ ان دونوں کو صراحتاً ذکر کرکے حرام قرار دے دیا گیا۔ ان دونوں کے درمیانی حرام مقدمات مثلاً باتیں سننا، ہاتھ لگانا وغیرہ، یہ سب ضمناً حرمت کے حکم میں آ گئے۔ ❸

۳: ﴿وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ﴾ [اور وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں]:

اس سے مراد یہ ہے، کہ وہ شرم گاہوں کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ باتوں: زنا، چھونے اور دیکھے جانے سے محفوظ رکھیں۔ ❹

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

> ''شرم گاہوں کی حفاظت سے مراد یہ ہے، کہ نفس کی خواہش پوری کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں، ان سے اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھیں۔ اس میں زنا، لواطت اور دو عورتوں کا باہمی سحاق، جس سے شہوت پوری ہو جائے،

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۱۰. ❷ ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ۲۳/ ۲۰۵.

❸ ملاحظہ ہو: معارف القرآن ۶/ ۳۹۹.

❹ ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ۲۳/ ۲۰۵. بعض مفسرین نے شرم گاہوں کو چھپانے کا معنی بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح القدیر ۴/ ۳۳)؛ لیکن عام مفسرین نے عام معنی [شرم گاہوں کی حرام کردہ باتوں سے حفاظت] ہی بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ۲۳/ ۲۰۵؛ وتفسیر القرطبي ۱۲/ ۲۲۳؛ والبحر المحیط ۶/ ۴۱۲؛ وتفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۱۱۔۳۱۲؛ وفتح القدیر ۴/ ۳۳؛ وتفسیر التحریر والتنویر ۱۸/ ۲۰۴؛ وأیسر التفاسیر ۳/ ۲۳۴).

ہاتھ سے شہوت پوری کرنا، یہ سب ناجائز اور حرام چیزیں، داخل ہیں۔'' ❶

۴: اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کے نیچے رکھنے کا حکم دیتے ہوئے [مِنْ أبصارهم] [نگاہوں سے] فرمایا، لیکن شرم گاہوں کی مطلقاً حفاظت کا حکم دیا۔ شیخ سعدی لکھتے ہیں:

غور کیجیے، کہ [شرم گاہ کی مطلق حفاظت] کا حکم دیا، کیونکہ کسی وقت بھی اس کی حفاظت ترک کرنا جائز نہیں۔ نگاہ کے بارے میں فرمایا: [مِنْ أَبْصَارِهِمْ] [نگاہوں سے] اس میں لفظ [مِنْ] استعمال فرمایا، جو کہ [کچھ] پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ ضرورت کے پیشِ نظر بعض حالتوں میں دیکھنا جائز ہوتا ہے، جیسے کہ گواہ، منگیتر وغیرہ کو دیکھنا۔ ❷

۵: ﴿ذٰلِكَ أَزْكَى لَهُمْ﴾ (ذٰلك) [وہ] یعنی نگاہ نیچے رکھنا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنا۔ ❸

﴿أَزْكَى لَهُمْ﴾ [ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے]۔

اس کی تفسیر میں شیخ سعدی رقم طراز ہیں:

(وہ) زیادہ ستھرا، پاکیزہ اور نیک اعمال کو بڑھانے والا ہے، کیونکہ جس نے اپنی نگاہ اور شرم گاہ کی حفاظت کی، وہ اس نجاست سے پاک ہوگیا، جس کے ساتھ بے حیائی کے کام کرنے والے خود کو آلودہ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں حرام چھوڑنے پر اس کے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔

مزید برآں جب بندہ شہوت کے داعی کے باوجود اپنی نگاہ اور شرم گاہ کی، حرام اور اس کے مقدمات سے، حفاظت کرتا ہے، تو اس کی دیگر باتوں سے حفاظت زیادہ بلیغ ہوتی ہے۔

(مزید برآں) جب قابلِ حفاظت چیز کا نگہبان اس کی دیکھ بھال کی خاطر

---

❶ معارف القرآن ٣٩٩/٦.

❷ ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص ٥٦٦؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر أبي السعود ١٦٩/٦؛ وفتح القدير ٣٣/٤. ❸ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١٦٩/٦.

جدوجہد نہ کرے اور اس کی حفاظت کے لیے ضروری اسباب اختیار نہ کرے، تو وہ چیز محفوظ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح اگر بندہ نگاہ اور شرم گاہ کی حفاظت کے لیے کوشش نہ کرے، تو یہ دونوں اسے مصیبتوں اور مشکلات میں گرا دیتے ہیں۔ ❶

شیخ ابوبکر جزائری نے اس کی تفسیر ایک اور انداز سے بیان کی ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں: وہ (یعنی نگاہوں کا جھکانا اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنا) ان کے نفوس کا تزکیہ، ان کے مستحب اعمال کرنے سے زیادہ کرتے ہیں۔ ❷

۶: ﴿إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾ [بلاشبہ جو وہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے خوب آگاہ ہیں]۔

علامہ شوکانی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

> ''ان کے کاموں میں سے کچھ بھی ان (یعنی اللہ تعالیٰ) پر مخفی نہیں۔ اس میں نگاہ نیچی نہ کرنے اور شرم گاہ کی حفاظت نہ کرنے والوں کے لیے وعید ہے۔'' ❸

شیخ سعدی نے تحریر کیا ہے:

> ''اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کے بارے میں اپنے باخبر ہونے کی، انہیں یاددہانی کروائی، تاکہ وہ اپنی جانوں کو محرمات (حرام کردہ چیزوں، باتوں اور اعمال) سے بچانے کی کوشش کریں۔'' ❹

۷: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [اور ایمان والی خواتین سے کہہ دیجیے، کہ وہ اپنی نگاہوں سے نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں]۔

[نگاہوں سے نیچے رکھنے] اور [شرم گاہوں کی حفاظت] کے متعلق مردوں کو حکم دینے کے بعد خواتین کو مستقل حکم دینے کی حکمت کے سلسلے میں دو مفسرین کے بیانات

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص ٥٦٦۔ ❷ ملاحظہ ہو: أيسر التفاسير ٣/٢٣٤۔

❸ فتح القدير ٤/٣٤۔ ❹ تفسير السعدي ص ٥٦٦۔

ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

ا: علامہ شوکانی نے قلم بند کیا ہے:

قرآن کریم کے دیگر خطابات کی طرح [مردوں کے خطاب] میں [خواتین کی شمولیت] کے باوجود، تاکید کی غرض سے، [خواتین کو مستقل طور] پر خطاب کیا گیا۔ ❶

ب: شیخ ابن عاشور لکھتے ہیں:

[خواتین کو خصوصی طور] پر خطاب کیا گیا، تاکہ کہیں یہ گمان نہ کیا جائے، کہ یہ حکم تو صرف مردوں کے لیے ہے، کیونکہ وہ، عورتوں کے مقابلے میں، اس کا ارتکاب زیادہ کرتے ہیں۔ ❷

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ ان دو آیتوں میں اہلِ ایمان کو شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا، اس تک لے جانے والی سب باتوں سے منع کیا گیا، اس حکم پر عمل پیرا ہونے کو ان کے لیے [أزکی] [زیادہ پاکیزہ] قرار دیا گیا، اس حکم کی پابندی نہ کرنے والے کی کرتوتوں سے اللہ تعالیٰ کے باخبر ہونے کی وعید سنائی گئی، خواتین کو مردوں کو دیے ہوئے حکم میں شامل ہونے کے باوجود، تاکید اور اس بارے میں ممکنہ غلط فہمی کے ازالے کے لیے مستقل طور پر حکم دیا گیا۔ ان سب باتوں کے بعد، پھر بھی جو شخص شرم گاہ کی حفاظت نہ کرے اور زنا کا ارتکاب کرے، تو وہ دربارِ رب العالمین میں کس قدر بُرا اور قابلِ نفرت ہوگا!

اے اللہ کریم! ہم سب کو اور ہمارے اہل وعیال اور نسلوں کو اس بُرائی سے ہمیشہ محفوظ فرمانا۔ إِنَّكَ سَمِيْعٌ مُجِيْبٌ.

-۵-

آنحضرت ﷺ کا خواتین وحضرات سے [زنا نہ کرنے کا] عہد لینا

زنا کی سنگینی اور قباحت کو اُجاگر کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ ہجرت کرکے آنے والی ایمان دار خواتین سے جن چھ باتوں کا عہد لینے کا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو

❶ ملاحظہ ہو: فتح القدير ٤/٣٤.
❷ ملاحظہ ہو: تفسير التحرير والتنوير ١٨/٢٠٥.

حکم دیا، ان میں سے ایک یہ تھی، کہ [وہ زنا نہ کریں گی]۔

آنحضرت ﷺ اُن عورتوں اور دیگر خواتین وحضرات سے انھی باتوں کا عہد لیا کرتے تھے، اس سلسلے میں ذیل میں چار دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

ا: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآئَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. ﴾ [1]

[اے نبی۔ ﷺ ۔! جب آپ کے پاس ایمان والی خواتین (اس بات پر) بیعت کرنے کے لیے آئیں، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑا ہوا کوئی بہتان نہ لائیں گی اور کسی بھلائی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت لے لیجیے اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجیے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد معاف کرنے والے نہایت رحم کرنے والے ہیں۔]

ب: امام بخاری نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ [محترمہ] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انھوں نے بیان کیا:

''جب ایمان والی خواتین ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس آتی تھیں، [2] تو آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

---

[1] سورۃ الممتحنۃ / رقم الآیۃ ۱۲۔

[2] یعنی فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آتی تھیں۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباری ۹/ ۴۲۴۔۴۲۵)۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ﴾ آیت کے آخر تک۔ ❶

کے ساتھ انھیں آزماتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:

"فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

"اِنْطَلِقْنَ، فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ." ❷

"ایمان والی عورتوں میں سے جو کوئی [آیت میں مذکور باتوں پر مشتمل] اس شرط کا اقرار کرلیتی، تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی۔

جب وہ خواتین اپنی زبان سے اس کا اقرار کرلیتیں، تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے:

"اب چلی جاؤ، یقیناً میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔"

ج: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

"میں نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ (عید) الفطر میں حاضر ہوا۔ وہ (سب) خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے، پھر خطبہ دیا جاتا تھا۔

نبی کریم ﷺ تشریف لائے، گویا کہ میں اب بھی آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہا

---

❶ سورة الممتحنة / الآية ۱۰. ترجمہ: [اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کرکے آئیں، تو ان کی جانچ پڑتال کرو۔]

❷ صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمي أو الحربي، جزء من رقم الحديث ۵۲۸۸، ۹/ ۴۲۰.

ہوں، کہ وہ اپنے دستِ (مبارک کے اشارے) سے (مردوں کو) بٹھا رہے ہیں۔ پھر لوگوں (کی صفوں) کو چیرتے ہوئے خواتین کے پاس پہنچے اور بلال۔رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت کی:

﴿يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ آخر آیت تک۔

اس کی تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا:

"آنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟"

''کیا تم ان باتوں پر قائم ہو؟''

ان میں سے ایک خاتون نے عرض کیا، اس کے سوا اور کوئی عورت نہ بولی:

"نَعَمْ." [1] ''جی ہاں۔''

د: امام بخاری نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آنحضرت ﷺ کے گرد آپ کے صحابہ کی ایک جماعت تھی:

"بَايِعُوْنِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوْا فِي مَعْرُوْفٍ." [2]

''تم اس بات پر میری بیعت کرو، کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ اپنے ہاتھوں اور قدموں کے درمیان (یعنی اپنی طرف) سے بہتان باندھو گے اور نہ بھلائی کی بات میں میری نافرمانی کرو گے۔''

---

[1] متفق علیه: صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب موعظة الإمام النساء يوم العيد، جزء من رقم الحديث ٩٧٩، ٢/ ٤٦٦-٤٦٧؛ وصحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، جزء من رقم الحديث ١- (٨٨٤)، ٢/ ٦٠٢. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

[2] صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب جزء من رقم الحديث ١٨، ١/ ٦٤.

ان دلائل کے حوالے سے پانچ باتیں:

۱: [زنا سے دور رہنا] ان چھ بنیادی اور اہم باتوں میں سے ایک ہے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا، کہ وہ ہجرت کر کے آنے والی ایمان دار خواتین سے ان کی پابندی کرنے پر بیعت لیں۔

۲: آنحضرت ﷺ نے ان باتوں کی پابندی کا عہد صرف اُنھی عورتوں سے نہ لیا، بلکہ دیگر خواتین سے بھی ان کی پابندی کا عہد لیتے تھے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَاهَدُ النِّسَاءَ بِهٰذِهِ الْبَيْعَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ." ❶

"نبی کریم ﷺ اس بیعت (میں مذکورہ باتوں کی پابندی) کا عہد روزِ عید خواتین سے لیا کرتے تھے۔"

۳: آنحضرت ﷺ نے خواتین کے علاوہ مردوں سے بھی انہی باتوں کا عہد لیا۔

۴: انھی چھ باتوں کی پابندی کی اہمیت کے پیشِ نظر علامہ قرطبی نے انھیں [أَرْكَانُ النَّهْيِ فِي الدِّيْنِ] ❷ [دین میں نہی کے ارکان] کا نام دیا ہے۔

سید قطب انہی چھ باتوں کے متعلق لکھتے ہیں:

"هٰذِهِ الْأُسُسُ هِيَ الْمُقَوِّمَاتُ الْكُبْرٰى لِلْعَقِيْدَةِ، كَمَا أَنَّهَا مُقَوِّمَاتُ الْحَيَاةِ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ الْجَدِيْدَةِ." ❸

"یہ بنیادیں ہی عقیدہ کی مقومات کبریٰ ❹ ہیں اور اسی طرح نئی اجتماعی زندگی ❺ کے مقومات ہیں۔"

---

❶ تفسیر ابن کثیر ٤/ ٣٧٣. ❷ ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبي ١٨/ ٧٣.

❸ في ظلال القرآن ٦/ ٣٥٤٧. ❹ وہ بڑی بڑی باتیں جن سے اسلامی عقیدہ تشکیل پاتا ہے۔

❺ وہ اجتماعی زندگی جسے اسلام نے انسانیت کے لیے پسند کیا ہے۔

۵: حضراتِ ائمہ احمد اور ابن حبان نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا [1] بیعت کرنے کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بات کا عہد لینا چاہا، کہ

﴿لَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ﴾ الآية

''کہ [وہ چوری نہیں کریں گی اور زنا نہیں کریں گی][سورۃ الممتحنة کی آیت کے مطابق]

(اماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:)

"فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى رَأْسِهَا حَيَاءً."

''تو انہوں نے ازراہِ حیا اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا۔''

"فَأُعْجِبَ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَاٰى مِنْهَا."

[نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی صورتِ حال (کو پسند کرتے ہوئے، اس) پر متعجب ہوئے]۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا:

"قِرِّيْ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ! فَوَ اللّٰهِ مَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا عَلٰى هٰذَا".

''اے خاتون! اقرار کرو! اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی بات پر بیعت کی ہے۔''

"فَبَايَعَهَا بِالْآيَةِ." [2]

---

[1] فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف، ہند کی ہمشیرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم کی خالہ۔ (ملاحظہ ہو: الاستيعاب في معرفة الأصحاب، رقم الترجمة ٤٠٦٣، ٤/ ١٩٠١؛ و كتاب الإصابة في تمييز الصحابة، رقم الترجمة ٨٤٧، ٤/ ٣٨٣).

[2] المسند، رقم الحديث ٢٥١٧٥، ٤٢/ ٩٥؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب السير، باب بيعة الأئمة وما يستحب لهم، ذكر الأسباب التي كانت بيعة ⇦⇦⇦

[پس آنحضرت ﷺ نے ان (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے آیت (میں مذکورہ باتوں) پر بیعت لی۔]

اس روایت کے حوالے سے متعدد باتوں میں سے دو درج ذیل ہیں:

ا: معزز خاندان کی خواتین پر...... اسلام سے پہلے بھی...... زنا کا ذکر بھی گراں تھا۔ ❶

⇦⇦⇦ النساء علی المصطفی ﷺ بھا، رقم الحدیث ٤٥٥٤، ١٠/ ٤١٨. الفاظ حدیث صحیح ابن حبان کے ہیں۔ شیخ ارناؤوط اوران کے رفقاء نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: هامش المسند ٤٢/ ٩٥؛ و هامش الإحسان ١٠/ ٤١٨). نیز ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٦/ ٣٧.

❶ امام طبری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ جب آنحضرت ﷺ کی طرف سے بیعت لیتے ہوئے خواتین سے کہا گیا: ''وَلَا يَزْنِيْنَ.'' [وہ زنا نہیں کریں گی]، تو ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: ''یارسول اللہ ﷺ! أَوَ تَزْنِي الْحُرَّةُ؟'' ☆ ''کیا آزاد عورت زنا کرتی ہے؟'' آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا: ''لَا، وَاللّٰهِ! مَا تَزْنِي الْحُرَّةُ.'' ☆☆ ''نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! آزاد خاتون زنا نہیں کرتی۔''

تفسیر الکشاف میں ہے: ایک (دوسری) روایت میں ہے: (اس نے کہا): ''مَا زَنَتْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ قَطُّ.'' ☆☆☆ ''ان میں سے (تو) کسی عورت نے کبھی بھی زنا نہیں کیا۔''

شیخ ابوبکر جزائری اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بُعْدُ الْحُرَّةِ كُلَّ الْبُعْدِ عَنِ الزِّنَا.'' ☆☆☆☆ ''آزاد خاتون کی زنا سے کُلّی دوری۔''

اب جو عورت اپنے تئیں [لونڈی اور باندی] نہ سمجھنے کے باوجود زنا کرے، اسے کیا نام دیا جائے؟

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، إِلَيْهِ الشَّكْوٰى، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

☆ ہند، حضرت معاویہ کی والدہ اور حضرت ابوسفیان کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہم آنحضرت ﷺ سے ان کے اس سوال میں موجود حیرانی سے معلوم ہوتا ہے، کہ ایک آزاد عورت کا زنا کرنا عرب میں کس قدر عیب کی بات سمجھی جاتی تھی۔

☆☆ تفسیر الطبري ٢٨/ ٥١. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي ٤/ ٣٣٥؛ والكشاف ٤/ ٩٥؛ وزاد المسیر ٨/ ٢٤٤؛ وتفسیر القرطبي ١٨/ ٥١؛ وتفسیر البحر المحیط ٨/ ٢٥٦؛ وروح المعاني ٢٨/ ٨١؛ وتفسیر التحریر والتنویر ٢٨/ ١٦٨؛ وهامش زاد المسیر ٨/ ٢٤٤.

☆☆☆ ٥/ ٩٥. ☆☆☆☆ أیسر التفاسیر ٥/ ٣٣٤.

حضرت ہند رضی اللہ عنہا کا واقعہ حضرات ائمہ ابویعلی، ابن سعد، ابن جریر الطبري، ابن عبدالبر، ابن کثیر، ہیثمی اور ابن حجر نے ذکر کیا ہے۔(ملاحظہ ہو: مسند أبي یعلی، رقم الحدیث ٣٩٨- (٤٧٥٤)، ⇦⇦⇦
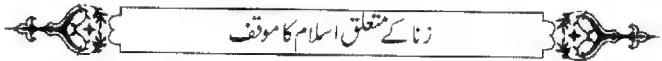
۲: آنحضرت ﷺ نے سورۃ الممتحنۃ میں بیان کردہ چھ باتوں کی پابندی کا عہد ازواج مطہرات سے بھی لیا۔

-۶-

[حرام سے پاک دامنی] کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعا

امام مسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کے متعلق روایت نقل کی ہے:

"أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، [1] وَالْغِنٰى." [2]

⇦⇦⇦ ۱۹۴/۸ - ۱۹۵؛ والطبقات الكبرى ۹/۸؛ و تاريخ الطبري ۶۲/۳؛ والاستيعاب في معرفة الأصحاب ۱۹۲۳/۴؛ والبداية والنهاية ۶۱۶/۶ - ۶۱۷؛ و مجمع الزوائد ۳۷/۶؛ و كتاب الإصابة في تمييز الصحابة ۴۲۵/۴؛ و فتح الباري ۱۴۱/۷).

حافظ ہیثمی نے ابویعلی کی روایت کے متعلق لکھا ہے، کہ اس کی سند میں روایت کرنے والی ایسی خواتین ہیں، جنہیں میں نہیں جانتا۔ شیخ حسین سلیم اسد نے اس [سند کو ضعیف] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۳۷/۶؛ و هامش مسند أبي يعلى ۱۹۵/۸).

البتہ حافظ ابن حجر نے صیغہ جزم کے ساتھ تحریر کیا ہے، کہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے بیعت کے وقت مذکورہ بالا بات آنحضرت ﷺ کے رُو برو عرض کی۔ علاوہ ازیں انہوں نے لکھا ہے، کہ ابن سعد نے شعبی اور میمون بن مہران سے اسے [صحیح مرسل سند] کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۴۱/۷؛ و كتاب الإصابة ۴۲۵/۴).

حضرت ہند رضی اللہ عنہا کے مذکورہ بالا واقعہ کے بارے میں غور و خوض میں تعاون پر اپنے محترم بھائی اور دوست ڈاکٹر سہیل حسن کے لیے شکر گزار ہوں۔ جزاه الله تعالى خيرًا.

[1] (العَفَاف): حرام سے پاک دامنی۔ (ملاحظہ ہو: ترجمہ صحیح مسلم، علامہ وحید الزمان ۷۱۱/۶).

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوّذ من شرّ ما عمل ومن شرّ ما لم يعمل، رقم الحديث ۷۲ - (۲۷۲۱)، ۲۰۸۷/۴.

"بلاشبہ آنحضرت ﷺ کہا کرتے تھے:

"اے اللہ! بے شک میں آپ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔"

حدیث کے حوالے سے تین باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ نے یہ دعا ایک یا دو چار مرتبہ نہیں کی، بلکہ حدیث کے الفاظ [كَانَ يَقُوْلُ] [کیا کرتے تھے] سے آنحضرت ﷺ کا اس دعا کا کثرت سے کرنا معلوم ہوتا ہے۔

۲: [اَلْعَفَافَ] اور [اَلْغِنٰى] دونوں کے [اَلْهُدٰى] اور [التُّقٰى] میں شامل ہونے کے باوجود آنحضرت ﷺ نے [اَلْهُدٰى] اور [اَلتُّقٰى] کے مانگنے کے بعد ان دونوں میں سے ہر ایک کا مستقل طور پر سوال کیا۔ علامہ طیبی لکھتے ہیں:

"وَطَلَبُ الْعَفَافِ وَالْغِنٰى تَخْصِيْصٌ بَعْدَ التَّعْمِيْمِ." ❶

"العَفَاف اور الغِنٰی کا طلب کرنا عام (کی فرمائش) کے بعد خاص (کی التجا کرنا) ہے۔"

بلاشبہ عام کے بعد کسی خاص چیز کا طلب کرنا، اس خاص چیز کی بہت زیادہ اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

۳: جب امام المتقین سیّد الاوّلین والآخرین ﷺ بہت کثرت سے [حرام سے پاک دامنی] کا سوال کیا کرتے تھے، تو امت اس سوال کے اللہ تعالیٰ سے طلب کرنے کی کس قدر محتاج ہوگی؟ علاوہ ازیں وہ چیز کس قدر بُری اور قبیح ہوگی، جس سے محفوظ رہنے کے لیے آنحضرت ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ کریم، ہمیں، ہمارے بہن بھائیوں اور ہم سب کی نسلوں کو [حرام سے پاک

❶ شرح الطيبي ٦/١٩٢٤.

دائمی] نصیب فرمانا۔ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۷۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا زنا سے پناہ طلب کرنا

حافظ ابن کثیر نے نقل کیا ہے:

"وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ أَنْ يَزْنِيَ أَوْ يَسْرِقَ أَوْ يَكْفُرَ أَوْ يَعْمَلَ بِكَبِيرَةٍ."

"اور ایک سے (زیادہ حضرات ائمہ) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ وہ زنا، چوری، کفر اور کسی (بھی) کبیرہ گناہ کے کرنے سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔"

ان سے عرض کیا گیا:

"أَتَخَافُ ذٰلِكَ؟"

"کیا آپ کو اس (یعنی ان باتوں میں مبتلا ہونے) کا خدشہ ہے؟"

تو انھوں نے فرمایا:

"مَا يُؤَمِّنُنِي وَإِبْلِيسُ حَيٌّ، وَمُصَرِّفُ الْقُلُوبِ يُصَرِّفُهَا كَيْفَ يَشَاءُ."[1]

"میں بے خوف نہیں ہوسکتا، (کیونکہ) ابلیس زندہ ہے اور دلوں کے پھیرنے والے جیسے چاہتے ہیں، انھیں پھیر دیتے ہیں۔"

روایت کے حوالے سے دو باتیں:

ا: روایت کے الفاظ [كَانَ يَتَعَوَّذُ] [وہ پناہ طلب کیا کرتے تھے] سے معلوم ہوتا ہے، کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا زنا اور دیگر برائیوں سے [پناہ طلب کرنا] ایک دو

[1] البداية والنهاية ۱۱/۳۸۰.

مرتبہ نہیں تھا، بلکہ وہ کثرت سے ایسا کیا کرتے تھے۔

۲: جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایسی عظیم ہستی [زنا میں مبتلا] ہونے سے ڈرتی ہے، تو آج کا کوئی بھی شخص اس سے کیسے بے خوف ہوسکتا ہے؟

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نَزْنِيَ أَوْ نَسْرِقَ أَوْ نَكْفُرَ أَوْ نَعْمَلَ كَبِيْرَةً. آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ. ❶

-۸-

[زنا کے شر سے پناہ مانگنے] کے لیے تعلیم نبوی ﷺ

زنا کی سنگینی کو واضح کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے [منی کی شر] سے پناہ طلب کرنے کی تعلیم دی۔ حضراتِ ائمہ احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

''میں نے عرض کیا:

"یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ ﷺ ـ! عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ."

''یا رسول اللہ ـ ﷺ ـ! مجھے (ایسی) دعا سکھلائیے، کہ میں اس سے نفع پاؤں۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو:

"اَللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي، وَشَرِّ مَنِيِّي." ❷

---

❶ ترجمہ: اے اللہ! ہم آپ سے زنا، چوری، کفر اور کسی بھی کبیرہ گناہ کے کرنے سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ آمین یارب العالمین

❷ المسند، رقم الحدیث ۱۵۵٤۱، ۲٤/۳۰٤ـ۳۰۵؛ والأدب المفرد، باب دعوات النبي ﷺ، رقم الحدیث ٦٦٤، ص ۲۲٦؛ وسنن أبي داود، تفریع أبواب الوتر، باب في الاستعاذة، رقم الحدیث ۱۵٤۸، ٤/۲۸٦؛ وجامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب، رقم الحدیث ۳۷۲۲، ۹/۳۲٦ـ۳۲۷؛ وسنن النسائي، کتاب الاستعاذة، الاستعاذة من شر السمع والبصر، ۸/۲۵۹. الفاظِ حدیث الأدب المفرد کے ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] اور شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے [اس کی سند کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الأدب المفرد ص ۱۹۳؛ وھامش المسند ۲٤/۳۰۵).

''اے اللہ! مجھے میرے کان، میری آنکھ، میری زبان اور میرے دل کے شر اور میری منی کے شر سے عافیت عطا فرمائیے۔''

امام وکیع [مَنِيِّي] کی شرح میں فرماتے ہیں:

''يَعْنِي الزِّنَا وَالْفُجُوْرَ .'' [یعنی زنا اور بے حیائی (کے شر) سے۔] ❶

امام ترمذی نے بعض راویانِ حدیث سے اس کی شرح میں روایت کیا ہے:

''يَعْنِي فَرْجَه .'' [یعنی اپنی شرم گاہ (کے شر) سے۔] ❷

علامہ عبدالرحمن مبارک پوری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اور وہ یہ ہے، کہ منی کے شر کا اس پر غلبہ ہو جائے اور وہ زنا یا اس کے مبادیات میں مبتلا ہو جائے۔'' ❸

ترمذی کی روایت میں ہے:

''(حضرت) شکل بن حُمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

''يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ ﷺ ـ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهٖ .''

''یارسول اللہ ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ! مجھے (اللہ تعالیٰ سے) پناہ طلب کرنے والی (دعا) سکھلائیے، کہ میں اس کے ساتھ پناہ طلب کروں۔''

انھوں نے بیان کیا: فَأَخَذَ بِكَفِّي ، فَقَالَ: ''قُلْ ...... الحديث . ❹

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہتھیلی کو پکڑا اور فرمایا: ''تم کہو...... آخر حدیث تک

---

❶ منقول از الأدب المفرد ص ۲۲۶. ❷ جامع الترمذي ۹/ ۳۲۷.

❸ تحفة الأحوذي ۹/ ۳۲۷.

❹ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب، جزء من رقم الحديث ۳۷۲۲، ۹/ ۳۲۶. حافظ منذری نے امام ترمذی کے اس [حدیث کو حسن] قرار دینے کو نقل کیا ہے اور ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي ۹/ ۳۲۷).

اے اللہ کریم ہمیں بھی ان سب چیزوں کے شر اور زنا کے شر سے محفوظ رکھنا۔

إِنَّكَ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ .

-۹-

کسی بھی سابقہ نبی علیہ السلام کی بیوی کا کفر کے باوجود بدکار نہ ہونا

زنا کی شدید سنگینی پر دلالت کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ حضرات انبیائے سابقین علیہم السلام کے بارے میں یہ امکان تھا، کہ ان کی بیویاں کافر ہوں، لیکن یہ ممکن نہیں تھا، کہ ان میں سے کوئی بدکار ہو۔

اس سلسلے میں قدرے تفصیل قرآن کریم کی دو آیات اور ان کے بارے میں مفسرین کے اقوال کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے:

۱: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا﴾ ❶

[اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح۔ علیہ السلام۔ کی بیوی اور لوط۔ علیہ السلام۔ کی بیوی کی مثال بیان کی ہے۔ وہ ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں، تو ان دونوں (عورتوں) نے اُن دونوں (نیک بندوں) کی خیانت کی۔]

۲: ارشادِ ربانی:

﴿اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ ❷

❶ سورة التحريم/ جزء من الآية ١٠.

❷ سورة النور/ الآية ٢٦.

[گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔ وہ (پاک باز لوگ) اُن کی باتوں (یعنی بہتان تراشی) سے بالکل ہی بری کیے ہوئے ہیں۔ اُن ہی کے لیے بڑی بخشش اور بہت باعزت رزق ہے۔]

دونوں آیات کے حوالے سے دو باتیں:

ا: پہلی آیت شریفہ کی تفسیر میں حضراتِ مفسرین نے تحریر کیا ہے، کہ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بیویوں کی [خیانت] سے مراد ان کا [در پردہ کفر] تھا، بدکاری اور برائی نہیں تھی، کیونکہ کسی نبی کی بیوی کے بدکار ہونے کا تصور بھی روا نہیں۔ ان میں سے پانچ کے اقوال حسب ذیل ہیں:

I: علامہ زمخشری لکھتے ہیں:

"وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُرَادَ بِالْخِيَانَةِ الْفُجُوْرُ، لِأَنَّهُ سَمْجٌ فِي الطِّبَاعِ، نَقِيْصَةٌ عِنْدَ كُلِّ أَحَدٍ بِخِلَافِ الْكُفْرِ، فَإِنَّ الْكُفَّارَ لَا يَسْتَسْمِجُوْنَهُ، بَلْ يَسْتَحْسِنُوْنَهُ، وَيُسَمُّوْنَهُ حَقًّا." [1]

"[خیانت] سے [بدکاری] مراد لینا درست نہیں، کیونکہ (انسانی) طبیعتیں اسے قبیح گردانتی ہیں اور وہ ہر ایک کے نزدیک گھٹیا پن ہے [کفر] کا معاملہ اس کے برعکس ہے، کیونکہ کافر لوگ اسے بُرا نہیں سمجھتے، بلکہ وہ تو اسے بنظرِ استحسان دیکھتے اور اسے [حق] کا نام دیتے ہیں۔"

II: علامہ رازی تحریر کرتے ہیں:

"مَا كَانَتْ خِيَانَتُهُمَا؟ نَقُوْلُ: "نِفَاقُهُمَا وَإِخْفَاؤُهُمَا الْكُفْرَ."

---

[1] تفسیر الکشاف ۴/۱۳۱.

وَلَا يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ خِيَانَتُهُمَا بِالْفُجُوْرِ. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: "مَا بَغَتِ امْرَأَةُ نَبِيٍّ قَطُّ." ❶

ان دونوں کی خیانت کیا تھی؟ ہم کہتے ہیں: ''وہ ان دونوں کا نفاق اور کفر کو مخفی رکھنا تھا۔'' ❷

یہ درست نہیں، کہ ان کی خیانت بدکاری کے ساتھ تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''کسی نبی کی بیوی نے کبھی برائی نہیں کی۔''

III: علامہ شوکانی رقم طراز ہیں:

أَيْ فَوَقَعَتْ مِنْهُمَا الْخِيَانَةُ لَهُمَا. قَالَ عِكْرِمَةُ وَالضَّحَّاكُ: "بِالْكُفْرِ." وَقَدْ وَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّهُ مَا زَنَتِ امْرَأَةُ نَبِيٍّ قَطُّ. ❸

یعنی ان دونوں (عورتوں) سے اُن دونوں (نبیوں) کے حق میں خیانت ہوئی۔ عکرمہ اور ضحاک نے بیان کیا: ''(وہ خیانت) کفر کے ساتھ ہوئی۔'' بلاشبہ اس بات پر اجماع ہے، کہ کسی نبی کی بیوی نے کبھی بدکاری نہیں کی۔

IV: شیخ ابوبکر جزائری نے قلم بند کیا ہے:

"قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: "مَا بَغَتِ امْرَأَةُ نَبِيٍّ قَطُّ."

وَهُوَ كَمَا قَالَ، فَوَاللّٰهِ! مَا زَنَتْ امْرَأَةُ نَبِيٍّ قَطُّ لِوَلَايَةِ اللّٰهِ لِأَنْبِيَائِهِ، فَكَيْفَ يُخْزِيهِمْ وَيُذِلُّهُمْ حَاشَاهُ اللّٰهُ أَنْ يُخْزِيَ

---

❶ التفسير الكبير ۳۰/۵۰ باختصار. نیز ملاحظہ ہو: التحرير والتنوير ۲۸/۳۷۵؛ وتفسير القرطبي ۱۸/ ۲۰۱۔ ۲۰۲؛ وروح المعاني ۲۸/۱۶۲؛ وفي ظلال القرآن ۲/۳۶۲۱.

❷ نیز ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي ۲/۵۰۷؛ وتفسير أبي السعود ۸/۲۷۰.

❸ فتح القدير ۵/۳۵۷۔ ۳۵۸ باختصار؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص ۸۷۴۔ ۸۷۵.

أَوْلِيَاءَهُ. "[1]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ''کسی نبی کی بیوی نے کبھی بدکاری نہیں کی۔''

انھوں نے بالکل بجا فرمایا ہے۔ واللہ! کسی نبی کی بیوی نے کبھی زنا نہیں کیا۔ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں، تو یہ کیسے ہوسکتا ہے، کہ وہ انھیں ذلیل و رسوا کریں؟ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو رسوا کرنے سے بلند و بالا ہیں۔''

V: ڈاکٹر محمد لقمان سلفی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''آیت میں [خیانت] سے مراد ان انبیاء۔ علیہم السلام۔ کے دین کو قبول نہ کرنا ہے۔ عزت و ناموس میں خیانت ہرگز مراد نہیں ہے، اس لیے کہ کسی نبی کی بیوی زانیہ نہیں ہوئی، اور یہ ہرگز مناسب نہیں تھا، کہ کسی نبی کی بیوی زانیہ ہوتی۔''[2]

ب: دوسری آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت وطہارت کا اظہار ایک عام قاعدے اور ضابطے کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔ وہ ضابطہ یہ ہے، کہ عموماً پاکیزہ لوگوں کی بیویاں پاکیزہ ہوتی ہیں، تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سے [سب سے زیادہ پاکیزہ] ہیں، تو ان کی اہلیہ محترمہ، حکمِ الٰہی سے، کیونکر غیر پاکیزہ ہوسکتی ہے؟ ذیل میں اس حوالے سے تین مفسرین کے اقوال پیش کیے جارہے ہیں:

I: قاضی بیضاوی لکھتے ہیں:

---

[1] أيسر التفاسير ٥/٣٩١.

[2] تيسير الرحمٰن لبيان القرآن ص ١٦١٤.

﴿الْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ﴾ . أَيْ اَلْخَبَائِثُ يَتَزَوَّجْنَ الْخِبَاثَ وَبِالْعَكْسِ ، وَكَذٰلِكَ أَهْلُ الطِّيْبِ ، فَيَكُوْنُ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى قَوْلِهٖ ﴿أُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ﴾ إِذْ لَوْ صَدَقَ لَمْ تَكُنْ زَوْجَتَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامَ ، وَلَمْ يُقَرَّرْ عَلَيْهَا . "❶

''یعنی گندی عورتیں گندے مردوں سے شادی کرتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں سے، اور اسی طرح پاکیزہ لوگ (پاکیزہ لوگوں ہی سے نکاح کرتے ہیں)، تو یہ (عام ضابطہ گویا کہ) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان [وہ لوگ اس سے بالکل بری ہیں، جو وہ (ان کے بارے میں) کہتے ہیں] کی دلیل ہے، کیونکہ اگر یہ (تہمت) سچی ہوتی، تو وہ (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نہ ہوتی، اور نہ ہی اس (صورتِ حال) کو برقرار رہنے دیا جاتا۔

II: شیخ سعدی نے تحریر کیا ہے:

"فَمُجَرَّدُ كَوْنِهَا زَوْجَةً لِلرَّسُوْلِ ﷺ يُعْلَمُ أَنَّهَا لَا تَكُوْنُ إِلَّا طَيِّبَةً طَاهِرَةً مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ الْقَبِيْحِ . "❷

''ان (یعنی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا) کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہونے ہی سے یہ بات معلوم ہوتی ہے، کہ وہ اس قبیح بات سے مکمل طور پر پاک صاف ہیں۔''

III: مفتی محمد شفیع رقم طراز ہیں:

اس آیت میں عام ضابطہ یہ بتلا دیا گیا، کہ اللہ تعالیٰ نے طبائع میں طبعی طور پر جوڑ رکھا ہے۔ گندی اور بدکار عورتیں بدکار مردوں کی طرف اور گندے بدکار مرد گندی بدکار

---

❶ تفسير البيضاوي ٢/١٢٠.   ❷ تفسير السعدي ص ٥٦٥.

عورتوں کی طرف رغبت کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح پاک صاف عورتوں کی رغبت پاک صاف مردوں کی فطرت ہوتی ہے اور پاک صاف مردوں کی رغبت پاک صاف عورتوں کی طرف ہوا کرتی ہے اور ہر ایک اپنی اپنی رغبت کے مطابق اپنا جوڑ تلاش کرتا ہے اور قدرۃً اُس کو وہی مل جاتا ہے۔

اس عام عادتِ کلیہ اور ضابطہ سے واضح ہوگیا، کہ انبیاء علیہم السلام ، جو دنیا میں پاکی اور صفائی ظاہری و باطنی میں مثالی شخصیت ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ازواج بھی ان کے مناسب عطا فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار ہیں، ان کو ازواج مطہرات بھی اللہ تعالیٰ نے پاکی اور صفائی ظاہری اور اخلاقی برتری میں آپ ہی کی مناسب شان عطا فرمائی ہیں اور صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان سب میں ممتاز ہیں۔

حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بیبیوں کے بارے میں، جو قرآن کریم میں، ان کا کافر ہونا مذکور ہے، تو ان کے متعلق بھی یہ ثابت ہے، کہ وہ کافر ہونے کے باوجود فسق و فجور میں مبتلا نہیں تھیں۔

کسی نبی کی بیوی کافر ہو جائے، اس کا تو امکان ہے، مگر بدکار فاحشہ ہو جائے، یہ ممکن نہیں، کیونکہ بدکاری طبعی طور پر موجبِ نفرتِ عوام ہے۔ کفر طبعی نفرت کا موجب نہیں۔ [1]

گفتگو کا ما حاصل یہ ہے، کہ زنا کی شدید قباحت اور سنگین برائی کو آشکارا کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ انبیائے سابقین علیہم السلام کی ازواج کے متعلق کافر ہونا ممکن تھا، لیکن یہ ممکن نہیں تھا، کہ وہ برائی کرنے والی ہوں۔

---

[1] معارف القرآن ٦/٣٨٣۔ ٣٨٤ باختصار۔

-۱۰-

عباد الرحمٰن ❶ کا زنا سے بچنا

زنا کی سنگینی آشکارا کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے [عباد الرحمٰن] کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا، کہ وہ زنا نہیں کرتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا. يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا﴾ ❷

[اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو یہ کرے گا، وہ سخت گناہ پائے گا۔ اس کے لیے روزِ قیامت عذاب دُگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا۔]

ان آیات کی تفسیر میں سید قطب لکھتے ہیں:

[عباد الرحمٰن] کی امتیازی علامتوں میں سے یہ ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتے، کسی جان کے قتل کرنے اور زنا سے بچتے ہیں۔ یہ (تینوں) بہت دردناک عذاب کا مستحق بنانے والی بڑی بُرائیاں ہیں ....

زنا سے بچنا دو قسم کی زندگیوں کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ ایک پاکیزہ زندگی جس میں انسان کو گندی حیوانی حس سے بلندی کا شعور ہوتا ہے اور دوسری گری پڑی غلیظ زندگی جس میں مرد و زن کا مقصود شہوت کی آگ کی تسکین کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

---

❶ یعنی رحمٰن کے بندے۔

❷ الفرقان / الآیتان ٦٨-٦٩.

چونکہ یہ تینوں صفات اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والے انسان کے شایانِ شان زندگی اور گھٹیا، غلیظ اور حیوانیت کی سطح پر گری ہوئی زندگی کے درمیان حدِ فاصل ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں [عباد الرحمٰن] کے امتیازی اوصاف میں ذکر کیا ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلندترین مخلوق اور معزز ترین لوگ ہیں۔

اس کے بعد (اللہ تعالیٰ نے) شدید وعید فرمائی:

﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾

[اور جو یہ کرے گا، وہ سخت گناہ پائے گا]۔

یعنی عذاب (پائے گا)۔ اس کے بعد [والے آیت کے حصے نے] اس عذاب کی تفسیر بیان کی:

﴿يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا﴾

[اس کے لیے روزِ قیامت عذاب دُگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا]۔

سو وہ دُگنا عذاب ہی نہیں، بلکہ ذلت و رسوائی بھی ہے اور وہ زیادہ شدید اور سخت اذیت ناک ہے۔ [1]

شیخ ابوبکر جزائری ان آیات سے حاصل ہونے والی ہدایت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''شرک، قتل نفس اور زنا کی حرمت اور یقیناً یہ (تینوں) کبیرہ گناہوں کی مائیں ہیں۔ (یعنی کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے ہیں۔)'' [2]

---

[1] ملاحظہ ہو: في ظلال القرآن ٥/٢٥٧٩.

[2] أيسر التفاسير ٣/٢٩٠.

-۱۱-

فلاح یافتہ مومنوں کا [شرم گاہوں کی حفاظت] کرنا

-۱۲-

حفاظت نہ کرنے والے کا [قابلِ ملامت] اور [تجاوزِ حد میں انتہا کو پہنچنے والا] ہونا

ارشادِ تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ. فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ.﴾ [1]

[یقیناً ان ایمان والوں نے فلاح پالی، جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو بے کار باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں اور جو زکاۃ ادا کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے، تو وہ یقیناً لائقِ ملامت نہیں۔ پس جو کوئی اُس کے علاوہ (کوئی اور راستہ) تلاش کریں، تو وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے میں انتہا کو پہنچنے والے ہیں]۔

ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والوں اور حفاظت نہ کرنے والوں، دونوں قسموں کے لوگوں کا انجام بیان فرمایا ہے۔

---

[1] سورة المؤمنون / الآيات ١ ـ ٧.

بات کو خوب اچھی طرح سمجھنے سمجھانے کی غرض سے انھی آیات کے حوالے سے ذیل میں توفیقِ الٰہی سے چھ باتیں درج کی جا رہی ہیں:

۱: شیخ قاسمی لکھتے ہیں:

یہ آیات دلالت کرتی ہے، کہ بندے کی فلاح [شرم گاہ کی حفاظت] پر موقوف ہے۔ بلاشبہ اس کے بغیر اس کی فلاح کی کوئی سبیل نہیں۔

یہ آیت اپنے اندر تین باتیں سموئے ہوئے ہے:

- اپنی شرم گاہ کی حفاظت نہ کرنے والا فلاح سے محروم رہا،
- حدودِ الٰہیہ سے تجاوز کرنے (کے بُرے وصف) کا مستحق قرار پایا
- اور قابلِ ملامت ٹھہرایا گیا۔

شہوت کے پورا نہ کرنے پر مشقت برداشت کرنا، تو ان تین باتوں (کا مستحق ٹھہرائے جانے) سے آسان ہے۔ ❶

۲: علامہ الوسی لکھتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ میں بیان کیا گیا ہے، کہ وہ [پاک دامن ہیں]۔ ان کا سابقہ ذکر کردہ وصف ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ [لغو سے اعراض کرنا] بھی ان کے [پاک دامن] ہونے کا تقاضا کرتا ہے، لیکن [پاک دامنی] کی اہمیت اُجاگر کرنے کی خاطر اسے ذکر کیا گیا ہے۔ ❷

۳: شیخ ابن عاشور ﴿فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ﴾ ❸ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

''اس کا مفہوم اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ ان (بیویوں اور لونڈیوں)

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر القاسمی ۱۲/ ۳۲.

❷ ملاحظہ ہو: روح المعاني ۱۸/ ۶. یعنی یہ [عام] کے بعد [خاص] ذکر کرنے کی قبیل سے ہے۔

❸ ترجمہ: سو بے شک وہ قابل ملامت نہیں۔

کے علاوہ دیگر (خواتین) سے شرم گاہوں کی حفاظت نہ کرنا موجبِ ملامت ہے۔''❶

۴: علامہ زمخشری نے ﴿فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ کی تفسیر میں قلم بند کیا ہے:

"اَلْكَامِلُوْنَ فِي الْعُدْوَانِ الْمُتَنَاهُوْنَ فِيْهِ."❷

''سرکشی میں پورے، اس میں انتہا کو پہنچنے والے۔''

شیخ ابن عاشور نے لکھا ہے:

''﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ میں اسم اشارہ [أُولٰئِكَ] لایا گیا ہے، تاکہ اس قابلِ مذمت وصف کے ساتھ ان کی خوب شناخت ہوجائے اور ان کا [حد سے تجاوز کرنا] ایک مسلّمہ حقیقت کے طور پر [لوگوں میں] مشہور ہوجائے۔ [أُولٰئِكَ] مبتدا اور [اَلْعَادُوْنَ] خبر کے درمیان [هُمْ] ضمیرِ فصل کا لانا حکم کی تقویت کی خاطر ہے، یعنی وہ حدودِ شرعیہ سے تجاوز کرنے میں سرکشی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔''❸

۵: سید قطب تحریر کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾: یہ روح، گھر اور جماعت کی طہارت ہے۔ شرم گاہوں کی حفاظت کے ذریعے سے نفس، کنبے اور معاشرے کو حرام کے ساتھ آلودہ ہونے سے بچانا، دلوں کو حرام کی طرف مائل ہونے سے محفوظ کرنا، جماعت کو بے مہار شہوتوں کے پیچھے چلنے اور گھروں اور انساب کو برباد ہونے سے محفوظ کرنا ہے۔

جس جماعت میں شہوتیں بے مہار ہوجائیں، وہ جماعت تباہی اور بربادی کی زد میں ہے، کیونکہ ایسی جماعت میں گھر کا امن اور کنبے کا تقدس مفقود ہوجاتا ہے۔

---

❶ تفسير التحرير والتنوير ١٨/١٤.

❷ الكشاف ٣/٢٦؛ نیز ملاحظہ ہو: التفسير الكبير ٢٣/٨١؛ وتفسير أبي السعود ٦/١١٤.

❸ ملاحظہ ہو: تفسير التحرير والتنوير ١٨/١٥؛ نیز دیکھیے: روح المعاني ١٨/٧.

جماعت کے بنانے میں گھر پہلی اکائی ہے، کیونکہ وہی تو آشیانہ ہے، جس میں بچے پرورش پاتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ بطور آشیانہ اپنا کردار ادا کرنے کے لیے ضروری ہے، کہ اس میں امن، استقرار اور طہارت ہو، تاکہ والدین ایک دوسرے کے بارے میں مطمئن ہوکر زندگی بسر کرتے ہوئے اس آشیانہ اور اس میں رہنے والے چوزوں (یعنی بچوں) کی دیکھ بھال کریں۔

بے مہار شہوتوں والی جماعت انسانی صفوں میں گندی اور رذیل جماعت ہے۔ انسانی ارتقاء کے لیے حتمی معیار انسانی ارادے کو قابو میں رکھنا اور فطری دوافع (خواہشات) کی ثمر آور، صاف ستھرے اور معروف طریقے سے تنظیم کرنا ہے۔ اس میں ہر بچہ اپنے باپ کو جانتا ہے۔ وہ اُس گرے پڑے حیوان کی مانند نہ ہو، کہ وہاں نر اور مادہ کا اتصال صرف جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے ہوتا ہے اور ان کے ہاں نوزائید کو کچھ خبر نہیں، کہ وہ کیسے آیا اور کہاں سے آیا؟ [1]

۶: سورۃ المؤمنون کی مذکورہ بالا تینوں آیات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ المعارج میں بھی نازل فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ. فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ﴾ [2]

اللہ تعالیٰ کا کسی خوبی کا بطورِ تعریف صرف ایک دفعہ ذکر کرکے اس کی ترغیب دینا، اس کی شان وعظمت جاننے پہچاننے اور اس سے آراستہ اور پیراستہ ہونے کی خاطر سرتوڑ کوشش کرنے پر بندہ مؤمن کو آمادہ کرنے کے لیے بہت کافی ہے۔ اسی

---

[1] ملاحظہ في ظلال القرآن ٤/٢٤٥٥.

[2] سورة المعارج / الآيات ٢٩ـ٣١.

طرح اللہ تعالیٰ کا کسی خصلت کی صرف مرتبہ ایک مذمت کرکے اس سے روکنا، اہلِ ایمان کو اس سے دور کرنے کے لیے بہت کافی ہے، تو جب اللہ تعالیٰ کسی وصف کی خوبی دو بار اور کسی خصلت کی مذمت دو مرتبہ فرمائیں، تو اہلِ ایمان کا ردِّ عمل کیا ہونا چاہیے؟ یہ سوال امت کے ہر ذی شعور کے لیے ہے۔

۔۱۳۔

زبان اور شرم گاہ کی حفاظت پر جنت کی ضمانت

زنا کی شدید قباحت اور سنگین بُرائی کو واضح کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے کے لیے جنت کی ضمانت دی ہے۔ امام بخاری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ." ❶

''جس شخص نے مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دی، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

[زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دینے] سے مقصود ان پر عائد کردہ ذمہ داری پورا کرنا ہے۔ جہاں زبان پر بولنا واجب ہے، وہاں اسے حرکت دے اور لایعنی باتوں سے اسے باز رکھے۔ شرم گاہ کو حلال میں استعمال کرے اور حرام سے روکے۔ ❷

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم الحديث ٦٤٧٤، ١١/٣٠٨.

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري ١١/٣٠٩. علامہ ابن بطال لکھتے ہیں، کہ [زبان کی ضمانت دینے] سے مراد یہ ہے، کہ کوئی ایسی بات نہ بولے، جسے بائیں جانب والا فرشتہ لکھے اور [شرم گاہ کی ضمانت دینے] سے مراد یہ ہے، کہ وہ اسے ناجائز جگہ میں استعمال نہ کرے۔ (ملاحظہ ہو: شرح صحيح البخاري لابن بطال ١٠/١٨٦).

ان دونوں کا حق ادا کرنے والے کا اجر وثواب کس قدر بلند ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اسے جنت کی ضمانت دی ہے!

امام بخاری نے اسی حدیث کو صحیح بخاری میں ایک مقام پر حسبِ ذیل عنوان کے ضمن میں روایت کیا ہے:

[بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ] ❶

[بے حیائی کی باتوں کے چھوڑنے والے کی فضیلت کے متعلق باب]

جب ان دونوں کو غلط استعمال سے بچانے کی قدر و منزلت اس قدر ہے، تو ان کے غلط استعمال کی سنگینی کس قدر ہوگی!

علامہ ابن بطال لکھتے ہیں:

"دلّ الْحَدِيْثُ عَلَى أَنَّ أَعْظَمَ الْبَلَاءِ عَلَى الْمَرْءِ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ وَفَرْجُهُ. فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهُمَا وُقِيَ أَعْظَمَ الشَّرِّ."

"(یہ) حدیث (اس بات پر) دلالت کرتی ہے، کہ بلاشبہ دنیا میں بندے کا سب سے بڑا امتحان اس کی زبان اور اس کی شرم گاہ کی [وجہ سے] ہے۔ جو ان دونوں کے شر سے بچایا گیا، تو وہ سب سے بڑے شر سے بچایا گیا۔" ❷

اللہ کریم اپنی رحمت سے ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو زبان اور شرم گاہ، دونوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ آمین يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

۔۱۴۔

مغفرت اور عظیم اجر پانے والوں کا شرم گاہوں کی حفاظت کرنا

سورۃ الاحزاب میں اللہ کریم نے مغفرت اور عظیم اجر پانے والے خوش نصیب

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الحدود، ۱۲/ ۱۱۲.

❷ فتح الباري ۱۱/ ۳۱۰؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح صحیح البخاري لابن بطال ۱۰/ ۱۸٦.

حضرات وخواتین کے دس اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ انھی میں سے ایک وصف یہ بیان فرمایا، کہ وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَٰتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَٰتِ وَالْقَٰنِتِينَ وَالْقَٰنِتَٰتِ وَالصَّٰدِقِينَ وَالصَّٰدِقَٰتِ وَالصَّٰبِرِينَ وَالصَّٰبِرَٰتِ وَالْخَٰشِعِينَ وَالْخَٰشِعَٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَٰتِ وَالصَّٰٓئِمِينَ وَالصَّٰٓئِمَٰتِ وَالْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَٰفِظَٰتِ وَالذَّٰكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا.﴾ [1]

[بے شک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والی عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور تابع داری کرنے والے مرد اور تابع داری کرنے والی عورتیں، اور سچے مرد اور سچی عورتیں، اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے]۔

﴿وَالْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَٰفِظَٰتِ﴾ کی تفسیر میں شیخ قاسمی نے درج ذیل دو معانی ذکر کیے ہیں:

---

[1] سورة الأحزاب / الآية ٣٥.

ا: وہ حیا کی بنا پر اور حرام شہوت سے بچنے کی غرض سے اپنی شرم گاہوں کو ظاہر نہیں کرتے (بلکہ انھیں چھپا کر رکھتے ہیں)۔

ب: وہ اپنی شرم گاہوں کی (سب) حرام (کاموں) اور زنا سے حفاظت کرتے ہیں۔ ❶

شیخ جزائری آیتِ شریفہ سے حاصل ہونے والی ہدایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

☆ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے آیت میں مذکورہ صفات سے آراستہ ہونے کی صورت میں گناہوں کی معافی اور جنت میں داخلے کی بشارت ہے اور وہ صفات دس ہیں۔

☆ مذکورہ صفات کی فضیلت، کیونکہ وہ گناہ کو معاف کروانے کے بعد دخولِ جنت کا سبب ہیں۔ ❷

-۱۵-

طاقت کے باوجود زنا سے بچنے کا قبولیتِ دعا کا سبب ہونا

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ، فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ:

"إِنَّهُ وَاللّٰهِ! يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ."

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير القاسمي ١٣/ ٢٦٠. عام مفسرین نے صرف دوسرا معنٰی بیان کیا ہے: (ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ١٤/ ١٨٥؛ وتفسير ابن كثير ٣/ ٥٣٧؛ وتفسير أبي السعود ٧/ ١٠٤؛ وتفسير التحرير والتنوير ٢٢/ ٢٣).

❷ ملاحظہ ہو: أيسر التفاسير ٣/ ٥٦٤.

فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ:

''اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلٰى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ. فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ، فَزَرَعْتُهُ.

فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا.

وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: ''اِعْمَدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا.''

فَقَالَ لِي: ''إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ.''

فَقُلْتُ لَهُ: ''اِعْمَدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ.''

فَسَاقَهَا.

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ، فَفَرِّجْ عَنَّا.''

فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ.

فَقَالَ الْآخَرُ: ''اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي. فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ، وَقَدْ رَقَدَا، وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ.

وَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ أَبَوَايَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا، فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا. فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ.

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا.''

فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ.

فَقَالَ الْآخَرُ: ''اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ

دِينَارٍ. فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ. فَأَتَيْتُهَا بِهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا. فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ:

"اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ."

فَقُمْتُ، وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ الدِّيْنَارِ.

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ، فَفَرِّجْ عَنَّا."

فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَخَرَجُوا." ❶

''تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی (کہیں جا رہے تھے)، کہ انھیں بارش نے آ لیا، تو وہ ایک غار میں گھس گئے۔ (جب وہ اندر چلے گئے،) تو غار کا منہ بند ہو گیا، ❷ تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے:

''اے لوگو (یعنی ساتھیو)! اللہ تعالیٰ کی قسم! (اس مصیبت سے تو) صرف سچائی ہی تمھیں نجات دلائے گی۔ سو تم میں سے ہر ایک اس [عمل] کے ساتھ دعا کرے، جس کے متعلق وہ جانتا ہو، کہ وہ اس میں سچا تھا۔'' (یعنی اس نے وہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا تھا)۔

ان میں سے ایک نے کہا:

''اے اللہ! آپ جانتے ہیں، کہ بلاشبہ میرے ہاں ایک مزدور تھا، جس نے ایک فرق (تین صاع) ❸ چاول (کی اجرت) پر میرا کام کیا تھا،

---

❶ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب أحاديث الانبياء، باب حديث الغار، رقم الحديث ٣٤٦٥، ٦/٥٠٥ـ٥٠٦؛ وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، رقم الحديث ١٠٠ـ (٢٧٤٣)، ٤/٢٠٩٩ـ٢١٠٠. الفاظِ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

❷ ایک دوسری روایت میں ہے: ''ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر گرا، جس نے ان پر (غار سے نکلنے کا راستہ) بند کر دیا۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ٦/٥٠٦).

❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري ٦/٥٠٧. اور ایک صاع قریباً اڑھائی کلو کے برابر اور تین صاع کم و بیش ساڑھے سات کلو۔

(لیکن) وہ (غصے میں آ کر) چلا گیا اور اُسے (یعنی اپنی مزدوری) چھوڑ گیا۔ میں نے اس ایک فرق چاول کو لے کر کاشت کر دیا۔ اس سے اتنا کچھ ہو گیا، کہ میں نے اس سے گائیں خرید لیں۔

وہ (بہت عرصہ بعد) اپنی مزدوری طلب کرنے کی خاطر میرے پاس آیا، تو میں نے اس سے کہا:

''ان گائیوں کی طرف جاؤ اور انھیں ہانک کر لے جاؤ۔''

تو اس نے مجھ سے کہا: ''میرا تو آپ کے پاس صرف چاول کا ایک فرق ہے۔''

میں نے اسے کہا:

''ان گائیوں کی طرف جاؤ، بلاشبہ وہ فرق ہی (کی آمدنی) سے ہیں۔''

تو وہ انھیں ہانک کر لے گیا۔

''سو (اے اللہ!) اگر آپ جانتے ہیں، کہ میں نے وہ (عمل) آپ کے ڈر سے کیا تھا، [1] تو ہم سے (غار کا منہ) کھول دیجیے۔''

تو وہ پتھر ان سے (کچھ) ہٹ گیا۔

دوسرے نے کہا:

''اے اللہ! آپ جانتے ہیں، کہ میرے بوڑھے کمزور والدین تھے اور میں ہر رات ان کے لیے اپنی بکریوں کا دودھ لایا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے ان کی خدمت میں پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ سو میں آیا، تو وہ سو چکے تھے اور میری بیوی اور بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے، لیکن میں انھیں والدین سے پہلے نہ پلایا کرتا تھا۔ میں نے انھیں بیدار کرنا ناپسند کیا اور مجھے ان کا

---

[1] ایک دوسری روایت میں ہے: ''آپ کی رضا طلب کرتے ہوئے۔'' اور ایک تیسری روایت میں ہے: ''آپ کے ڈر سے اور آپ کی خوشنودی طلب کرتے ہوئے۔'' ایک چوتھی روایت میں ہے: ''آپ کی رحمت کی امید رکھتے اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔'' (ملاحظہ ہو: فتح الباري: ٦/ ٥٠٨).
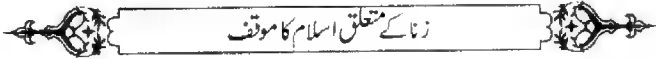
چھوڑنا بھی پسند نہ تھا، کہ وہ اپنے مشروب (کے نہ پینے) کی بنا پر کمزور ہو جائیں۔ میں (وہیں) انتظار کرتا رہا، یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ سو اگر آپ جانتے ہیں، کہ میں نے وہ (عمل) آپ کے ڈر سے کیا تھا، تو ہمارے لیے کھول دیجیے۔''

تو وہ پتھران سے (مزید) ہٹ گیا، یہاں تک کہ انھوں نے آسمان دیکھا۔

تیسرے نے کہا:

''اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں، کہ سب لوگوں میں سے میرے محبوب ترین اشخاص میں سے میری ایک چچا زاد بہن تھی اور بلاشبہ میں نے اُسے اُس کے نفس سے پھسلانا چاہا، تو اُس نے انکار کر دیا، مگر (وہ) اِس شرط پر (آمادہ ہوئی)، کہ میں اُسے سو اشرفی لا کر دوں۔ سو میں نے وہ (یعنی مطلوبہ رقم) حاصل کرنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ میں اُس کے پاس لے آیا اور اُس کے حوالے کر دی۔

اُس نے خود کو میرے سپرد کر دیا۔ جب میں اُس کے دونوں قدموں کے درمیان بیٹھا، تو اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور حق کے بغیر مہر کو نہ توڑو۔''

میں اٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار (بھی اُسی کے پاس) رہنے دیا۔

سو اگر آپ کے علم میں ہے، کہ میں نے یہ عمل آپ کے خوف سے کیا تھا، تو ہماری مشکل آسان فرما دیجیے۔''

اللہ تعالیٰ نے اُن کی مشکل دور کر دی اور وہ (تینوں) باہر نکل آئے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

فَقَالَتْ: ''أُذَكِّرُكَ اللّٰهَ أَنْ تَرْكَبَ مِنِّي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ.''

اس عورت نے کہا: ''میں تجھے اللہ تعالیٰ یاد کروا رہی ہوں، کہ تم مجھ پر سوار ہو کر وہ کام کرو، جسے اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حرام کیا ہے۔''

قَالَ: ''فَقُلْتُ: ''أَنَا أَحَقُّ أَنْ أَخَافَ رَبِّي.'' ❶

اُس نے بیان کیا: ''تو میں نے کہا: ''میں اپنے رب سے ڈرنے کا زیادہ مستحق ہوں۔''

ایک تیسری روایت میں ہے:

''فَلَمَّا كَشَفْتُهَا، اِرْتَعَدَتْ مِنْ تَحْتِي، فَقُلْتُ: ''مَالَكِ؟''

''سو جب میں نے اس کی پردہ دری کی، تو وہ میرے نیچے سے کانپنے لگی، تو میں نے کہا: ''تجھے کیا ہوا ہے؟''

اس نے کہا:

''أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.''

''میں اللہ رب العالمین سے ڈرتی ہوں۔''

تو میں نے کہا:

''خِفْتِيهِ فِي الشِّدَّةِ، وَلَمْ أَخِفْهُ فِي الرَّخَاءِ.''

فَتَرَكْتُهَا.'' ❷

''تم تنگی میں (بھی) ان (یعنی اللہ تعالیٰ) سے ڈری اور میں خوشحالی میں (بھی) ان سے نہیں ڈرا۔''

سو میں نے اسے چھوڑ دیا۔''

ایک چوتھی روایت میں ہے:

''فَلَمَّا جَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ، أُذْكِرَتِ النَّارَ،

---

❶ منقول از: فتح الباري ۶/ ۵۰۹۔ ❷ منقول از: المرجع السابق ۶/ ۵۰۹۔

فَقُمْتُ عَنْهَا۔"

سو جب میں اس کے ہمراہ مرد کے خاتون کے ساتھ بیٹھنے کی کیفیت میں بیٹھا، تو اُس نے (دوزخ کی) آگ کا تذکرہ کیا، تو میں اُس سے اٹھ کھڑا ہوا۔"

امام بخاری نے صحیح البخاری کے ایک مقام پر اس حدیث پر درجِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ] ❷

[والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا کے قبول ہونے کے متعلق باب]

بلاشبہ اس حدیث سے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کہ

[قدرت کے باوجود زنا سے بچنا، مصیبت میں قبولیتِ دعا کے اسباب میں سے ہے۔]

علامہ غزالی اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

"فَهٰذَا فَضْلُ مَنْ تَمَكَّنَ مِنْ قَضَاءِ هٰذِهِ الشَّهْوَةِ، فَعَفَّ۔" ❸

"اس (یعنی جنسی) شہوت پورا کرنے کی قدرت حاصل کرنے کے بعد، پاک دامن رہنے والے کی یہ فضیلت ہے۔"

امام نووی اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَفِيهِ فَضْلُ الْعَفَافِ وَالْانْكِفَافِ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ، لَا سِيَّمَا بَعْدَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا، وَالْهَمِّ بِفِعْلِهَا، وَيَتْرُكُ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَالِصًا۔" ❹

---

❶ منقول از: المرجع السابق ٦/٥٠٩.

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، ١٠/٤٠٤.

❸ إحياء علوم الدين ٣/١٠٦.

❹ شرح النووي ١٧/٥٦. نیز ملاحظہ ہو: فتح الباري ٦/٥١٠.

''اِس (حدیث) میں پاک دامنی اور محرمات پر قدرت حاصل ہونے اور اُن کا ارادہ کرنے کے بعد اُن سے باز رہنے کی فضیلت ہے اور وہ انھیں خالص اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑے۔''

جب پاک دامن رہنے والے کی شان وعظمت یہ ہے، تو اپنے دامن کو داغ دار کرنے والے کی خرابی کس قدر سنگین ہوگی! اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفَافَ لَنَا وَلِأَھْلِنَا وَأَوْلَادِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ أَجْمَعِیْنَ. آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ. [1]

۔۱۶۔

جاہ و جمال والی خاتون کی دعوتِ بُرائی سے بچنے پر سایہ عرش

زنا کی سنگینی کو اُجاگر کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ حسب ونسب اور خوبرو عورت کی دعوتِ بُرائی کے باوجود اس سے دُور رہنے والے کے لیے عرشِ عظیم کا سایہ پانے کی بشارتِ نبوی ﷺ ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''سَبْعَةٌ یُّظِلُّھُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.'' [2]

''سات (اقسام کے لوگوں) کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے تلے اس دن جگہ دیں گے، جب کہ ان کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔''

آنحضرت ﷺ نے پھر انھی سات اقسام کے لوگوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

---

[1] ترجمہ: اے اللہ! ہم اپنے، اہل وعیال اور تمام مسلمانوں کے لیے آپ سے پاک دامنی کا سوال کرتے ہیں۔ آمین یا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

[2] (في ظله): [اپنے سائے تلے]: علامہ قرطبی لکھتے ہیں: ''أَيْ: فِيْ ظِلِّ عَرْشِهِ كَمَا جَاءَ فِيْ الْحَدِیْثِ الْآخَرِ.'' (المفهم ۳/۷۵). [یعنی اپنے عرش کے سائے تلے، جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے۔]؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي ۷/۱۲۱۔۱۲۱؛ وفتح الباري ۲/۱۴۴.
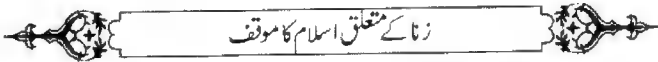
''وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ، فَقَالَ:
''إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ.'' ❶

''اور (وہ) شخص جسے حسب ونسب اور خوب صورت عورت (بے حیائی کی غرض سے) ❷ بلائے۔ تو وہ (جواب میں) کہے:
''بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔''

علامہ قرطبی لکھتے ہیں: خاتون کے دعوت دینے سے مراد یہ ہے، کہ وہ بے حیائی کی غرض سے اپنے آپ کو پیش کرتی ہے۔ بندے کا اس طرح جواب دینا اور بُرائی سے دور رہنا، یہی تو مقامِ یوسفی علیہ السلام ہے۔ ❸

اللہ اکبر! بدکاری سے دور رہنے کا اعزاز واکرام کس قدر ہے!

امام بخاری نے اس حدیث پر حسبِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ] ❹

[بے حیائی کی باتوں کو چھوڑنے والے کی فضیلت کے متعلق باب]

اگر بے حیائی سے دور رہنے والے کی شان وعظمت اس قدر بلند ہے، تو اس کے ارتکاب کی قباحت اور سنگینی کس قدر شدید ہوگی!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہمارے اہل وعیال کو اس سے ہمیشہ محفوظ رکھیں۔ إِنَّهُ سَمِيعٌ مُّجِيبٌ.

---

❶ متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ینتظر الصلاة، وفضل المساجد، جزء من رقم الحدیث ٦٦٠، ٢/١٤٣؛ وصحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل إخفاء الصدقة، جزء من رقم الحدیث ٩١۔ (١٠٣١)، ٢/٧١٥.

❷ ملاحظہ ہو: المفهم ٣/٧٦.

❸ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٣/٧٦.

❹ صحیح البخاري، کتاب الحدود، ١٢/١١٢.

-۱۷-

خاتون پر دفاعِ عزت کی فرضیت

مسلمان خاتون پر اپنی عزت کا دفاع کرنا واجب ہے۔ دفاع کے دوران، اگر بوقتِ ضرورت، لڑائی کرتے ہوئے، حملہ آور اُس کے ہاتھوں مارا بھی جائے، تو اُس کے ذمے نہ گناہ ہے اور نہ ہی قصاص و دیت۔

حضراتِ ائمہ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے عبید بن عمیر سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

''ایک شخص ھذیل (قبیلے) کے لوگوں کا مہمان بنا۔ انھوں نے اپنی ایک باندی ایندھن لانے کی خاطر بھیجی۔ وہ مہمان کو پسند آ گئی، تو وہ اُس کے پیچھے لگ گیا۔

اس نے اس (باندی) کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کیا، لیکن اُس نے انکار کیا۔ وہ کچھ دیر اس کے ساتھ گتھم گتھا ہوتا رہا۔ وہ یک دم اس سے پیچھے ہٹی اور اسے ایک پتھر مار کر اس کا کلیجا چاک کر دیا اور وہ مر گیا۔

وہ اپنے گھر والوں کے ہاں آئی اور انھیں (صورتِ حال) سے آگاہ کیا۔

اُس کے گھر والوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں واقعہ کی اطلاع دی۔

عمر رضی اللہ عنہ نے (بغرض تحقیق ایک شخص کو جائے حادثہ کی طرف) ارسال کیا، تو اس نے (وہاں) ان دونوں کے قدموں کے نشانات پائے۔

اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''قَتِيلُ اللّٰهِ، لَا يُودٰى أَبَدًا.''[1]

---

[1] مصنف عبد الرزاق، كتاب العقول، باب الرجل يجد على امرأته رجلا، رقم الرواية ١٧٩١٩، ٤٣٥/٩؛ ومصنف ابن أبي شيبة، كتاب الديات، الرجل يريد المرأة على نفسها، رقم الرواية ٤٨٤٢، ٩/٣٧١-٣٧٢؛ والسنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الأشربة، باب الرجل يجد مع امرأته الرجل فيقتله، رقم الرواية ١٧٦٤٩، ٨/٨٥٦. شیخ ارناؤوط نے اس کے [راویان کو ثقہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش شرح السنة ١٠/٢٥٢).

''اللہ تعالیٰ کا قتل کیا ہوا ہے، اس کی دیت کبھی بھی ادا نہیں کی جائے گی۔''

اس واقعہ میں یہ بات واضح ہے، کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خاتون کی عزت پر حملہ آور ہونے والے کے اُسی عورت کے ہاتھوں مارے جانے پر اُسے [اللہ تعالیٰ کی جانب سے مارا جانے والا] قرار دے کر اُس کے خون کے رائیگاں جانے کا فیصلہ فرمایا، کہ نہ تو اس کا قصاص ہے اور نہ ہی دیّت۔

امام بغوی نے تحریر کیا ہے:

"لَوْ قَصَدَ رَجُلٌ الْفُجُوْرَ بِامْرَأَةٍ، فَدَفَعَتْهُ عَنْ نَفْسِهَا، فَقَتَلَتْهُ، لَا شَيْءَ عَلَيْهَا." [1]

''اگر کوئی شخص کسی خاتون کے ساتھ بدکاری کا قصد کرے اور وہ اسے اپنے نفس کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دے، تو اس کے ذمے کچھ بھی نہیں۔''

امام رحمہ اللہ نے اپنی اس بات کے لیے مذکورہ بالا فاروقی فیصلے کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ [2]

اسی بارے میں شیخ عبدالقادر عودہ لکھتے ہیں:

''بلاشبہ اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے، کہ یقیناً عزت پر زیادتی کی صورت میں حملہ آور کو دور ہٹانا واجب ہے۔'' [3]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

"فَإِذَا أَرَادَ رَجُلٌ امْرَأَةً عَلٰى نَفْسِهَا، وَلَمْ تَسْتَطِعْ دَفْعَهُ إِلَّا بِالْقَتْلِ، كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ عَلَيْهَا أَنْ تَقْتُلَهُ إِنْ أَمْكَنَهَا ذٰلِكَ." [4]

---

[1] شرح السنة، كتاب قتال أهل البغي، من قصد مال رجل أو حريمه، فدفعه، ۱۰/ ۲۵۲.

[2] ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۰/ ۲۵۲.

[3] التشريع الجنائي الإسلامي ۱/ ۴۷۴. [4] المرجع السابق ۱/ ۴۷۴.

''اگر کوئی مرد کسی خاتون پر دست درازی کا ارادہ کرے اور قتل کیے بغیر خاتون کے لیے اسے دور ہٹانا ممکن نہ ہو، تو اس پر بشرطِ استطاعت اس شخص کو قتل کرنا واجب ہوگا۔''

-۱۸-

مردوں پر ناموسِ خواتین کے تحفظ کی فرضیت

اسلامی شریعت میں مردوں پر فرض ہے، کہ خواتین کی عزت پامال کرنے والے خطرات سے اُن کی حفاظت کریں، خطرہ چاہے خارجی ہو یا خود خواتین ہی کی طرف سے ہو۔ توفیقِ الٰہی سے ذیل میں اس بارے میں چار باتیں پیش کی جارہی ہیں:

۱: اگر کوئی مرد اس فریضہ کے ادا کرتے ہوئے قتل ہوجائے، تو وہ [شہادت] کا عظیم اعزاز پاتا ہے۔ حضرات ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی اور نسائی نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَھْلِهٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ.''[1]

''اور جو شخص اپنے اہل کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہوجائے، سو وہ شہید ہے۔''

ملا علی قاری (وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَھْلِهٖ) کی شرح میں لکھتے ہیں:

''أَيْ عِنْدَ مُحَافَظَةِ مَحَارِمِهٖ.''[2]

[1] المسند، جزء من رقم الحدیث ۱۶۵۲، ۳/۱۹۰؛ وسنن أبي داود، کتاب السنة، باب في قتال اللصوص، جزء من رقم الحدیث ۴۷۵۷، ۱۳/۸۵؛ وجامع الترمذي، أبواب الدیات، باب ما جاء من قتل دون ماله فھو شھید، ۲/۳۱۶ (ط: دارالکتاب العربي)؛ وسنن النسائي، کتاب تحریم الدم، من قاتل دون أھله، ۷/۱۱۶. الفاظ حدیث المسند، ترمذی اور نسائی کے ہیں۔ امام ترمذی نے اسے [حسن صحیح]، شیخ البانی نے [صحیح] اور شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے المسند کی [سند کو قوی] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ۲/۳۱۶ ۲/۳۱۶؛ وصحیح سنن أبي داود ۳/۹۰۶؛ وصحیح سنن النسائي ۳/۸۵۸؛ وھامش المسند ۳/۱۹۰).

[2] مرقاة المفاتیح ۷/۸۹.

''یعنی اپنے محارم کی حفاظت کرتے ہوئے۔''

علامہ عظیم آبادی اس کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

"فِي الدَّفْعِ عَنْ بُضْعِ حَلِيْلَتِهٖ أَوْ قَرِيْبَتِهٖ." ❶

''یعنی اپنی بیوی یا قرابت دار خاتون کی شرم گاہ کی حفاظت کرتے ہوئے۔''

ب: اس دفاع میں اگر لڑائی کی ضرورت پیش آئے اور حملہ آور مارا جائے، تو عام اہل علم کے نزدیک دفاع کرنے والے پر نہ گناہ ہوگا اور نہ ہی قصاص و دیت۔

امام بغوی لکھتے ہیں:

"ذَهَبَ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُرِيْدَ مَالُهُ أَوْ دَمُهُ أَوْ أَهْلُهُ، فَلَهُ دَفْعُ الْقَاصِدِ، وَمُقَاتَلَتُهُ. وَيَنْبَغِي أَنْ يَدْفَعَ بِالْأَحْسَنِ فَالْأَحْسَنِ، فَإِنْ لَمْ يَمْتَنِعْ إِلَّا بِالْمُقَاتَلَةِ، فَقَاتَلَهُ، فَأَتَى الْقَتْلُ عَلَى نَفْسِهٖ، فَدَمُهُ هَدَرٌ، وَلَا شَيْءَ عَلَى الدَّافِعِ." ❷

''عام اہل علم کی رائے ہے، کہ اگر آدمی کے مال یا اس کے خون یا اس کے اہل کا قصد کیا جائے، تو اسے قصد کرنے والے کے مقابلے میں دفاع کرنے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنے کا حق ہے اور چاہیے، کہ اسے اچھے سے اچھے طریقے سے روکے۔ اگر لڑائی کے بغیر باز نہ آئے اور وہ اس سے لڑائی کرے اور دورانِ لڑائی اگر وہ (یعنی حملہ آور) مارا جائے، تو اس کا خون رائیگاں جائے گا، دفاع کرنے والے کے ذمے کوئی چیز نہ ہوگی۔''

ج: مذکورہ بالا صورت صرف اپنی بیوی اور قرابت دار خواتین کی عزتوں کی

❶ عون المعبود ۱۳/۸۵۔ نیز ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي ۲/۳۱۶۔ (ط. دارالکتاب).

❷ شرح السنة ۱۰/۲۴۹۔ نیز ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتیح ۶/۶۹۔

حفاظت کے وقت نہیں، بلکہ مردوں پر سب خواتین کی عزتوں کی حفاظت کے لیے یہی شرعی ضابطہ ہے۔ مشہور مصری عالم شیخ عبدالقادر عودہ لکھتے ہیں:

"وَقَدِ اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ دَفْعَ الصَّائِلِ وَاجِبٌ عَلَى الْمُدَافِعِ فِي حَالَةِ الْاِعْتِدَاءِ عَلَى الْعِرْضِ." ❶

"یقیناً اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے، کہ بلاشک (اپنی) عزت پر زیادتی کی صورت میں حملہ آور کو دور ہٹانا واجب ہے۔"

شیخ رحمہ اللہ ہی نے مزید تحریر کیا ہے:

"وَكَذٰلِكَ شَأْنُ الرَّجُلِ يَرَى غَيْرَهُ يَزْنِي بِامْرَأَةٍ أَوْ يُحَاوِلُ الزِّنَا بِهَا، وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْفَعَهُ عَنْهَا إِلَّا بِالْقَتْلِ، فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقْتُلَهُ إِنْ أَمْكَنَهُ ذٰلِكَ." ❷

"اور یہی بات (ہر) آدمی کے لیے ہے، کہ وہ کسی دوسرے شخص کو کسی بھی خاتون کے ساتھ زنا کرتے یا اس کے ساتھ زنا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھے اور اس کے لیے قتل کیے بغیر اُسے روکنا ممکن نہ ہو، تو اس پر بحالتِ قدرت اُسے قتل کرنا واجب ہے۔"

د: اسلامی شریعت کی نظر میں اپنے گھر میں بُرائی دیکھ کر خاموش رہنے والا [دیوث] قرار پاتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کے بُرے انجام کی خبر دی ہے۔ امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْعَاقُّ

❶ التشريع الجنائي الإسلامي ١/٤٧٤.
❷ المرجع السابق ١/٤٧٤.

لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ." ❶

''تین (اقسام کے لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف روزِ قیامت نہیں دیکھیں گے:

اپنے والدین کا نافرمان، مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورت اور دیوث۔''

امام ابواسحاق الحربی [دَيُّوثٌ] کے بارے میں لکھتے ہیں:

هُوَ نَعْتٌ قَبِيحٌ فِي الرَّجُلِ." ❷

''وہ آدمی کے بارے میں قبیح وصف ہے۔''

حافظ ابن جوزی نے تحریر کیا ہے:

"وَهُوَ الَّذِيْ لَا يَغَارُ عَلٰى أَهْلِهِ." ❸

''وہ شخص جسے اپنے گھر والوں کے بارے میں غیرت نہ ہو۔''

جب اپنے گھر والوں کی خباثت پر خاموش رہنے والے کا انجام اس قدر برا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ اتنا زیادہ شدید ہوگا، تو خود اس برائی کے کرنے والے کا معاملہ کیسے ہوگا!

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَشْقِيَاءِ. آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. ❹

---

❶ المسند، جزء من رقم الحديث ٦١٨٠، ٩/٣٤ـ٣٥۔ شیخ احمد شاکر نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٩/٣٤).

❷ غريب الحديث، باب "دث"، الجزء الثالث، المجلدة الخامسة، ص ١٠٨٨.

❸ غريب الحديث، باب الدال مع الياء، ١/٣٥٥؛ نیز ملاحظہ ہو: الفائق في غريب الحديث، الشين مع الراء، ٢/٢٤٠؛ والنهاية في غريب الحديث والأثر، باب الدال مع الياء، مادة "ديث"، ٢/١٤٧؛ وحاشية السيوطي على سنن النسائي ٥/٨٠ـ٨١؛ وحاشية السندي على سنن النسائي ٥/٨٠.

❹ اے اللہ کریم! ہمیں ایسے بدنصیب لوگوں میں شامل نہ فرمانا۔ آمین یا رب العالمین۔

-۱۹-

زنا کے بدکار لوگوں پر اثرات

زنا کے بدکار لوگوں پر انتہائی سنگین اثرات ہوتے ہیں۔ انھی میں سے دو ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: بوقتِ زنا ایمان کا کھینچ لیا جانا:

I: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔'' [1]

''جب بندہ زنا کرتا ہے، تو وہ مومن نہیں ہوتا۔''

صحیح ابن حبان میں ہے:

میں [2] نے زہری سے پوچھا: ''مَا هٰذَا؟''

''یہ کیا ہے؟'' (یعنی یہ کیسے ہے؟)

انھوں نے فرمایا:

''عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْبَلَاغُ، وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ۔'' [3]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ پہنچانا ہے اور ہماری ذمہ داری تسلیم کرنا ہے۔''

امام ابن حبان نے ایک دوسرے مقام پر اسی معنٰی کی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

---

[1] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب إثم الزناة، جزء من رقم الحديث ٦٨٠٩، ١٢/ ١١٤؛ وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب نقصان الإيمان بالمعاصي، جزء من رقم الحديث ١٠ـ (٥٧)، ١/ ٧٦.

[2] غالباً پوچھنے والے، امام زہری سے روایت کرنے والے، امام اوزاعی ہیں۔ واللہ تعالیٰ أعلم۔

[3] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الإيمان، باب فرض الإيمان، جزء من رقم الرواية ١٨٦، ١/ ٤١٤.

حوالے سے روایت کی ہے [1] اور اس پر حسب ذیل عنوان قلم بند کیا ہے:

[ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيْمَانِ عَنِ الزَّانِيْ] [2]

[زانی سے ایمان کی نفی کا ذکر]

II: امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) وہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ زَنیٰ أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ.'' [3]

''جو شخص زنا کرے یا شراب پیے، تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان اس طرح کھینچ لیتے ہیں، جیسے انسان اپنے سر سے قمیص اتارتا ہے۔''

امام حاکم نے یہ حدیث درج ذیل عنوان کے تحت روایت کی ہے:

[إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ] [4]

[جب بندہ زنا کرتا ہے، تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے]

ب: دعا کا قبول نہ ہونا:

امام طبرانی نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ملاحظہ ہو: الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحدود، باب الزني وحده، رقم الحديث ٤٤١٢، ١٠/ ٢٦٠. شیخ ارناؤوط نے اسے [بخاری کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ١٠/ ٢٦٠).

[2] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ١٠/ ٢٦٠.

[3] المستدرك على الصحيحين، كتاب الإيمان، ١/ ٢٢. امام حاکم نے اسے [امام مسلم کی شرط پر صحیح] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١/ ٢٢؛ والتلخيص ١/ ٢٢).

[4] المستدرك على الصحيحين ١/ ٢٢.

''تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَآءِ نِصْفَ اللَّيْلِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ:

''هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ؟

هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى؟

هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ؟''

فَلَا يَبْقٰى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا زَانِيَةً تَسْعٰى بِفَرْجِهَا أَوْ عُشَّارًا.''[1]

''نصف شب کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک منادی اعلان کرتا ہے:

''کوئی دعا کرنے والا ہے، کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟

کوئی سوال کرنے والا ہے، کہ اسے دیا جائے؟

کوئی مبتلائے مصیبت ہے، کہ اُسے (یعنی مصیبت کو) اُس سے دور کیا جائے؟''

(اس وقت) اللہ عزوجل ہر مسلمان کی طلب کردہ ہر دعا کو قبول کر لیتے ہیں، سوائے زانیہ کے، جو کہ اپنی شرم گاہ کے ساتھ پیشہ کرتی ہے یا لوگوں سے ازراہِ ظلم ٹیکس لینے والے کے۔''

۔۲۰۔

زنا کی دنیوی سزائیں

جرم زنا کی شدید قباحت اور سخت سنگینی کو واضح کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ یہ

---

[1] منقول از مجمع الزوائد، کتاب التوبة، باب أوقات الاستغفار، ۲۰۹/۱۰. حافظ ہیثمیؒ لکھتے ہیں، کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے روایت کرنے والے [صحیح کے راویان] ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲۰۹/۱۰؛ وصحیح الترغیب والترهیب ۶۱۰/۲).

متعدد جسمانی اور معنوی سزاؤں کا موجب ہے۔ مزید برآں اس کی وجہ سے آنے والی سزائیں زانیوں تک ہی محدود نہیں رہتی، بلکہ دوسروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

اس بارے میں قدرے تفصیلی گفتگو ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: اجتماعی سزائیں:

جب کسی قوم میں زنا عام ہو جائے، تو ان پر عذابِ الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اس بارے میں ذیل میں چھ روایات ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ فَقَدْ أَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ." [1]

"جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو جائے، تو یقیناً انھوں (یعنی بستی والوں) نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے لیے پیش کر دیا۔"

امام ابن حبان نے اسی معنیٰ کی حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ [2] کے حوالے سے روایت کی ہے اور اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:۔

[ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْقَوْمِ عِقَابَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ ظُهُوْرِ الزِّنٰى وَالرِّبَا فِيْهِمْ] [3]

---

[1] المستدرك علی الصحیحین، كتاب البیوع، ۲/ ۳۷۔ امام حاکم نے اسے [صحیح الاسناد] اور حافظ ذہبی اور شیخ البانی نے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲/ ۳۷؛ والتلخیص ۲/ ۳۷؛ وصحیح الجامع الصغیر ۱/ ۱۷۸)۔

[2] ملاحظہ ہو: الإحسان في تقریب صحیح ابن حبان، كتاب الحدود، باب الزّنٰی وحده، رقم الحدیث ۴۴۱۰، ۱۰/ ۲۵۸۔ شیخ ارناؤوط نے اسے [حسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ہامش الإحسان ۱/ ۲۵۸)۔

[3] الإحسان في تقریب صحیح ابن حبان ۱۰/ ۲۵۸۔

[لوگوں میں زنا اور سود کے عام ہونے پر ان (لوگوں) کا اللہ جل وعلا کی سزا کا مستحق ٹھہرنا]

حدیث میں بیان کردہ اس سنگین وعید کا سبب بیان کرتے ہوئے علامہ مناوی لکھتے ہیں:

"کیونکہ وہ ایسا کام کرنے کا سبب بنے، جس کے ذریعہ انساب کی حفاظت اور پانیوں کے خلط ملط کو روکنے کے متعلق حکمتِ الٰہیہ کی مخالفت ہوئی۔" ❶

۲: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ انھوں نے بیان کیا): میں نے عرض کیا:

"أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟"

"کیا نیک لوگوں کے اپنے درمیان ہوتے ہوئے بھی، ہم ہلاک ہو جائیں گے؟"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ." ❷

"ہاں جب بدکاری زیادہ ہو جائے گی۔"

کتاب [المفہم] کے محققین نے حدیث کے اس حصے پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[هَلَاكُ الصَّالِحِيْنَ وَالطَّالِحِيْنَ فِيْ حَالِ انْتِشَارِ الزِّنٰى] ❸

[زنا کے عام ہونے کی حالت میں نیک اور بد (سب) لوگوں کا ہلاک ہونا]

---

❶ فيض القدير ١/٤٠١.

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الفتن، باب يأجوج ومأجوج، جزء من رقم الحديث ٧١٣٥، ١٣/١٠٦؛ وصحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب اقتراب الفتن، جزء من رقم الحديث ١ ـ (٢٨٨٠)، ٤/٢٢٠٧.

❸ هامش المفهم ٧/٢٠٨.

۳: امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ:

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتّٰى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا.... الحديث۔ [1]

اے گروہ مہاجرین! جب تم پانچ باتوں میں مبتلا کیے جاؤ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں، کہ تم انھیں پاؤ:

کسی قوم میں کبھی بھی زنا عام نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہ اسے علانیہ کریں، مگر ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جو کہ ان کے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں...... الحدیث۔

افسوس کہ انسانی معاشروں کی ایک بڑی تعداد میں بدکاری کا چلن ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایسے جنسی اور دیگر امراض کا طوفان آیا، کہ اس سے پہلے ان کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ کاش لوگ انسانیت کے عظیم ترین محسن رحمۃ للعالمین ﷺ کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی تنبیہ پر توجہ کرتے۔ [2]

---

[1] سنن ابن ماجه، أبواب الفتن، باب العقوبات، جزء من رقم الحديث ٤٠٦٨، ٢/٣٨٥؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الفتن والملاحم، ٤/٥٤٠۔ الفاظ حدیث سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کی [سند کو صحیح]، حافظ ذہبی اور شیخ ارناؤوط نے اسے [صحیح] اور شیخ البانی نے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك ٤/٥٤١؛ والتلخيص ٤/٥٤١؛ وهامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ١٠/٢٥٩؛ وصحيح سنن ابن ماجه ٢/٣٧٠).

[2] جنسی امراض کے انتشار کے متعلق قدرے تفصیل اس کتاب کے صفحات ۲۲۱۔۲۲۴ میں ملاحظہ فرمائیے۔

۴: امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وَلَا ظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ.''❶

[کسی قوم میں کبھی بھی زنا عام نہیں ہوتا، مگر اللہ تعالیٰ ان پر موت مسلط فرما دیتے ہیں]۔

جب کسی قوم کی سیاہ کاریوں کے سبب جبار وقہار اللہ ان پر موت مسلط فرما دیں، تو پھر وہ کیونکر اس سے بچ سکتے ہیں؟ کیا آنے والا ہر روز چیخ چیخ کر انسانوں کی توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول نہیں کروا رہا؟

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ.﴾❷

۵: امام مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، کہ بے شک انھوں نے فرمایا:

''وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ.''❸

❶ المستدرك على الصحيحين، كتاب الجهاد، ۱۲۶/۲؛ والسنن الكبرى، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الخروج من المظالم......، جزء من رقم الحديث ۶۳۹۸، ۴۸۳/۳. امام حاکم نے اسے [مسلم کی شرط پر صحیح] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك ۱۲۶/۲؛ والتلخيص ۱۲۶/۲)۔ نیز دیکھئے: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ۱۰۷، المجلد الأول.

❷ سورة ق/ رقم الآية ۳۷. [ترجمہ: یقیناً اس میں اس شخص کے لیے ضرور نصیحت ہے، جس کا کوئی دل ہو یا وہ (دل سے) حاضر ہو کر کان لگا کرے۔]

❸ الموطأ، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الغلول، جزء من رقم الرواية ۲۶، ۴۶۰/۲. نیز ملاحظہ ہو: السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الاستسقاء، باب الخروج من المظالم......، رقم الحديث ۶۳۹۸، ۴۸۳/۳.

[اور کسی قوم میں کبھی بھی زنا عام نہیں ہوتا، مگر ان میں موت (کا واقع ہونا) کثرت سے ہو جاتا ہے۔]

یہ قول اگرچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے، لیکن یہ مرفوع حدیث (یعنی آنحضرت ﷺ کے فرمان) کے حکم میں ہے، کیونکہ حضراتِ صحابہ اپنی رائے سے ایسی بات نہیں کیا کرتے تھے۔ ❶

زنا کی کثرت کے سبب آنے والی عام تباہی اور بربادی کے متعلق امام ابن قیم لکھتے ہیں:

''زنا عام موت اور مسلسل آنے والی طاعون (کی بیماری) کا سبب ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں طوائفیں داخل ہو گئیں اور ان میں بدکاری عام ہو گئی، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون کا مرض مسلط کر دیا، جس کی وجہ سے ایک ہی دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔'' ❷

۶: امام احمد نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ (محترمہ) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَفْشُ فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَيُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَذَابٍ.'' ❸

''میری اُمت اس وقت تک خیر (وبھلائی) کے ساتھ رہے گی، جب تک

---

❶ ملاحظہ ہو: المرجع السابق. علاوہ ازیں شیخ محمد فؤاد عبدالباقی نے یہی بات علامہ ابن عبدالبر سے نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: تعلیق علی الموطأ ۲/ ۸۶۰).

❷ الطرق الحکمیة في السیاسة الشرعیة ص ۲۸۱.

❸ المسند ۶/ ۳۳۶. (ط: المکتب الإسلامي). اسے امام ابویعلی اور امام طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور حافظ ہیثمی کی رائے میں یہ حدیث [صحیح یا] حسن [ہے]۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۶/ ۲۵۷).

ان میں اولادِ زنا کی کثرت نہ ہوگی۔ جب ان میں اولادِ زنا کی کثرت ہو جائے گی، تو پھر قریب ہے، کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیں۔''

ان روایات سے معلوم ہونے والی پانچ باتیں:

۱: کسی بستی میں زنا اور سود کے عام ہونے پر، اس بستی کے لوگ عذابِ الٰہی کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

۲: زنا کے عام ہونے پر نیک اور بد، سب لوگ ہلاک کیے جاتے ہیں۔

۳: جہاں علانیہ طور پر زنا کے جرم کا ارتکاب ہو، وہاں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جو کہ ان کے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔

۴: کسی قوم میں زنا کا عام ہونا، ان پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے موت مسلّط کرنے کا سبب بنتا ہے اور ان میں اموات کثرت سے ہوتی ہیں۔

۵: کسی قوم میں اولادِ زنا کی کثرت اسے خیر سے محروم کر دیتی ہے اور اس کے عذابِ الٰہی کی گرفت میں آنے کے امکان کو بڑھا دیتی ہے۔

ب: انفرادی سزائیں:

زنا کرنے والے لوگوں کے لیے مقرر کردہ انفرادی سزائیں دو قسموں کی ہیں:

I: جسمانی سزائیں

II: معنوی سزائیں

ذیل میں ان دونوں قسم کی سزاؤں کے متعلق قدرے تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

پہلی قسم: جسمانی سزائیں:

اوّل: شادی شدہ بدکار کے لیے رجم:

اس بارے میں ذیل میں چھ روایات ملاحظہ فرمایئے:

۱: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ.'' ❶

[اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے اور یقینی طور پر میرے اللہ تعالیٰ کا رسول ہونے کی گواہی دینے والے مسلمان شخص کا خون تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ حلال نہیں: جان کے بدلے میں جان، اور شادی شدہ زنا کرنے والا اور اپنا دین ترک کرنے اور جماعت چھوڑنے والا۔]

۲: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) وہ بیان کرتے ہیں:

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ.

فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا.

فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ، أَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ: ''مَا نَجِدُ

---

❶ متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب الدیات، باب قول اللّٰه تعالی: ﴿إِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ... الآیة﴾، رقم الحدیث ۶۸۷۸، ۲۰۱/۱۲؛ وصحیح مسلم، کتاب القسامة، باب ما یباح به دم مسلم، رقم الحدیث ۲۵۔ (۱۶۷۶)، ۱۳۰۲/۳۔۱۳۰۳۔ الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ .‘‘
فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ . وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ ، مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ .‘‘❶

’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے یقیناً محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی۔ آنحضرت ﷺ پر جو کچھ نازل کیا گیا، اسی میں سے رجم کی آیت بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا، اسے یاد کیا اور خوب اچھی طرح سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آنحضرت ﷺ کے بعد ہم نے رجم کیا۔ مجھے اندیشہ ہے، کہ اگر لوگوں پر طویل زمانہ گزرا، تو کوئی کہنے والا کہے گا: ’’ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم نہیں پاتے۔‘‘
تو وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضہ کو ترک کرکے گمراہ ہو جائیں گے۔ شادی شدہ مردوں اور عورتوں میں سے زنا کرنے والے پر، جب گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو یا اعتراف تو رجم لازم ہے۔‘‘

۳: امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

’’اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ .‘‘❷

[بچہ بستر (والے) کے لیے ہے❸ اور بدکار کے لیے پتھر ہے۔]

---

❶ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الحدود، جزء من رقم الحديث ٦٨٣٠، ١٢/١٤٤؛ وصحيح مسلم، كتاب الحدود، رقم الحديث ١٥ـ (١٦٩١)، ٣/١٣١٦. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الحدود، رقم الحديث ٦٨١٨، ١٢/١٢٧.

❸ یعنی جس کے بستر پر بچہ جنم لے، وہ اسی کا ہے۔

۴: امام مسلم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ." ❶

[مجھ سے لے لیجیے، مجھ سے لے لیجیے، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سبیل نکال دی ہے: غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ (بدکاری کرے) تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی اور شادی شدہ، شادی شدہ کے ساتھ (بدکاری کرے)، تو سو کوڑے اور رجم ہے۔]

۵: امام بخاری نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ:

"أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنٰى.

فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ،

فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَ، وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ." ❷

''بلاشبہ اسلم (قبیلے) کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا، کہ اس نے زنا کیا ہے۔

اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اُسے سنگسار کردیا گیا۔ وہ شخص شادی شدہ تھا۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حدّ الزّنٰی، رقم الحدیث ۱۲۔ (۱۶۹۰)، ۱۳۱۶/۳۔

❷ صحیح البخاري، کتاب الحدود، رقم الحدیث ۶۸۱۴، ۱۱۶/۱۲۔

۶: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ:

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائی گئی اور ان دونوں نے زنا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے ہاں تشریف لے گئے، اور دریافت فرمایا:

''مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰی مَنْ زَنٰی؟''

''تم تورات میں زنا کرنے والے کی کیا سزا پاتے ہو؟''

انھوں نے کہا:

''نُسَوِّدُ وُجُوْهَهُمَا، وَنُحَمِّلُهُمَا، وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوْهِهِمَا، وَيُطَافُ بِهِمَا.''

[ہم ان دونوں کے چہرے سیاہ کر کے، مخالف سمتوں میں ان کے چہرے کر کے سواری پر بٹھا کر (گلی محلوں) میں گھماتے ہیں۔]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ.''

[تورات لاؤ، اگر تم سچے ہو۔]

سو وہ اُسے (یعنی تورات) لائے اور اُسے پڑھا، یہاں تک کہ وہ رجم والی آیت کے پاس پہنچے۔ جو نوجوان پڑھ رہا تھا، اُس نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور پیچھے پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

''مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ.''

[اسے حکم دیجیے، کہ وہ اپنا ہاتھ اٹھائے۔]
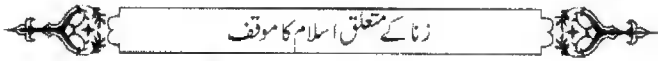
اُس نے اسے اٹھایا، تو اس کے نیچے رجم والی آیت تھی۔

"فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَرُجِمَا ." [1]

''سو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا اور ان دونوں کو رجم کیا گیا۔''

ان روایات کے حوالے سے گیارہ باتیں:

۱: شادی شدہ بدکار لوگ زنا کے سبب اپنے زندہ رہنے کا حق کھو دیتے ہیں۔

۲: شادی شدہ بدکار لوگوں کے لیے [رجم] کی سزا قرآن کریم میں نازل ہوئی تھی، مگر اس کی تلاوت بعد میں منسوخ ہوگئی، البتہ اس کا حکم باقی رہا۔ مذکورہ بالا روایات میں سے نمبر۲ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ اس حقیقت کو خوب واضح کرتا ہے۔ علامہ قرطبی اس خطبہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

یہ اس بات کی نص ہے، کہ یہ [یعنی آیتِ رجم] قرآن کریم کا حصہ تھی، جس کی تلاوت کی جاتی تھی اور بعد میں اسے منسوخ کیا گیا، لیکن اس کا حکم [یعنی رجم] جاری و ساری رہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم کے رُوبرو معدنِ وحی [یعنی مدینہ طیبہ] میں فرمائی۔ مسلمانوں کے درمیان یہ خطبہ مشہور ہوا، ساروں نے اسے نقل کیا۔ صحابہ کرام اور ان کے بعد کے دیگر لوگوں نے، نہ تو ان کی زندگی میں اور نہ ہی اس کے بعد، اس پر کوئی اعتراض کیا۔ اس طرح یہ [تلاوت کے منسوخ ہونے اور حکم کے باقی رہنے] کی نسخ کی قسم پر اجماع ہے۔ اس بارے میں بعد کے زمانے کے کم علم لوگوں کا اختلاف قابلِ التفات نہیں۔ [2]

---

[1] متفق علیہ: صحیح البخاري، کتاب الحدود، رقم الحدیث ۶۸۱۹، ۱۲/۱۲۸؛ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، جزء من رقم الحدیث ۲۶۔ (۱۶۹۹)، ۳/۱۳۲۶. الفاظِ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

[2] المفهم ۵/۸۵ باختصار.

اسی بات کی تائید حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اُس قول سے ہوتی ہے، جسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا:

"كَانَتْ سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ تُوَازِي سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَكَانَ فِيهَا:

"اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ." ❶

"سورۃ الاحزاب سورۃ البقرہ کے مساوی تھی۔ اس میں تھا:

[ترجمہ: شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں، تو یقیناً ان دونوں کو سنگسار کردو۔]

۳: آنحضرت ﷺ نے متعدد احادیث میں شادی شدہ بدکاری کرنے والے لوگوں کی سزا [رجم] بیان فرمائی۔ مذکورہ بالا روایات میں سے نمبر ۳ اور نمبر ۴ ایسی ہی احادیث میں سے ہیں۔ امام بخاری نے حدیث نمبر ۳ درجِ ذیل عنوان والے باب میں روایت کی ہے:

[بَابٌ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ]

[زنا کرنے والے کے لیے پتھروں کی سزا ہونے کے متعلق باب]

۴: آنحضرت ﷺ نے اسلم قبیلے کے شادی شدہ زنا کرنے والے شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا، جیسا کہ حدیث نمبر ۵ میں اس کا بیان ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے جہینہ قبیلہ کی ایک عورت اور اپنے خاوند کے ہاں مزدوری کرنے والے شخص کے ساتھ بدکاری کرنے والی عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ ❷

---

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحدود، باب الزنى وحده، رقم الرواية ٤٤٢٨، ١٠/٢٧٣. شیخ ارناؤوط اس کے بارے میں لکھتے ہیں: "عاصم بن ابی النجود سچا ہے، (البتہ اس کے [کچھ] اوہام ہیں۔ اس کی حدیث صحیحین میں مقرون [یعنی دیگر راویان کے ساتھ] ہے اور سند کے باقی راویان صحیح کی شرط پر [ثقہ] ہیں۔ (هامش الإحسان ١٠/٢٧٣). نیز ملاحظہ ہو: تقريب التهذيب ص ٢٨٥.

❷ ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، رقم الحديث ٢٤ـ (١٦٩٦)، و ٢٥ـ (١٦٩٧ـ ١٦٩٨)، ٣/١٣٢٤ـ ١٣٢٥.

۵: آنحضرت ﷺ کے فرمان: [غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ شخص کے ساتھ (بدکاری) کرے، تو سو کوڑے اور شادی شدہ، شادی شدہ کے ساتھ (بدفعلی) کرے، تو سزا رجم ہے] میں بات کو بطورِ شرط بیان نہیں کیا گیا۔ غیر شادی شدہ زنا کرنے والے کی سزا، خواہ وہ غیر شادی شدہ سے برائی کرے یا شادی شدہ سے، ہر دو صورت میں [سو کوڑے] ہے۔ اسی طرح شادی شدہ برائی کرنے والے کی سزا، ہر دو صورت میں [رجم] ہے۔ حدیث شریف میں:

[غیر شادی شدہ] کا [غیر شادی شدہ] کے ساتھ اور [شادی شدہ] کا [شادی شدہ] کے ساتھ ذکر:

غالبًا ہونے والے واقعات کے اعتبار سے ہے۔ [1]

۶: مذکورہ بالا روایات میں سے نمبر ۴ [حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث] سے معلوم ہوتا ہے، کہ شادی شدہ بدکار لوگوں کے لیے [کوڑے اور رجم] دو سزائیں ہیں۔

اس بارے میں علمائے امت کی آراء میں سے دو درجِ ذیل ہیں:

ا: دونوں سزاؤں کو جمع کیا جائے۔ یہ رائے حضراتِ صحابہ میں سے علی، ابی بن کعب، ابن مسعود، ابن عباس، ابوذر اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے۔ [2] حضراتِ ائمہ حسن بصری، اسحاق بن راہویہ، داود اور اہل ظاہر کی بھی یہی رائے ہے۔ [3] ایک روایت کے مطابق امام احمد کا بھی یہی موقف ہے۔ [4] امام شافعی کے بعض اصحاب بھی اسی کے قائل ہیں۔ [5]

---

[1] ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۱/۱۹۰.

[2] ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ۴/۵۸۶-۵۸۷؛ والمغني ۱۲/۳۱۳؛ وفتح الباري ۱۲/۱۱۹.

[3] ملاحظہ ہو: المفہم ۵/۸۴.

[4] ملاحظہ ہو: المغني ۱۲/۳۱۳.

[5] ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۱/۱۸۹.

ب: شادی شدہ بدکار لوگوں کو صرف رجم کیا جائے، کوڑے نہ لگائے جائیں، حضراتِ صحابہ میں سے ابوبکر، عمر اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور جمہور علمائے امت اسی کے قائل ہیں۔ ❶

ان کا استدلال یہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز، جہینہ قبیلہ کی عورت اور اپنے خاوند کے ہاں مزدوری کرنے والے شخص کے ساتھ بُرائی کا ارتکاب کرنے والی عورت، ان تینوں کو صرف رجم کرنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر کوڑے مارنے کی شرعی حیثیت ہوتی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خاموش نہ رہتے۔

اسی رائے کی تائید میں یہ بھی کہا گیا ہے، کہ دونوں سزاؤں کو جمع کرنا ابتدا میں تھا، بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ ❷

پہلی رائے کی تائید میں کہا گیا ہے، کہ

- تینوں واقعات کا متاخر ہونا ثابت نہیں۔ کسی واقعہ کے [ناسخ] قرار دینے سے پہلے، ان کا [متاخر ہونا] ثابت کرنا ضروری ہے۔ ❸
- ان کے اشارہ کردہ تینوں واقعات کے حوالے سے یہ کہنا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے لگانے کا حکم نہیں دیا، درست نہیں، کیونکہ کسی چیز کے [ذکر نہ کرنے] سے اس [چیز کی نفی] ثابت نہیں ہوتی۔ ❹

---

❶ ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٤/٥٨٧؛ والمفهم ٥/٨٤؛ والمغني ١٢/٣١٣؛ وشرح النووي ١١/١٨٩؛ وفتح الباري ١٢/١١٩.

❷ ملاحظہ ہو: المفهم ٥/٨٤؛ والمغني ١٢/٣١٣۔ ٣١٤؛ وشرح النووي ١١/١٨٩؛ وفتح الباري ١٢/١١٩.

❸ ملاحظہ ہو: نيل الأوطار ٧/٢٥٥.

❹ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٧/٢٥٥.

- اس بات کا احتمال ہے، کہ [رجم] کے ساتھ [کوڑے لگانے کا حکم] راویان کی نظر میں اس قدر واضح تھا، کہ انھوں نے اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ ❶

- امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے متعدد سال بعد شادی شدہ عورت [شراحہ] کو سزا دیتے ہوئے دونوں سزاؤں کو جمع کیا۔ انھوں نے جمعرات کے دن اسے کوڑے لگائے اور فرمایا: [میں نے اسے کتاب اللہ کے مطابق کوڑے لگائے ہیں] ❷ جمعۃ المبارک کے دن سنگسار کیا اور فرمایا: ''[میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی سنّت کے مطابق رجم کیا ہے]'' ❸

علامہ شوکانی اس واقعہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ان ایسی (عظیم) شخصیت اور وہاں موجود دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم پر [رجم اور کوڑے جمع کرنے] کو منسوخ کرنے والی دلیل کیسے مخفی رہی؟'' ❹ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

۷: حدیث شریف میں [غیر شادی شدہ] اور [شادی شدہ] کے متعلق بیان کردہ احکام مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں ہیں۔ ❺

۸: شادی شدہ بدکار لوگوں کو رجم کرنے پر امت کا اجماع ہے۔ علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

''فِي وُجُوْبِ الرَّجْمِ عَلَى الزَّانِيْ الْمُحْصِنِ، رَجُلًا كَانَ أَوِ امْرَأَةً. وَهٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ،

---

❶ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۲/۱۱۹. ❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۲/۱۱۹.

❸ صحیح البخاري، کتاب الحدود، رقم الحدیث ۶۸۱۲، ۱۲/۱۱۷. نیز ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۲/۱۱۹.

❹ نیل الأوطار ۷/۲۵۵.

❺ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۱/۱۹۰.
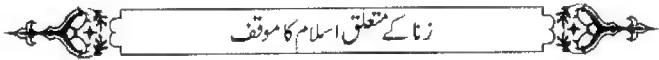
وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْأَمْصَارِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَعْصَارِ، وَلَا نَعْلَمُ فِيْهِ مُخَالِفًا إِلَّا الْخَوَارِجَ." ❶

''شادی شدہ زانی، مرد یا عورت، کے رجم کا واجب ہونا، یہ صحابہ، تابعین اور ان کے بعد کے سب ملکوں اور سب زمانوں کے عام اہلِ علم کا قول ہے اور اس بارے میں خوارج کے علاوہ کسی اور کے اختلاف کی ہمیں خبر نہیں۔''

۹: رجم کے حوالے سے محدثین کرام کے دوٹوک اور قطعی موقف سے آگاہی کی خاطر ان کے تحریر کردہ چند عنوانات ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

ا: امام بخاری کے تحریر کردہ عنوانات:

I: [بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ] ❷

[شادی شدہ کو رجم کرنے کے متعلق باب]

II: [بَابُ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ] ❸

[بدکاری کرنے والے کے لیے پتھر ہونے کے بارے میں باب]

یعنی بدکاری کرنے والے کو سنگسار کرنے کے متعلق باب

III: [بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ] ❹

---

❶ المغني ۱۲/۳۰۹. نیز ملاحظہ ہو: المفهم ۵/۸٤؛ وشرح النووي ۱۱/۱۸۵؛ ونيل الأوطار ۷/۲۵٤.

تنبیہ:
بعض حضراتِ علماء نے خوارج کے ساتھ بعض معتزلہ [یا معتزلہ] کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المراجع السابقه)؛ لیکن دونوں گروہوں کا اختلاف اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں لائق توجہ ہی نہیں۔ (ملاحظہ ہو: المفهم ۵/۸٤).

❷ صحيح البخاري، كتاب الحدود، ۱۲/۱۱٦.

❸ المرجع السابق ۱۲/۱۲۷.

❹ صحيح البخاري، كتاب الحدود، ۱۲/۱۲۸.

[پتھریلی زمین میں رجم کرنے کے متعلق باب]

IV: [بَابُ رَجْمِ الْحُبْلٰی مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ]❶

[شادی شدہ حاملہ عورت کی سزا کی وجہ سے رجم کرنے کے متعلق باب]

ب: امام نووی کا صحیح مسلم میں تحریر کردہ عنوان:

[بَابُ رَجْمِ الثَّیِّبِ فِيْ الزِّنَا]❷

[زنا کی بنا پر شادی شدہ کو رجم کرنے کے متعلق باب]

ج: امام ابوداؤد کے تحریر کردہ عنوانات:

I: [بَابٌ فِيْ الرَّجْمِ]❸

[رجم کے بارے میں باب]

II: [بَابُ رَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ]❹

[ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کے متعلق باب]

III: [بَابٌ فِيْ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ]❺

[جہینہ (قبیلہ) کی اس عورت کے متعلق باب، جسے نبی ﷺ نے رجم کرنے کا حکم دیا]

د: امام ترمذی کے تحریر کردہ عنوانات:

I: [بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ]❻

[تحقیقِ رجم کے بارے میں جو کچھ آیا ہے، اس کے متعلق باب]

---

❶ المرجع السابق ١٤٤/١٢. ❷ صحيح مسلم، كتاب الحدود، ١٣١٧/٣.

❸ سنن أبي داود، كتاب الحدود، ٥٩/١٢.

❹ المرجع السابق ٦٥/١٢. ❺ المرجع السابق ٧٩/١٢.

❻ جامع الترمذي، أبواب الحدود، ٥٨٢/٤.

II: [بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ] ❶

[شادی شدہ پر رجم لازم ہونے کے متعلق جو کچھ وارد ہوا ہے، اس کے بارے میں باب]

ہ: امام ابن ماجہ کا تحریر کردہ عنوان:

[بَابُ الرَّجْمِ] ❷

[رجم کے متعلق باب]

و: امام مالک کا تحریر کردہ عنوان:

[بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ] ❸

[رجم کے بارے میں جو وارد ہوا ہے، اس کے متعلق باب]

ز: امام ابن حبان کے تحریر کردہ عنوانات:

I: [ذِكْرُ إِثْبَاتِ الرَّجْمِ لِمَنْ زَنَا وَهُوَ مُحْصِنٌ] ❹

[شادی شدہ زنا کرنے والے کے لیے رجم کے ثبوت کا ذکر]

II: [ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالرَّجْمِ لِلْمُحْصِنِيْنِ إِذَا قُصِدَ التَّنْكِيْلُ بِهِمَا] ❺

[دو شادی شدہ بدکاری کرنے والوں کو سزا کی غرض سے رجم کرنے کے حکم کا ذکر]

۱۰: مذکورہ بالا روایات میں سے حدیث نمبر ٦ [یہودی بدکار جوڑے کو رجم کرنے

---

❶ المرجع السابق ٥٨٣/٤.

❷ سنن ابن ماجه، أبواب الحدود، ص ٤٢٧.

❸ الموطأ، كتاب الحدود، ٨١٩/٢.

❹ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحدود، باب الزنا وحده، ٢٧٣/١٠.

❺ المرجع السابق ٢٧٤/١٠.

کے متعلق ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت] پر امام بخاری نے حسب ذیل عنوان قلم بند کیا ہے:

[بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوْا إِلَى الْإِمَامِ .] ❶

[ذمیوں کے احکام، زنا کرنے پر ان کے محصن ❷ ہونے اور ان کا معاملہ امام کے رُوبرو پیش ہونے کی صورت کے متعلق باب]

صحیح مسلم کی اسی حدیث پر امام نووی کا تحریر کردہ عنوان یہ ہے:

[بَابُ رَجْمِ الْيَهُوْدِ ، أَهْلِ الذِّمَّةِ فِيْ الزِّنٰى] ❸

[ذمی یہودیوں کو زنا کی بنا پر رجم کرنے کے متعلق باب]

امام ابوداؤد نے اسی حدیث کو درجِ ذیل عنوان والے باب میں روایت کیا ہے:

[بَابٌ فِيْ رَجْمِ الْيَهُوْدِيَّيْنِ] ❹

[دو یہودیوں کو رجم کرنے کے متعلق باب]

امام ترمذی نے اسے حسبِ ذیل عنوان والے باب میں روایت کیا ہے:

[بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ] ❺

[اہلِ کتاب کے رجم کے متعلق جو کچھ وارد ہوا ہے، اس کے بارے میں باب]

امام ابن ماجہ نے اسے حسبِ ذیل عنوان والے باب میں روایت کیا ہے:

[بَابُ رَجْمِ الْيَهُوْدِيِّ وَالْيَهُوْدِيَّةِ] ❻

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الحدود، ١٢/ ١٦٦.

❷ امام بخاری کا مقصود یہ ہے ...... واللہ تعالیٰ أعلم ...... کہ [مسلمان نہ ہونا] ذمیوں کے محصن بننے میں رُکاوٹ نہیں۔ اسی لیے جب ان میں سے کوئی [شادی شدہ] زنا کرے گا، تو وہ [محصن] قرار پائے گا اور [رجم] کیا جائے گا۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ١٢/ ١٦٦).

❸ صحيح مسلم، كتاب الحدود ٣/ ١٣٢٦.

❹ سنن أبي داود، كتاب الحدود، ١١/ ٨٥.

❺ جامع الترمذي، أبواب الحدود، ٤/ ٥٨٩.

❻ ....

[یہودی مرد اور یہودی عورت کو رجم کرنے کے متعلق باب]

امام ترمذی لکھتے ہیں: اہلِ علم کی اکثریت کا اس پر عمل ہے۔ انھوں نے بیان کیا:

''جب اہل کتاب آپس میں جھگڑا کریں اور مسلمان حکمرانوں کے رُوبرو اپنا معاملہ پیش کریں، تو وہ ان کے درمیان کتاب وسنت اور مسلمانوں کے احکام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔'' یہی احمد اور اسحق کا قول ہے۔

ان [اہلِ علم] میں سے بعض نے کہا: ''زنا کی بنا پر حد قائم نہ کی جائے گی۔'' ❶

امام ترمذی فرماتے ہیں:

"وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ ." ❷

''پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔''

علامہ ابن العربی نے قلم بند کیا ہے: ''حدیث میں (یعنی حدیث سے ثابت ہوتا) ہے، کہ اسلام [احصان] کے لیے شرط نہیں''۔ (یعنی شادی شدہ زانی، غیر مسلم ہونے کی بنا پر، شادی شدہ زانی کی سزا سے بچ نہ سکے گا [اس پر مسلمان شادی شدہ زانی کی طرح [رجم] کی حد قائم کی جائے گی۔]

علامہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

"وَالْحَقُّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ، وَلَوْ جَاءَنِي لَحَكَمْتُ عَلَيْهِمْ بِالرَّجْمِ، وَلَمْ أَعْتَبِرِ الْإِسْلَامَ فِي الْإِحْصَانِ ."

''حق اتباع کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر وہ (اہلِ کتاب) میرے پاس آئیں، تو میں ان پر رجم (کی حد قائم کرنے) کا فیصلہ دوں گا اور [احصان] کے لیے اسلام کو معتبر [یعنی شرط] نہیں ٹھہراؤں گا۔'' ❸

---

❶ جامع الترمذي ٤/ ٥٩٠. ❷ المرجع السابق ٤/ ٥٩٠.

❸ منقول از: فتح الباري ١٢/ ١٧٠.

علامہ ابن عبد البر رقم طراز ہیں:

"حَدُّ الزَّانِي حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ، وَعَلَى الْحَاكِمِ إِقَامَتُهُ." ❶

[زانی پر حد [کا قائم کرنا] اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے [ایک] حق ہے اور (مسلمان) حاکم کی ذمہ داری ہے، کہ اسے قائم کرے۔]

علامہ نووی شرح حدیث میں لکھتے ہیں:

"فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ لِّوُجُوْبِ حَدِّ الزِّنَا عَلَى الْكَافِرِ." ❷

"اس میں کافر پر زنا کی حد (قائم کرنے) کے وجوب کی دلیل ہے۔"

حافظ ابن حجر حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وُجُوْبُ الْحَدِّ عَلَى الْكَافِرِ الذِّمِّيِّ إِذَا زَنٰى، وَهُوَ قَوْلُ الْجَمْهُوْرِ." ❸

"ذمی کافر پر حد کا وجوب، جب وہ زنا کرے اور یہ جمہور کا قول ہے۔"

مجد الدین ابو البرکات ابن تیمیہ نے اپنی عظیم الشان کتاب [منتقى الأخبار] میں ایک باب کا درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ رَجْمِ الْمُحْصِنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَأَنَّ الْإِسْلَامَ لَيْسَ بِشَرْطٍ فِي الْإِحْصَانِ] ❹

[اہل کتاب میں سے شادی شدہ کو رجم کرنے اور اسلام کے [احصان] کے لیے شرط نہ ہونے کے متعلق باب]

پھر انھوں نے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ساتھ دو اور حدیثیں

---

❶ منقول از: المرجع السابق ۱۲/ ۱۷۰.

❷ منقول از: المرجع السابق ۱۲/ ۱۷۰.

❸ فتح الباري ۱۲/ ۱۷۰.

❹ منتقى الأخبار (المطبوع مع شرحه نيل الأوطار)، كتاب الحدود، ۷/ ۲۵٦.

نقل کی ہیں:

علامہ شوکانی ان احادیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”وَأَحَادِيْثُ الْبَابِ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ يُحَدُّ الذِّمِّيُّ كَمَا يُحَدُّ الْمُسْلِمُ، وَالْحَرْبِيُّ وَالْمُسْتَأْمِنُ يُلْحَقَانِ بِالذِّمِّيِّ بِجَامِعِ الْكُفْرِ.“ ❶

[(اس) باب کی احادیث دلالت کرتی ہیں، کہ ذمی پر مسلم (ہی) کی طرح حد قائم کی جائے گی۔ امان لے کر داخل ہونے والے (غیر مسلم) اور حربی کا معاملہ ذمی جیسا ہے۔ اور ان (تینوں) میں وجہ اشتراک ان کا کفر ہے۔]

اسلامی ملکوں میں موجود یہود و نصاریٰ، سفارت خانوں اور این۔ جی۔ اوز کی آڑ میں جس گندگی کا خود ارتکاب کرتے اور کمزور ایمان والے مسلمانوں میں جس طرح بے حیائی کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے روکنے کے لیے -ان شاء اللہ تعالیٰ- ایک موثر اور بہترین تدبیر [سب بدکار لوگوں پر شرعی حد کا قیام] ہے۔

بے علم و بے یقین اور بزعم خود [دانش ور مسلمان] پریشان اور احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں اور نہ ہی یہود و نصاریٰ سیخ پا ہوں۔ شاید درجِ ذیل دو باتوں پر غور کرنا حق تک پہنچنے میں ان سب کی راہنمائی کرے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

ا: بدکار لوگوں کے لیے سزائیں صرف اسلامی شریعت ہی میں نہیں، بلکہ یہود و نصاریٰ کے نزدیک [کتاب مقدس] میں ایسے لوگوں کے لیے کوڑوں، قتل، زندہ جلانے اور رجم کرنے کی سزائیں آج بھی موجود ہیں۔ ❷

ب: یہ لوگ اپنے ہاں موجود مسلمان خواتین کے پردہ کرنے کو جرم قرار دیتے

---

❶ نيل الأوطار ٧/ ٢٥٨.

❷ تفصیل کے لیے اس کتاب کے صفحات ۳۵۔ ۳۸ ملاحظہ فرمایئے۔

ہوئے اس پر سزا دیتے ہیں، حالانکہ پردہ کرنا، نہ ان کے دین میں جرم ہے اور نہ ہی اسلام میں، بلکہ اسلام نے تو پردے کی شدت سے تاکید کی ہے۔

۱۱: امام ابن قیم [شادی شدہ بدکار لوگوں کے لیے رجم] کی سزا کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

زنا بہت بڑے جرائم اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ اس سے انساب میں اختلاط ہونے سے احیائے دین کی خاطر ایک دوسرے سے تعارف اور تعاون ختم ہوجاتا ہے۔ اس میں کھیتی اور نسل کی ہلاکت ہے۔ یہ اپنے (سارے) معانی یا ان میں سے بیشتر کے اعتبار سے قتل جیسا ہے۔ اسی لیے قصاص کے ساتھ اس سے روکا گیا ہے۔ تاکہ اس کا ارادہ کرنے والا اس سے باز آجائے۔

زنا کرنے والے کی دو حالتوں میں سے پہلی یہ ہے، کہ وہ شادی شدہ ہو۔ ایسا شخص حرام کاری سے بچاؤ کے طریقے سے آگاہ اور اس کے ارتکاب سے بے نیاز ہوتا ہے۔ پھر اس کے باوجود بُرائی کرنے پر اس کا کوئی عذر کسی اعتبار سے بھی باقی نہیں رہتا۔ [1]

دوئم: غیر شادی شدہ زانی کے لیے سو کوڑے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [2]

[زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، سو اُن دونوں میں سے ہر ایک کو تم سو کوڑے مارو اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان

---

[1] إعلام الموقعين ۲/۱۰۷-۱۰۸ باختصار.

[2] سورة النور / جزء من الآية ۲.
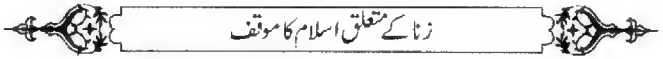
رکھتے ہو، تو تمھیں ان پر اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں ترس نہ آئے۔]

آیت شریفہ کے حوالے سے چودہ باتیں:

۱: [اَلزَّانِیَۃُ] اور [اَلزَّانِی] کے لام تعریف کی نوعیت:

[اَلزَّانِیَۃُ] اور [اَلزَّانِی] پر داخل ہونے والا [ال] جنس کے لیے ہے اور یہ غالباً استغراق کا فائدہ دیتا ہے اور قیامِ تشریع کا تقاضا بھی یہی ہے، کہ حکم سب کے لیے یکساں ہو۔ ❶

مراد یہ ہے، کہ [اَلزَّانِیَۃُ] سے مقصود ہر زنا کرنے والی عورت اور [الزانی] سے مقصود ہر زنا کرنے والا مرد ہے، خواہ وہ مال دار ہو یا مفلس، حاکم ہو یا محکوم، لوگوں کی نظر میں اعلیٰ خاندان سے ہو یا کسی دوسرے خاندان سے، ان سب حیثیتوں سے قطع نظر، زنا کرنے والوں کا حکم وہی ہے، جو اس مقام پر بیان کیا گیا ہے۔ اس حکم سے صرف وہ لوگ مستثنیٰ ہیں، جن کے لیے کتاب و سنت میں الگ حکم بیان کر دیا ہے، جیسے شادی شدہ شخص ❷ اور غلام لونڈی وغیرہ۔ ❸

۲: [اَلزَّانِیَۃُ] اور [اَلزَّانِی] سے مقصود:

اس مقام پر..... جیسا کہ مفسرین رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے..... مراد آزاد، بالغ، غیر شادی شدہ عورت اور مرد ہیں۔ ❹

۳: [الزانیۃ] کا ذکر کرنے کی حکمت:

قرآن کریم میں مردوں اور عورتوں کے مشترکہ احکام کا ذکر کرتے ہوئے بالعموم صرف [مذکر کا صیغہ] استعمال کیا گیا ہے۔ زنا کرنے والوں کو سزا دینے کا

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر والتنویر ۱۸/۱۴۶.

❷ شادی شدہ بدکاروں کی سزا کوڑے اور رجم یا صرف رجم ہے، تفصیل اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

❸ ان کی سزا ۵۰ کوڑے ہیں۔ (تفصیل ملاحظہ ہو: سورۃ النساء / جزء من الآیۃ ۲۵. اور اس کی تفسیر).

❹ ملاحظہ ہو: زاد المسیر ۶/۱۵؛ وتفسیر القرطبي ۱۲/۱۵۹.

حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ خواتین کا بھی مستقل طور پر ذکر فرمایا۔

اس بارے میں بیان کردہ حکمتوں میں سے تین درج ذیل ہیں:

I: مرد و زن کے لیے سزا کے اس حکم کی تاکید کے لیے۔ ❶

II: اس گمان کی نفی کے لیے، کہ اس گناہ کے ارتکاب کی صورت میں، قصور وار صرف مرد ہے، کیونکہ بدفعلی کرنے والا، تو وہ ہے، عورت نہیں۔ ❷

III: عورت ضعیف الخلقۃ اور طبعی طور پر قابلِ رحم سمجھی جاتی ہے۔ اگر اس کا صراحتاً ذکر نہ ہوتا، تو کسی کو یہ شبہ ہوسکتا تھا، کہ شاید عورت اس سزا سے مستثنیٰ ہے۔ ❸

۴: [اَلزَّانِيَةُ] کو پہلے ذکر کرنے کی حکمت:

اس بارے میں بیان کردہ حکمتوں میں سے دو درج ذیل ہیں:

I: اس بُرائی میں اصل عورت ہے۔ کیونکہ اس میں رغبت زیادہ ہوتی ہے اور اگر وہ مرد کو موقع فراہم نہ کرے، تو یہ بُرائی (غالباً) وجود میں نہ آئے۔ ❹

II: عورت کا ذکر مقدم اس لیے کیا گیا، کہ فعلِ زنا ایک ایسی بے حیائی ہے، جس کا صدور عورت کی طرف سے ہونا انتہائی بے باکی اور بے پروائی سے ہوسکتا ہے، کیونکہ قدرت نے اس کے مزاج میں فطری طور پر حیا اور اپنی عفت کی حفاظت کا قوی جذبہ ودیعت فرمایا ہے اور اس کی حفاظت کے لیے بڑے سامان جمع فرمائے ہیں۔ اُس کی طرف سے اِس فعل کا صدور بہ نسبت مرد کے زیادہ اشد ہے۔ ❺

۵: [سو کوڑے] ایک ایک کر کے مارنا:

علامہ ابن الفرس نے تحریر کیا ہے: ارشادِ تعالیٰ: [مِائَةَ جَلْدَةٍ] [سو کوڑے]

---

❶، ❷ ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبي ۱۲/۱۶۰.

❸ ملاحظہ ہو: معارف القرآن ۶/۳٤۳.

❹ ملاحظہ ہو: تفسیر البیضاوي ۲/۱۱۵؛ وتفسیر أبي السعود ۶/۱۵۶.

❺ ملاحظہ ہو: معارف القرآن ۶/۳٤۳.

سے استدلال کیا گیا ہے، کہ بدکار شخص، خواہ صحت مند ہو یا بیمار، اسے سو کوڑے ایک ہی دفعہ میں نہیں مارے جائیں گے، بلکہ ایک ایک مارنے سے سو کی گنتی پوری کی جائے گی۔ ❶

۶: [وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ] سے مراد:

علامہ ابن جوزی لکھتے ہیں:

اس کے معنی میں دو قول ہیں:

پہلا یہ ہے، کہ تم ان دونوں کو ہلکے سے انداز سے کوڑے نہ لگاؤ، بلکہ ایسے انداز سے لگاؤ، تاکہ انھیں اذیت ہو۔

دوسرا معنی یہ ہے، کہ تم حدود کو معطل نہ کرو، کہ اسے قائم ہی نہ کرو۔ ❷

حافظ ابن کثیر نے قلم بند کیا ہے:

اقامتِ حد کے وقت طبعی نرمی اور ترس کی ممانعت نہیں، البتہ حاکم کو ترکِ حد پر آمادہ کرنے والا ترس ممنوع ہے، کیونکہ وہ جائز نہیں۔ ❸

مؤمن پر واجب ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں مضبوط ہو، سنجیدگی اور متانت کا مظاہرہ کرے۔ ان کی حدود قائم کرنے میں نرمی کو آڑے نہ آنے دے۔ ❹

۷: [وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ] میں تقدیم وتاخیر کی حکمت:

اس ارشادِ باری تعالیٰ میں [بِهِمَا] [جار مجرور] کو اپنے عامل [رَاْفَةٌ]

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر القاسمي ۱۲/۱۲٦.

❷ ملاحظہ ہو: زاد المسیر ٦/٧. پہلا قول حضرات ائمہ سعید بن مسیّب، حسن بصری، زہری اور قتادہ کا اور دوسرا قول مجاہد، شعبی، ابن زید اور دیگر علماء کا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو: أحکام القرآن لابن العربي ۳/۱۳۲٦؛ وتفسیر البغوي ۳/۳۲۱؛ والتفسیر الکبیر ۲۳/۱٤۸؛ وتفسیر القرطبي ۱۲/۱٦۵۔۱٦٦؛ وفي ظلال القرآن ٤/۲٤۸۸.

❸ ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ۳/۲۸۹؛ نیز ملاحظہ ہو: المصباح المنیر تهذیب و تحقیق تفسیر ابن کثیر (اردو) ٤/۲۸۳.

❹ ملاحظہ ہو: الکشاف ۳/٤٧.

سے پہلے ذکر کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عاشور نے تحریر کیا ہے:

''مجرور کی اپنے عامل پر تقدیم کے ساتھ زانی اور زانیہ کے ذکر کا اہتمام کرکے حد قائم کرنے کے لیے خصوصی توجہ دینے کی غرض سے تنبیہ کی گئی ہے۔'' ❶

۸: ترس نہ آنے کو [فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ] کے ساتھ مقید کرنے کی حکمت:

ارشادِ باری تعالیٰ [لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ] [تو تمھیں ان پر اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں ترس نہ آئے] میں زنا کرنے والوں پر ترس نہ آنے کو [في دين الله] کے ساتھ مقیّد کیا گیا ہے۔

علامہ قرطبی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''أَيْ فِيْ حُكْمِ اللّٰهِ.'' ❷

''یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم میں۔''

شیخ ابن عاشور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''[اَلرَّاْفَةُ] [ترس] کو [فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ] کے ساتھ معلق کیا، تاکہ یہ معلوم ہو جائے، کہ یہ [شفقت قابلِ تعریف نہیں]، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین یعنی احکام کو معطل کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کی غرض سے حد مقرر فرمائی ہے، اسی لیے اس کے قائم کرنے میں شفقت فساد ہوگی۔'' ❸

۹: [اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ] ❹ ذکر کرنے کا مقصود:

اس بارے میں چار مفسرین کے اقوال ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

I: علامہ زمخشری لکھتے ہیں:

---

❶ تفسير التحرير والتنوير ۱۸/ ۱۵۰.

❷ تفسير القرطبي ۱۲/ ۱٦٦. نیز ملاحظہ ہو: تفسير البغوي ۳/ ۳۲۱؛ وتفسير ابن كثير ۳/ ۲۸۹.

❸ تفسير التحرير والتنوير ۱۸/ ۱۵۰۔۱۵۱.

❹ [ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان رکھتے ہو]
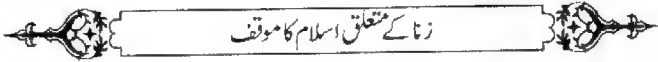
''یہ اللہ تعالیٰ اور ان کے دین کی خاطر جوش دلانے اور غصہ کی خاطر ہے۔''❶

II: علامہ بغوی نے قلم بند کیا ہے:

''اس کا معنیٰ یہ ہے، کہ جب حکمِ الٰہی آ جائے، تو مومن کے لیے ترس رکاوٹ نہیں بنتا۔''❷

III: قاضی ابوسعود رقم طراز ہیں:

''یہ جوش دلانے اور اُبھارنے کی غرض سے ہے، کیونکہ ان دونوں [اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت] کے ساتھ ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے، کہ ان [اللہ تعالیٰ] کی اطاعت کے لیے کمر بستہ ہو جائیں اور ان کے احکام کے اجراء کے لیے جدوجہد کریں۔''❸

IV: شیخ ابن عاشور لکھتے ہیں:

''مقصود یہ ہے، کہ ان دونوں پر (حد قائم کرنے کے بارے میں) نرمی سے متاثر ہونے سے شدت سے ڈرایا گیا ہے، کیونکہ اس کا معنیٰ یہ ہوگا، کہ وہ ایمان دار نہیں۔''❹

۱۰: [وَالْيَوْمِ الْآخِرِ]❺ ذکر کرنے کی حکمت:

ذیل میں اس کے متعلق دو مفسرین کے بیانات ملاحظہ فرمائیے:

I: قاضی ابوسعود لکھتے ہیں:

''(حد میں) کمی اور اسے معطّل کرنے پر سزا کی یاددہانی کی خاطر روزِ آخرت

---

❶ ملاحظہ ہو: الکشاف ۳/۴۷؛ والتفسیر الکبیر ۲۳/۱۴۸.

❷ ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي ۳/۳۲۱.

❸ تفسیر أبي السعود ۶/۱۵۶.

❹ تفسیر التحریر والتنویر ۱۸/۱۵۱.

❺ [ترجمہ: اور اگر تم روزِ قیامت کے ساتھ (ایمان لاتے ہو)]

کا ذکر کیا گیا ہے۔'' ❶

II: شیخ ابن عاشور رقم طراز ہیں:

''[الإیمان باللہ] پر[الایمان بالیوم الآخر] کا عطف❷ یہ یاد دلانے کے لیے ہے، کہ حد کو معطّل کرنا یا اس میں کمی کرنا روزِ قیامت کو بھلانا اور فراموش کرنا ہے، کیونکہ اس ترس کی بنا پر انھیں روزِ قیامت سزا پانا ہوگی۔ سو یہ ضرر رساں نرمی ہے، جیسے کہ نرمی کی بنا پر مریض کو دوائی نہ دینا۔'' ❸

۱۱: حد قائم کرنے کے مخاطب:

آیت شریفہ میں اقامتِ حد کا حکم کسے دیا گیا ہے؟ اس بارے میں تین علماء کے بیانات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

I: علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

''اس بارے میں (کوئی) اختلاف نہیں، کہ اس حکم کا مخاطب امام (اسلامی ریاست کا سربراہ) اور اس کے قائم مقام لوگ ہیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے: خطاب اہلِ اسلام کے لیے ہے، کیونکہ احکامِ دینیہ کی اقامت مسلمانوں پر واجب ہے۔ پھر امام (اس میں) ان کی نیابت کرتا ہے، کیونکہ اقامتِ حدود کے لیے (سب کا) اجتماع ممکن نہیں۔'' ❹

II: شیخ ابن عاشور نے تحریر کیا ہے:

''کوڑے لگانے کا خطاب اہلِ اسلام کے لیے ہے اور اسے امراء اور قاضیوں میں سے مسلمانوں کے اہلِ اقتدار قائم کریں گے۔ سرپرست حضرات

---

❶ تفسیر أبي السعود ٦/١٥٦.

❷ یعنی [اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاتے ہو] کے بعد [اور روزِ آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہو] کا ذکر فرمانا۔

❸ تفسیر التحریر والتنویر ١٨/١٥١. ❹ تفسیر القرطبي ١٢/١٦١.

حدیں قائم نہیں کریں گے۔'' ❶

خطاب حکام کے لیے ہو یا اہلِ اسلام کے لیے، اقامتِ حد کا فریضہ اسلامی ریاست کے سربراہ یا اس کے نائبین کے ہاتھوں سرانجام دیا جائے گا۔ عامۃ الناس کے ہاتھوں میں یہ کام دینے کا ضرر......شاید......اس کے نفع سے کہیں زیادہ ہو۔

III: شیخ صالح الفوزان رقم طراز ہیں:

''بلاشبہ اسے (یعنی حدّ شرعی) امام یا اس کا نائب قائم کرے گا، کیونکہ نبی کریم ﷺ (خود) حدّیں قائم کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے خلفاء حدّیں قائم کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے دوسرے شخص کو بھی یہ ذمہ داری سونپی، کہ وہ حد قائم کرنے میں آنحضرت ﷺ کی نیابت کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"وَاغْدُ یَا أُنَیْسُ! إِلَی امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ، فَارْجُمْهَا." ❷

''اے انیس۔ رضی اللہ عنہ۔ اُس عورت کی طرف جاؤ۔ اگر اُس نے اعتراف کیا، تو اُسے رجم کردینا۔''

آنحضرت ﷺ نے ماعز۔ رضی اللہ عنہ۔ کے رجم کا حکم دیا اور خود۔ رجم کے لیے۔ تشریف نہ لائے۔ ❸

---

❶ تفسیر التحریر والتنویر ۱۸/۱۴۷.

❷ متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب الوکالة، باب الوکالة في الحدود، جزء من رقمي الحدیثین ۲۳۱۴ و ۲۳۱۵، ۴/۴۹۱-۴۹۲؛ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنا، جزء من رقمي الحدیثین ۲۵- (۱۶۹۷/۱۶۹۸)، ۳/۱۳۲۴.

❸ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اِذْهَبُوْا بِهٖ، فَارْجُمُوْهُ." اسے لے جاؤ اور رجم کردو'' (متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب الحدود، باب لا یُرجم المجنون ولا المجنونة، جزء من رقم الحدیث ۶۸۱۵، ۱۲/۱۲۰؛ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزّنی، جزء من رقم الحدیث ۱۶- (۱۶۹۱م)، ۳/۱۳۱۸.

آنحضرت ﷺ نے چور کے متعلق فرمایا:

"فَاذْهَبُوْا بِهِ، فَاقْطَعُوْهُ." [1]

''اسے لے جاؤ اور اسے (یعنی اس کا ہاتھ) کاٹ دو۔''

(علاوہ ازیں اقامتِ) حد (کا حکم دینے) میں اجتہاد کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں ظلم کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لیے عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی خاطر ضروری ہے، کہ اسے امام یا اس کا نائب ہی قائم کرے، خواہ اس حد کا تعلق حق اللہ تعالیٰ سے ہو، جیسے حد زنا یا اس کا تعلق بندے کے حق سے ہو، جیسے تہمت کی حد۔'' [2]

تنبیہ:

حد قائم کرنے والے امام کی عدم موجودگی کی صورت کے متعلق علامہ رازی نے لکھا ہے:

"إِذَا فُقِدَ الْإِمَامُ فَلَيْسَ لِآحَادِ النَّاسِ إِقَامَةُ هٰذِهِ الْحُدُوْدِ، بَلِ الْأَوْلٰى أَنْ يُعَيِّنُوْا وَاحِدًا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ لِيَقُوْمَ بِهِ." [3]

''(اقامتِ حدود والے) امام کے نہ ہونے کی حالت میں عام لوگوں کے لیے ان حدود کا قائم کرنا نہیں۔ بہترین بات یہ ہے، کہ وہ صالحین میں سے ایک شخص کو متعین کریں، تاکہ وہ حد قائم کرے۔''

۱۲: آیتِ شریفہ کی تفسیر میں امام ابن تیمیہ کا بیان:

شیخ الاسلام رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

---

[1] ملاحظہ ہو: سنن النسائي، كتاب قطع السارق، تلقين السارق، ۸/۶۷. شیخ البانی نے اسے [ضعیف] کہا ہے۔ ملاحظہ ہو: ضعيف سنن النسائي ص ۲۰۶. البتہ امام نسائی کی حضرت صفوان بن أمیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کردہ حدیث میں ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اِذْهَبَا بِهِ فَاقْطَعَا يَدَهُ." [تم دونوں اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ لو] (سنن النسائي، كتاب قطع السارق، ما يكون حرزا وما لا يكون، ۸/۶۹. شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ۳/۱۰۰۷-۱۰۰۸).

[2] الملخص الفقهي ۲/۵۲۳-۵۲۴.

[3] التفسير الكبير ۲۳/۱۴۵.

سب سزاؤں کے بارے میں بالعموم اور بے حیائی کے متعلق بالخصوص شیطان جس بات کا حکم دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس کی بنیاد محبت و شہوت اور اس شفقت پر ہے، جسے شیطان بے حیا لوگوں کے متعلق دلوں کو نرم کرکے، مزین کرتا ہے۔ اسی نرمی اور ترس کی بنا پر بہت سے لوگ دیوث اور بے غیرت بن جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے کسی تعلق والے کے بارے میں دیکھتا ہے، کہ کوئی دوسرا اسے چاہتا ہے، اس سے بُری صحبت رکھتا ہے یا اس سے عشق و محبت رکھتا ہے، تو وہ گمان کرتا ہے، کہ یہ طبیعت کی نرمی، حسنِ معاملہ اور اخلاقِ عالیہ کی وجہ سے ہے، حالانکہ درحقیقت یہ دیوثی، ذلت، فقدانِ دین اور ایمان کی کمزوری ہے۔ یہ طرزِ عمل دیوثی، ذلت، فقدانِ دین اور ضعف ایمان کی اعانت کرنا، گناہ اور زیادتی پر تعاون کرنا اور بے حیائی اور بُرائی سے منع کرنے کو، ترک کرنا ہے۔

بلاشبہ بے حیائیوں کی محبت دل کی بیماری ہے، کیونکہ شہوت مدہوش کر دیتی ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ [1]

[بے شک وہ اپنی مدہوشی میں بھٹکے پھرتے ہیں۔]

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدکار لوگوں کے ساتھ نرمی سے روکا ہے، بلکہ ہم تو ان پر حد قائم کریں گے، تو پھر ان سے قطع تعلق، ان کی تادیب، انھیں زجر و توبیخ کرنے سے کیونکر گریز کریں گے؟ ہمیں تو چاہیے، کہ فاسقوں کی مخالفت کریں اور ان سے نفرت رکھیں۔

محبّ و عاشق اپنے محبوب کو دیکھتا اور اس کی صورت سے لذت اندوز ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ نہیں، کہ اُسے محبوب دیا جائے اور اُسے شہوت پورا کرنے کا موقع دیا جائے، کیونکہ وہ تو مریض ہے اور بیمار شخص جب ضرر رساں چیز کی شہوت کرے اور

[1] سورة الحجر / جزء من الآية ٧٢.

ناپسندیدہ دوا لینے سے جزع فزع کرے اور ہماری شفقت اُسے دوا پلانے میں رکاوٹ بنے، تو ہم نے اُسے نقصان پہنچانے، ہلاک کرنے یا مفید چیز چھوڑنے میں، اس کے ساتھ تعاون کیا۔ اِس سے اُس کی مرض میں اضافہ ہوگا اور وہ ہلاک ہوجائے گا۔

شفقت ورحمت یہ نہیں، کہ اُسے اُن حرام کاموں کا موقع دیا جائے، جنھیں وہ پسند کرتا ہے اور نہ ہی یہ ہے، کہ اُس کی نیک کاموں کے ترک میں مدد کی جائے، جو اُس کی بیماری کو دور کرتے ہیں، بلکہ شفقت تو یہ ہے، کہ دوا کے پینے میں اُس کے ساتھ تعاون کیا جائے، اگرچہ وہ کڑوی ہو، اسے بیماری کو بڑھانے والی چیزوں سے دور کیا جائے، اگرچہ وہ انھیں پسند کرے۔

اِس سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ ساری شرعی سزائیں مفید دوائیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ دل کے مرض کی اصلاح فرماتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بندوں کے ساتھ اس شفقت میں داخل ہیں، جو ان کے ارشادِ عالی ﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.﴾ [1] میں بیان کی گئی ہے۔

مریض کے ساتھ شفقت کرتے ہوئے، جس نے اُس مفید رحمت کو چھوڑا، اُسی نے اُس کے عذاب اور ہلاکت میں اُس کے ساتھ تعاون کیا۔ وہ جاہل اور احمق ہے۔ [2]

۱۳: سزا میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ میں تفریق کی حکمت:

اس بارے میں سید قطب نے قلم بند کیا ہے:

صحیح نکاح کے ذریعے ازدواجی تعلقات قائم کرنے والا آزاد، بالغ مسلمان پاکیزہ راستے سے آگاہ ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد اُس کا زنا کی طرف پلٹنا اُس کی فطرت کے فساد اور اُس کے انحراف کی خبر دیتا ہے۔ وہ شدید سزا کا

---

[1] سورة الأنبياء / الآية ۱۰۷. ترجمہ: [اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر جہانوں پر رحم کرتے ہوئے]

[2] دقائق التفسير الجامع لتفسير الإمام ابن تيميه ٤/ ٣٨٥-٣٨٦ باختصار.

مستحق ٹھہرتا ہے۔ اُس کا معاملہ غیر شادی شدہ غافل ناتجربہ کار شخص سے مختلف ہے۔ ❶

۱۴: اقامتِ حد کی خیر و برکت:

ہمارے نبی کریم ﷺ نے حد قائم کرنے کی خیر و برکت کو امت کے لیے واضح انداز میں بیان فرمایا ہے۔ حضراتِ ائمہ نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا أَرْبَعِينَ صَبَاحًا.'' ❷

[زمین میں (ایک) حد کا قائم کیا جانا، اہل زمین کے لیے چالیس دن بارش نازل کیے جانے سے بہتر ہے]۔

امام نسائی نے اس حدیث کو حسبِ ذیل عنوان کے ضمن میں روایت کیا ہے:

[اَلتَّرْغِيبُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ] ❸

---

❶ ملاحظہ ہو: في ظلال القرآن ۴/ ۲۴۸۸.

❷ سنن النسائي، كتاب قطع السارق، الترغيب في إقامة الحد، ۸/ ۷۵-۷۶؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الحدود، باب إقامة الحدود، رقم الحديث ۲۵۳۸، ص ۴۲۴؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحدود، رقم الحديث ۴۳۹۸، ۱۰/ ۲۴۴. الفاظ حدیث سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ سنن النسائی میں [ثلاثين صباحا] [تیس دن] ہے۔ شیخ البانی نے اسے [الحسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ۲/ ۵۹۵).

نوٹ: اسی بارے میں امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، امام سمویہ نے [الفوائد] میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے حدیث روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: سنن ابن ماجه، أبواب الحدود، باب إقامة الحدود، رقم الحديث ۲۵۳۷، ص ۴۲۴؛ وسلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد الأول، رقم الحديث ۲۳۱ کے تحت.

❸ سنن النسائي ۸/ ۷۵.

[اقامتِ حد کے لیے ترغیب]

امام ابن حبان نے اس پر حسبِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ الْأَمْرِ بِإِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِي الْبِلَادِ إِذْ إِقَامَةُ الْحَدِّ فِي الْبَلَدِ يَكُوْنُ أَعَمَّ نَفْعًا مِّنْ أَضْعَافِهِ الْقَطْرَ إِذَا عَمَّتْهُ] ❶

[شہروں میں اقامتِ حدود کا ذکر، کیونکہ شہر میں حد اس میں ہر جانب سے ہونے والی بارش سے کئی گنا زیادہ وسیع نفع والی ہے۔]

علامہ سیوطی شرح حدیث میں لکھتے ہیں:

"(خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ) أَيْ أَكْثَرُ بَرَكَةً فِي الرِّزْقِ وَغَيْرِهِ مِنَ الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ." ❷

[یعنی رزق اور پھلوں اور نہروں میں زیادہ برکت والی ہے۔]

علامہ طیبی اقامتِ حد کا چالیس دن کی بارش سے بہتر ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"وَذٰلِكَ لِأَنَّ فِي إِقَامَتِهَا زَجْرًا لِّلْخَلْقِ عَنِ الْمَعَاصِي وَالذُّنُوْبِ، وَسَبَبًا بِفَتْحِ أَبْوَابِ السَّمَاءِ. وَفِي الْقُعُوْدِ عَنْهَا، وَالتَّهَاوُنِ بِهَا إِنْهِمَاكٌ لَّهُمْ فِي الْمَعَاصِي، وَذٰلِكَ سَبَبٌ لِّأَخْذِهِمْ بِالسِّنِيْنِ وَالْجَدْبِ وَإِهْلَاكِ الْخَلْقِ." ❸

[اور یہ اس لیے ہے، کیونکہ اُنھیں قائم کرنے میں مخلوق کو نافرمانیوں اور گناہوں سے روکنا اور آسمان کے دروازوں کے کھولنے کا سبب ہے اور اُنھیں چھوڑ کر بیٹھے رہنا اور اُن کے متعلق لاپروائی ان (لوگوں) کا نافرمانیوں

---

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ١٠/ ٢٤٤.

❷ شرح السيوطي ٨/ ٧٦.

❸ شرح الطيبي لمشكاة المصابيح ٨/ ٢٥٢٩.

میں مگن ہونا ہے اور یہ بات اُن کے قحط اور خشک سالی کی گرفت میں آنے اور مخلوق کے ہلاک کرنے کا سبب ہے]۔

دوسری قسم: معنوی سزائیں:

بدکار لوگوں کے لیے جسمانی سزاؤں کے ساتھ ساتھ معنوی سزائیں بھی مقرر کی گئی ہیں، جو کہ بسا اوقات جسمانی سزاؤں سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔ ان معنوی سزاؤں کے حوالے سے قدرے تفصیلی گفتگو ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

اوّل: مومنوں کی ایک جماعت کے رُوبرو اقامتِ حد:

ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [1]

[اور لازم ہے، کہ ان کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود رہے]

اس بارے میں پانچ باتیں:

۱: [عَذَابَهُمَا] سے مراد:

حافظ ابن جوزی نے لکھا ہے: ''[ان دونوں کے عذاب] سے مراد انھیں (کوڑے) مارتے وقت۔'' [2]

۲: [طَائِفَةٌ] سے مقصود:

اس بارے میں تین مفسرین رحمہم اللہ کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

I: علامہ زمخشری لکھتے ہیں: تشہیر کی خاطر جماعت کی حاضری کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے ضروری ہے، کہ ان کی تعداد اس قدر ہو، کہ اس سے تشہیر کا مقصد پورا ہو۔ ایک دو کے حاضر ہونے سے بات نہیں بنتی۔ [3]

---

[1] سورة النور / جزء من الآية ۲۔ [2] زاد المسیر ۶/ ۸۔

[3] ملاحظہ ہو: الکشاف ۳/ ۴۸؛ نیز دیکھئے: تفسیر أبي السعود ۴/ ۹۱۔

II: علامہ ابن العربی ان کی تعداد کے متعلق پانچ اقوال ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

بلاشبہ یہاں آیت کے سیاق کا تقاضا یہ ہے، کہ جماعت کی تعداد اتنی ہو، کہ (سزا میں) سختی اور (دوسروں کے لیے) نصیحت وعبرت ہونے کا مقصد حاصل ہو جائے۔ [1]

III: شیخ ابن عاشور رقم طراز ہیں:

''[طَـائِفَةٌ] کی تعداد کے تعین میں اختلاف ہے۔ ظاہر یہ ہوتا ہے، کہ وہ اس قدر ہوں، کہ ان کے خبر دینے سے تشہیر ہو جائے۔ مختلف مقامات پر یہ تعداد ایک جیسی نہیں ہوتی۔''

۳: اس حکم کی حکمت:

اسلام بنیادی طور پر ستر پوشی کو پسند کرتا اور اسی کی ترغیب دیتا ہے، [2] لیکن اقامتِ حدود کا معاملہ اس عام قاعدے سے مستثنیٰ کرتے ہوئے انھیں لوگوں کے سامنے اعلانیہ طور پر قائم کرنے کا حکم دیا۔ اس بارے میں حضراتِ مفسرین کی بیان کردہ حکمتوں میں سے چھ درج ذیل ہیں:

ا: سزا کی شدت میں اضافہ:

ب: کوڑے لگانے والے کے متعلق تہمت کے شبہ کا خاتمہ:

علامہ رازی نے قلم بند کیا ہے:

''اس حکم سے مقصود اقامتِ حدود کا اعلان ہے اور اس کے ذریعے (سزا

---

[1] ملاحظہ ہو: أحکام القرآن ۳/۱۳۲۸.

[2] امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔'' (جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے). (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، وعلی الذکر، جزء من رقم الحدیث ۳۸۔ (۲۶۹۹)، ۴/۲۰۷۴).

میں موجود) سختی میں اضافہ اور کوڑے لگانے والے کے بارے میں تہمت کے شبہے کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔'' ❶

ج: اقامتِ حد میں معاونت اور اس کے متعلق سستی میں رکاوٹ:
د: سستی کی صورت میں اقامتِ حد نہ کرنے پر احتساب:

شیخ ابن عاشور رقم طراز ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حد زنا قائم کرتے وقت مسلمانوں کے ایک گروہ کی حاضری کا حکم ارشاد فرمایا، تاکہ اقامتِ حد یقینی ہو جائے اور اس کے بارے میں تساہل نہ رہے، کیونکہ (کسی کام کا) چھپانا (عام طور پر) اسے فراموش کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔

جب مسلمان اقامتِ حد نہ دیکھیں گے، تو وہ اس کے چھوڑنے کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے، اور کوتاہی ظاہر ہونے پر کوئی نہ کوئی حدود کو معطل کرنے پر احتساب کرے گا۔ ❷

ہ: دوسروں کے لیے باعثِ عبرت ہونا:

علامہ ابن العربی نے قلم بند کیا ہے:

''اس کی حکمت یہ ہے، کہ حد، جس پر قائم کی جاتی ہے، اسے (آئندہ ارتکابِ گناہ سے) روکتی ہے۔ اقامتِ حد کے وقت حاضر ہونے والے (اس سے) نصیحت حاصل کرتے اور (ارتکابِ گناہ سے) رُکتے ہیں۔ اس کی خبر منتشر ہونے سے، بعد میں آنے والے عبرت حاصل کرتے ہیں۔'' ❸

❶ التفسیر الکبیر ۱۴۹/۲۳.
❷ ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر والتنویر ۱۵۱/۱۸.
❸ أحکام القرآن ۱۳۲۷/۳.

و: ارتکابِ زنا کی خبر میں چھپی دعوتِ زنا کی بیخ کنی:

زنا کے ارتکاب کی خبر کی شہرت میں غیر محسوس طور پر بُرائی کی دعوت ہوتی ہے۔ اعلانیہ طور پر اقامتِ حد اس دعوت کے بُرے اثرات کی بیخ کنی میں ان شاء اللہ موثر اور مفید ہوگی۔

۴: اقامتِ حد کے وقت [اہلِ ایمان کی موجودگی] کی حکمت:

عام لوگوں کے مقابلے میں اہلِ ایمان کے موجود ہونے سے سزا کی شدت اور سنگینی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو اجاگر کرنے والے دو پہلو درج ذیل ہیں:

ا: ان کے رُو برو ہونے والی ذلت و رسوائی کا زیادہ اذیّت ناک ہونا:

ب: ان کی نقل کردہ سزا کی خبر کا اثر عام لوگوں کی خبر سے کہیں زیادہ ہونا:

ذیل میں اس کے حوالے سے تین مفسرین رحمہم اللہ کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

I: علامہ زمخشری رقم طراز ہیں:

''انھوں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے (حاضر ہونے والوں کے لیے) اہلِ ایمان ہونے کی تخصیص فرمائی، کیونکہ یہ (سزا پانے والے کے لیے) زیادہ رُسوا کن ہے۔ فاسق اپنی قوم کے صالحین کے درمیان (سزا پاتے ہوئے) زیادہ شرمندہ ہوتا ہے۔'' [1]

II: علامہ رازی نے قلم بند کیا ہے:

ان کی حاضری سے سزا کی تاثیر گہری اور ان کی بیان کردہ دیکھی ہوئی خبر کی حیثیت میں اضافہ ہوگا۔ کوڑے کھانے والا اُن کی موجودگی کے سبب تشہیر سے (زیادہ) ڈرے گا اور یہ بات سزا کے اثر کو زیادہ قوی کرے گی۔ [2]

[1] الکشاف ۳/ ۴۸۔

[2] ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ۲۳/ ۱۴۹۔

III: شیخ ابن عاشور لکھتے ہیں:

قصور وار کو سزا دینے کے علاوہ اقامتِ حدود کا ایک مقصد یہ بھی ہے، کہ دوسرے لوگ (گناہ) سے باز رہیں۔ اہلِ ایمان کے ایک گروہ کی حاضری سے دوسرے نصیحت حاصل کریں گے، (گناہ سے) دور رہیں گے اور موجود لوگوں کے خبر کو نقل کرنے سے وہ غیر موجود لوگوں میں پھیل جائے گی۔ ❶

۵: بوقتِ رجم بھی اہلِ ایمان کے ایک گروہ کی موجودگی:

سزا دیتے وقت اہلِ ایمان کی ایک جماعت کی موجودگی، صرف کوڑوں کی سزا کے وقت ہی ضروری نہیں، بلکہ رجم کے وقت بھی، یہی حکم ہے۔

دوئم: جلاوطنی:

غیر شادی شدہ بدکار لوگوں کے لیے ایک اور سزا بھی ہے، جسے شرعی اصطلاح میں [التغریب] کہتے ہیں۔ علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

[اَلتَّغْرِیْبُ] الْمَذْکُوْرُ فِي الْأَحَادِیْثِ شَرْعًا:

[إِخْرَاجُ الزَّانِي عَنْ مَوْضِعِ إِقَامَتِهِ بِحَیْثُ یُعَدُّ غَرِیْبًا]. ❷

''احادیث میں ذکر کردہ [تغریب] شرعی طور پر:

[بدکار کو اس کی جائے رہائش سے وہاں نکالنا، جہاں اُسے پردیسی سمجھا جائے]۔

دلائل:

اس بارے میں نو دلائل درجِ ذیل ہیں:

۱: امام مسلم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر والتنویر ۱۸/۱۵۱.

❷ نیل الأوطار ۷/۲۵۴.

"اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ." ❶

[غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ (بدکاری کرے تو) سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی ہے]۔

۲: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) ان دونوں نے بیان کیا:

"ایک بدو آیا اور کہنے لگا: "یا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجیے۔"

اس کا مدمقابل اُٹھا اور عرض کیا: "اس نے درست (بات) کہی ہے، ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجیے۔"

بدو بولا: "بلاشبہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کر رہا تھا۔ اس کی بیوی کے ساتھ اس نے زنا کیا، تو انھوں (یعنی لوگوں) نے کہا: "تیرے بیٹے پر رجم ہے۔"

تو میں نے (بیٹے کو بچانے کی غرض سے) اسے سو بکری اور ایک لونڈی دی۔

پھر میں نے اہل علم سے پوچھا، تو انھوں نے بتلایا: "بے شک تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ. أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ ......الحديث ❷

---

❶ مکمل حدیث اور اس کی تخریج اس کتاب کے صفحہ ۱۲۸ میں دیکھیے۔

❷ متفق علیہ: صحیح البخاري، کتاب الأحکام، باب هل یجوز للحاکم أن یبعث رجلًا واحداً للنظر في الأمور؟ جزء من رقمي ۷۱۹۳۔ ۷۱۹۴، ۱۳/۱۸۵؛ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، جزء من رقمي الحدیثین من ۲۵۔ (۱۶۹۷۔۱۶۹۸)، ۳/۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

یقیناً میں تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تجھے لوٹائی جائیں، اور تمھارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے...... الحدیث

۳/۴/۵: امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ أَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه ضَرَبَ وَغَرَّبَ."❶

[بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے (غیر شادی شدہ بدکار کو) کوڑے لگائے اور جلاوطن کیا، ابوبکر نے کوڑے لگائے اور جلاوطن کیا اور عمر رضی اللہ عنہما نے کوڑے لگائے اور جلاوطن کیا۔]

۶: امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابن یسار سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الحدود، باب ما جاء في النفي، جزء من رقم الحديث ۱٤٦٢، ٤/٥٩١. شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذي ۲/۷۰).

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق مزید معلومات کے لیے ملاحظہ فرمایئے: مصنف عبد الرزاق، باب الرجل يزني بامرأة، ثم يتزوجها، رقم الرواية ۲۷۹٦، ۲۰٤/۷٦؛ ومصنف ابن أبي شيبة، كتاب الحدود، في النفي، من أين إلى أين؟ رقم الرواية ۸۸٥۲، ۸٤/۱۰؛ والمحلّى ضمن رقم المسألة ۲۱۹۷، ۱۱۱/۱۳؛ والسنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الحدود، باب ما جاء في نفي البكر، أرقام الروايات ۱٦۹۷۳ ـ ۱٦۹۷۸، ۳۸۸/۸ ـ ۳۸۹؛ وكنز العمال، كتاب الحدود من قسم الأفعال، فصل في أنواع الحدود (حدّ الزنا)، أرقام الروايات ۱۳٤٥۲ ـ ۱۳٤٥٦، ٤۱۰/٥ ـ ٤۱۱؛ وتحفة الأحوذي ٥۹۲/٤؛ وموسوعة فقه أبي بكر الصديق رضي الله عنه ص ۱۳٤.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق اس بارے میں مزید معلومات کے لیے دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبة، رقمي الروايتين ۸۸٤٦ و ۸۸٥۳، ۸۳/۱۰ و ۸٥؛ والمحلّى ۱۱۱/۱۳؛ والسنن الكبرىٰ للبيهقي، تتمه لرقمي الروايتين ۱٦۹۷۱ ـ ۱٦۹۷۲، ۳۷۸/۸؛ وكنز العمال، رقمي الروايتين ۱۳٤٦۷ و ۱۳٤۷۲، ٤۱٤/٥ و ٤۱٥ وموسوعة فقه عمر بن الخطاب رضي الله عنه ص ۳۷٥.

"جَلَدَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ امْرَأَةً فِي زِنَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا مَوْلًى لَهُ، يُقَالُ لَهُ: الْمَهْدِيُّ إِلَى خَيْبَرَ، فَنَفَاهَا إِلَيْهِ." ❶

[عثمان رضی اللہ عنہ نے زنا کے سبب ایک عورت کو کوڑے مارے، پھر اسے اپنے المہدی ❷ نامی آزاد کردہ غلام کے ہمراہ، جلاوطن کرنے کی غرض سے، خیبر بھیج دیا۔]

۷: امام ابن ابی شیبہ نے ابی اسحاق سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

"أُتِيَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بِجَارِيَةٍ مِنْ هَمْدَانَ، فَضَرَبَهَا، وَسَيَّرَهَا إِلَى الْبَصْرَةِ سَنَةً." ❸

"ہمدان سے ایک لونڈی علی رضی اللہ عنہ کے رُوبرو لائی گئی، تو انھوں نے اسے مارا (یعنی کوڑے لگوائے) اور اسے ایک سال کے لیے بصرہ جلاوطن کر دیا۔]

۸: امام عبدالرزاق نے ابراہیم سے روایت نقل کی ہے، کہ انھوں نے بیان کیا:

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے غیر شادی شدہ کے ساتھ غیر شادی شدہ زنا کرنے والے (دونوں) کے متعلق فرمایا:

---

❶ المصنف، كتاب الحدود، في النفي: من أين إلى أين؟ رقم الرواية ٨٨٤٧، ١٠/٨٣. نیز ملاحظہ ہو: موسوعة فقه عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ص ١٩٦.

❷ مصنف ابن أبي شيبة میں [المهري] ہے، لیکن تحفۃ الاحوذی میں [المهدی] ہے۔ (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي ٤/٥٩٢). اور شاید صحیح یہی ہو اور المصنف میں [المهری] طباعت کی غلطی کے سبب لکھا گیا ہو۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

❸ المصنف، كتاب الحدود، في النفي: من أين إلى أين؟ رقم الرواية ٨٨٤٩، ١٠/٨٤. نیز ملاحظہ ہو: المرجع السابق، رقم الرواية ٨٨٤٨، ١٠/٨٤؛ ومصنف عبد الرزاق، باب هل يحصن الرجل ولم يدخل؟، رقم الرواية ١٣٢٨٢، ٧/٣٠٥؛ والمحلّى، ضمن رقم المسألة ٢١٩٧، ١٣/١١٢؛ والسنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الحدود، باب ما جاء في نفي البكر، رقم الرواية ١٦٩٨٠، ٨/٣٨٩؛ وموسوعة علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ص ٣٢٢.

"يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً." ❶

[دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور دونوں ایک (ایک) سال کے لیے جلاوطن کیے جائیں گے۔]

۹: امام عبدالرزاق نے نافع سے روایت نقل کی ہے، کہ:

"أَنَّ [ابْنَ] عُمَرَ رضی اللہ عنہما حَدَّ مَمْلُوكَةً لَهُ فِي الزِّنٰى، وَنَفَاهَا إِلٰى فِدْكَ." ❷

"بے شک [ابن] عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی لونڈی پر زنا کی حد قائم کی اور اسے فدک جلاوطن کر دیا۔"

ان دلائل کے حوالے سے پانچ باتیں:

۱: امام ابن منذر لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدور والے واقعہ میں حلفاً فرمایا، کہ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کریں گے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اس [یعنی غیر شادی شدہ زنا کرنے والے مزدور] پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔" اور وہ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ) کتاب اللہ کا بیان ہے۔ یہی بات [یعنی غیر شادی بدکار کی جلاوطنی] عمر رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر خطبہ میں فرمائی، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا اور کسی ایک نے (بھی) اس پر اعتراض نہ کیا، تو اس طرح یہ (امت کا) اجماع تھا۔" ❸

---

❶ المصنف، باب البكر، رقم الرواية ۱۳۳۱۳، ۳۱۲/۷. نیز ملاحظہ ہو: المحلّٰی، ضمن رقم المسألة ۲۱۹۷، ۱۱۲/۱۳؛ وموسوعة فقه عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللہ عنہ ص ۳۰۷.

❷ المصنف، باب هل على المملوكين أو رجم؟، رقم الرواية ۱۳۳۱۶، ۳۱۲/۷. نیز ملاحظہ ہو: المحلّٰی، ضمن رقم المسألة ۲۱۹۷، ۱۲۲/۱۳، وموسوعة فقه ابن عمر رضی اللہ عنہما ص ۴۰۷.

❸ منقول از: تحفة الأحوذي ۵۹۲/۴.

۲: حافظ ابن حزم رقم طراز ہیں:

تینوں حضرات صحابہ عبادہ بن صامت، ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ احادیث غیر شادی شدہ زانی پر [سو کوڑوں] کے ساتھ واضح طور پر [ایک سال کی جلاوطنی] واجب کر رہی ہیں۔ مزید برآں نبی کریم ﷺ نے جلاوطنی کا حکم دیتے ہوئے اپنے فیصلے کے متعلق حلفاً فرمایا، کہ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

کتاب اللہ، ان کی جانب وحی اور ان کا حکم ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ [1]

[اور وہ (اپنی) خواہش سے نہیں بولتے۔ وہ تو صرف وحی ہے، جو نازل کی جاتی ہے۔]

سو بلاشبہ آنحضرت ﷺ (دینی معاملات کے بارے میں) جو بھی بیان کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی سے فرماتے ہیں۔ [2]

۳: امام ترمذی نے قلم بند کیا ہے:

حضرات صحابہ ابو ہریرہ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ صحیح احادیث کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے نزدیک (بھی) اسی (بات) پر عمل ہے۔ انھی میں سے ابوبکر، عمر، علی، ابی بن کعب، عبد اللہ بن مسعود، ابوذر اور ان کے علاوہ دیگر (صحابہ) رضی اللہ عنہم ہیں۔

اسی طرح یہ (بات) متعدد فقہائے تابعین سے نقل کی گئی ہے۔ سفیان ثوری، مالک

---

[1] سورة النجم / الآيتان ۳۔۴.

[2] ملاحظہ ہو: المحلّٰی، ضمن رقم المسألة ۲۱۹۷، ۱۳/۱۱۵.

بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول (بھی) یہی ہے۔ [1]

۴: حضراتِ احناف [جلاوطنی] کو بطورِ حد تسلیم نہیں کرتے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی لکھتے ہیں:

جلاوطنی پر دلالت کرنے والی احادیث کے بارے میں احناف کے متعدد جواب ہیں:

اوّل: یہ احادیث منسوخ ہیں، یہ بات ہدایہ کے مصنف اور دیگر حضرات کی ہے۔

دوئم: یہ حد کا حصہ نہیں، بلکہ تعزیر ہے۔ امامِ وقت چاہے، تو جلاوطن کرے اور چاہے، تو نہ کرے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے، کہ (امام) عبدالرزاق نے ابن مسیّب کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب (پینے) پر خیبر جلاوطن کیا، تو وہ (شاہِ روم) ہرقل کے پاس چلا گیا اور (وہاں جاکر) نصرانی ہوگیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

[میں اس کے بعد کسی مسلمان کو جلاوطن نہیں کروں گا۔]

دوسری دلیل یہ ہے، کہ (امام) محمد نے کتاب الآثار اور (امام) عبدالرزاق نے ابراہیم (النخعی) کے حوالے سے (حضرت) علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انھوں نے فرمایا:

"حَسْبُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ أَنْ يُّنْفَيَا۔"

''ان دونوں کے لیے یہ فتنہ بہت بڑا ہے، کہ انھیں جلاوطن کیا جائے۔''

اگر [جلاوطنی] حدّ شرعی کا حصہ ہوتی، تو (حضرت) عمر اور (حضرت) علی رضی اللہ عنہما یہ نہ فرماتے۔

سوئم: جلاوطنی کے متعلقہ احادیث [اخبار آحاد] ہیں، ان کے ساتھ کتاب اللہ پر

[1] ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٤/٥٩٢.

اضافہ کرنا درست نہیں۔ ❶

مذکورہ بالا دلائل پر تبصرہ:

I: مولانا عبدالحی لکھنوی خود ہی پہلی دلیل کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی جانب سے جلاوطن کرنے کے ثبوت کے بعد اسے منسوخ کہنے والی بات کا ثابت کرنا ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں محض احتمال سے نسخ ثابت نہیں ہوتا۔ ❷

II: حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا [جلاوطن نہ کرنے کا فرمان] [شراب پینے والے] کے متعلق ہے، [زانی] کے بارے میں نہیں۔ [جلاوطنی] حدِ زنا کا حصہ ہے اور شراب پینے کی حد کا حصہ نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردہ قول منقطع ہے، کیونکہ ابراہیم نخعی نے ان سے کچھ نہیں سنا، بلکہ انھوں نے تو ان سے ملاقات بھی نہیں کی۔ امام ابن المدینی نے بیان کیا، کہ نخعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی ایک سے (بھی) ملاقات نہیں ہوئی۔

امام ابوزرعہ نے بیان کیا:

''نخعی کی (حضرت) علی رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ❸ ہے۔'' ❹

III: حضراتِ احناف نے قرآن کریم پر [احادیثِ آحاد] کے ساتھ اضافے کے لیے جو [معیارِ شہرت] مقرر کیا ہے، جلاوطنی والی احادیث تو شہرت میں اس حد سے اونچے درجے پر ہیں۔ انھوں نے تو خود اس [معیارِ شہرت] سے کم درجے والی

---

❶ التعليق الممجد بحواله تحفة الاحوذي: ٤/ ٥٩٢.

❷ التعليق الممجد بحواله تحفة الأحوذي ٤/ ٥٩٢.

❸ یعنی منقطع ہے۔

❹ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: تهذيب التهذيب ١/ ١٧٦-١٧٧.

احادیث کے ساتھ قرآن کریم پر اضافہ کیا ہے، جیسے کہ [قہقہے سے وضو ٹوٹنے والی] اور [نبیذ سے وضو والی] حدیثیں۔ ❶

گفتگو کا ماحاصل یہ ہے، کہ غیر شادی شدہ زانی کے لیے حدّ شرعی [سو کوڑے] اور [ایک سال کے لیے جلاوطنی] ہے۔ اس بارے میں پیش کیے گئے اعتراضات اس قابل نہیں، کہ اُن کی بنا پر آنحضرت ﷺ، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت شدہ بات چھوڑی جائے۔

۵: [جلاوطنی] کی سزا کی تفصیلات کے حوالے سے علماء نے گفتگو فرمائی ہے۔ بطورِ خلاصہ علامہ قرطبی نے بہت عمدہ بات تحریر کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

اس بارے میں کوئی متعین کردہ کیفیت نہیں۔ مختلف اشخاص کے حوالے سے امام فیصلہ کرے گا، کہ ان میں سے کون سی صورت ہر ایک کو آئندہ گناہ سے سب سے زیادہ روکنے والی ہے۔ ❷

ج: بدکاروں کے ساتھ نکاح کا حرام ہونا:

اللہ کریم نے فرمایا:

﴿اَلزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ ❸

[بدکار مرد نکاح نہیں کرتا مگر بدکار عورت سے یا کسی شرک کرنے والی عورت سے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک اور اُسے (یعنی بدکار لوگوں سے نکاح) اہلِ ایمان پر حرام کردیا گیا ہے۔]

بدکار مردوں اور عورتوں کا جرم کس قدر سنگین ہے! ان پر اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور

❶ ملاحظہ ہو: نيل الأوطار ۷/۲۵۲ـ۲۵٤؛ وتحفة الأحوذي ٤/۵۹۲.

❷ ملاحظہ ہو: المفهم ۵/۸۲.

❸ سورة النور / الآية ۳.

غضب کس قدر شدید ہے، کہ اہل ایمان سے ان کے تعلق توڑنے کا اعلان کر دیا گیا! کسی ایمان والے کو انھیں رشتہ دینے یا اُن سے لینے کی اجازت نہیں۔

اسی بات کو اچھی طرح سمجھنے کی غرض سے نو علمائے امت کی تحریریں ملاحظہ فرمایئے:

۱: [اپنی عزیزہ کا فاسق سے نکاح کرنے والے شخص] کے متعلق امام شعبی نے فرمایا:

"مَنْ زَوَّجَ كَرِيْمَتَهُ مِنْ فَاسِقٍ فَقَدْ قَطَعَهَا." ❶

''جس شخص نے اپنی عزیزہ کا نکاح فاسق شخص سے کیا، تو اس نے اس سے قطعی رحمی کی۔''

۲: [ایسے نکاح کی شرعی حیثیت] کے متعلق امام احمد فرماتے ہیں:

"لَا يَصِحُّ الْعَقْدُ مِنَ الرَّجُلِ الْعَفِيْفِ عَلَى الْمَرْأَةِ الْبَغِيِّ مَا دَامَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى تُسْتَتَابَ، فَإِنْ تَابَتْ صَحَّ الْعَقْدُ عَلَيْهَا وَإِلَّا فَلَا. وَكَذٰلِكَ لَا يَصِحُّ تَزْوِيْجُ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ الْعَفِيْفَةِ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ الْمُسَافِحِ حَتّٰى يَتُوْبَ تَوْبَةً صَحِيْحَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾" ❷

''پاک باز مرد کا زانیہ سے جب تک وہ زانیہ رہے، نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے۔ وہ توبہ کرلے، تو نکاح کا انعقاد درست ہوگا، وگرنہ نہیں۔ اسی طرح پاک دامن آزاد خاتون کا فاجر بدکار آدمی سے اس کے صحیح توبہ کرنے تک نکاح کرنا درست نہیں۔ یہ (حکم) ارشادِ تعالیٰ

---

❶ منقول از دقائق التفسير الجامع لتفسير الإمام ابن تيميه ٤٠٣/٤.

❷ تفسیر ابن کثیر ۲۹۰/۳. علامہ رازی نقل کرتے ہیں، کہ کہا گیا ہے، کہ (حضرات صحابہ) ابوبکر، عمر، علی، ابن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک [زانی پر پاک دامن خاتون سے] اور [زانیہ پر پاک باز مرد سے] نکاح حرام ہے۔

﴿وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کی بنا پر ہے۔"

۳: شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"فَأَمَّا تَحْرِيْمُ نِكَاحِ الزَّانِيَةِ فَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ الْفُقَهَاءُ مِنْ أَصْحَابِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِمْ. وَفِيْهِ آثَارٌ عَنِ السَّلَفِ، وَإِنْ كَانَ الْفُقَهَاءُ قَدْ تَنَازَعُوْا فِيْهِ، وَلَيْسَ مَعَ مَنْ أَبَاحَهُ مَا يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ." [1]

"(امام) احمد کے اصحاب میں سے فقہاء اور ان کے علاوہ دیگر (فقہاء) نے زانیہ کے (ساتھ) نکاح کی حرمت کے متعلق گفتگو کی ہے۔ اس سلسلے میں سلف (صالحین) نے بھی گفتگو کی ہے۔ (بعض) فقہاء نے اگرچہ اس بارے میں اختلاف کیا ہے، لیکن اسے جائز قرار دینے والوں کے پاس کوئی قابلِ اعتماد چیز (یعنی دلیل) نہیں ہے۔"

۴: پاک دامن خاتون اور اس کے گھر والوں کی لاعلمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بدکار شخص کے ان کے ہاں نکاح کے متعلق علامہ ابن خویز منداد فرماتے ہیں:

"جو شخص بدکاری میں معروف ہو یا نافرمانی کے دیگر کام علانیہ کرنے والا ہو اور وہ کسی شریف گھرانے کو اپنے بارے میں مغالطہ دے کر ان کے ہاں نکاح کر لے، تو انھیں اس سے نکاح باقی رکھنے اور اس سے جدا ہونے کا اختیار ہوگا۔" [2]

۵: شیخ ناصر الدین مالکی نے تحریر کیا ہے:

"اس آیت سے مقصود ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بدکار لوگوں کے

---

[1] دقائق التفسير الجامع لتفسير الإمام ابن تيمية ٤/٤٠٣.

[2] منقول از: تفسير القرطبي ١٢/١٧١.

نکاح سے نفرت دلانا ہے، تاکہ وہ بے حیائی سے باز رہیں۔ اسی خاطر زنا اور شرک کو ملا کر بیان کیا گیا ہے۔ اسی بنا پر (امام) مالک نے بے حیائی میں مشہور لوگوں کے ساتھ رشتے ناطے کو ناپسند کیا ہے۔ ان کے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے، کہ (مالکی) مذہب میں عورت اور اس کے اولیاء کو فاسق کے ساتھ کیے ہوئے نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار ہے۔'' [1]

۶: مولانا ثناء اللہ امرتسری اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''یعنی مؤمن پر حرام ہے، کہ وہ زانیہ سے زانیہ ہونے کی حالت میں نکاح کرے اور ایمان والی عورت پر زانی سے زانی ہونے کی حالت میں نکاح کرنا حرام ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں بے حیائی کا پھیلاؤ ہے۔'' [2]

۷: سیّد قطب رقم طراز ہیں:

یہ بُری کرتوت ہے، جو ارتکاب کرنے والے کو اہلِ اسلام کی جماعت سے الگ کر دیتی ہے اور ان کے ساتھ باہمی تعلقات منقطع کر دیتی ہے۔ صرف یہ معاشرتی سزا ہی کوڑوں کی سزا کی طرح دردناک یا اس سے بھی زیادہ اذیت ناک ہے۔ [3]

۸: شیخ سعدی نے قلم بند کیا ہے:

''یہ زنا کی کمینگی اور گھٹیا پن کا بیان ہے، یہ بدکاری کرنے والے، اس کے ساتھیوں اور اس کے ساتھ میل جول رکھنے والوں کے دامن کو داغ دار کر دیتا ہے۔ یہ (زنا کا وہ اثر ہے، جو) باقی گناہوں کا نہیں ہوتا۔'' [4]

---

[1] الإنصاف فيما تضمنه الكشاف من الاعتزال ۳/۴۹.

[2] تفسير القرآن بكلام الرحمٰن ص ۴۶۴.

[3] ملاحظہ ہو: في ظلال القرآن ۶/۵۹.

[4] تفسير السعدي ص ۵۶۱.
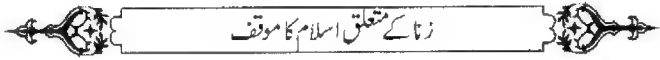
۹: مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

''زنا ایسی گندی چیز ہے، کہ اس سے انسان کی طبیعت کا مزاج ہی بگڑ جاتا ہے۔ اس کی رغبت بُری ہی چیزوں کی طرف ہوجاتی ہے۔ ایسے آدمی کی طرف رغبت بھی کسی ایسے ہی خبیث النفس کی ہوسکتی ہے، جس کا اخلاقی مزاج بگڑ چکا ہو۔'' [1]

تنبیہ:

کفر و شرک والی پاک دامن کتابیہ سے نکاح کی اجازت:

زنا کے بدکاروں پر سنگین اثرات کو آشکارا کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ اہل کتاب کی پاک دامن عورت سے، اس کے کفر و شرک کے باوجود، نکاح کرنے کی اجازت ہے، لیکن مسلمانوں میں سے کسی بدکار عورت اور اسی طرح بدکار مرد سے نکاح کرنا حرام ہے۔ کتابیہ خاتون سے نکاح کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾ [2]

[آج تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئیں اور اہلِ کتاب کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور ایمان والیوں میں سے پاک دامن خواتین اور جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، ان کی پاک دامن عورتیں، بشرطیکہ تم عقدِ نکاح کی نیت سے ان کا مہر ادا کرچکے ہو، اعلانیہ زنا یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔]

اس آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان اور اہل کتاب کی خواتین کے

[1] معارف القرآن ٦/ ٣٥٠.
[2] سورة المائدة/ جزء من الآية ٥.

ساتھ نکاح کی اجازت کو ان کے [محصنات] ❶ ہونے کے ساتھ مشروط فرمایا۔ علاوہ ازیں نکاح کرنے والے مردوں کے بارے میں بھی [غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ] ❷ فرما کر یہ شرط عاید کردی، کہ وہ زانی نہ ہوں۔ اس سلسلے میں ذیل میں دو مفسرین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

I: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"(غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ) فَكَمَا شَرَطَ الْإِحْصَانَ فِيْ النِّسَاءِ، وَهِيَ الْعِفَّةُ مِنَ الزِّنَا، كَذٰلِكَ شَرَطَهَا فِيْ الرِّجَالِ، وَهُوَ أَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ مُحْصِنًا عَفِيْفًا. وَلِهٰذَا قَالَ: (غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ) وَهُمُ الزُّنَاةُ الَّذِيْنَ لَا يَرْتَدِعُوْنَ عَنْ مَعْصِيَةٍ، لَا يَرُدُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ عَمَّنْ جَاءَهُمْ (وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ) أَيْ ذَوِيْ الْعَشِيْقَاتِ الَّذِيْنَ لَا يَفْعَلُوْنَ إِلَّا مَعَهُمْ." ❸

"[عقد نکاح کی نیّت کرنے والے، علانیہ زنا یا پوشیدہ آشنائی کی نیّت نہ ہو] جیسے (اللہ تعالیٰ) نے عورتوں میں [الإحصان] [یعنی زنا سے پاک دامنی کی] شرط لگائی، اسی طرح مردوں میں یہ شرط لگائی، کہ مرد بھی پاک باز، پاک دامن ہو۔ اسی لیے ارشاد فرمایا: [غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ] اور وہ ایسے بدکار ہوتے ہیں، جو برائی سے نہیں رکتے اور اپنے پاس کسی بھی آنے والے سے خود کو دور نہیں رکھتے [وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ] دوست خواتین والے، کہ وہ صرف اُنہی کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔"

---

❶ (مُحْصَنَاتٍ): پاک دامن عورتیں، جنھوں نے زنا نہ کیا ہو۔ (ملاحظہ ہو: زاد المسیر ۲/۲۹۶؛ وتفسیر القرطبي ۵/۱۲۰؛ ۶/۷۹؛ وتفسیر القاسمي ۶/۸۶؛ وأیسر التفاسیر ۱/۵۰۲).

❷ پاک دامن۔

❸ تفسیر ابن کثیر ۲/۲۴.

II: علامہ شوکانی نے قلم بند کیا ہے:

"فَقَدْ شَرَطَ اللّٰهُ فِي الرِّجَالِ الْعِفَّةَ وَعَدَمَ الْمُجَاهَرَةِ بِالزِّنَا وَعَدَمِ اِتِّخَاذِ أَخْدَانٍ، كَمَا شَرَطَ فِي النِّسَاءِ أَنْ يَكُنَّ مُحْصِنَاتٍ." ❶

''اللہ تعالیٰ نے (نکاح کے انعقاد کے لیے) مردوں کے بارے میں یہ شرط مقرر فرمائی، کہ وہ پاک دامن ہوں، اعلانیہ زنا کرنے والے اور پوشیدہ طور پر (اجنبی) خواتین سے دوستی رکھنے والے نہ ہوں، جیسے کہ خواتین کے لیے پاک دامن ہونے کی شرط مقرر فرمائی۔''

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ پاک باز مسلمان مرد کو اہلِ کتاب کی پاک دامن عورت کے ساتھ نکاح کی تو اجازت ہے، لیکن بدکار عورت سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں، اگرچہ وہ مسلمانوں ہی میں سے ہو۔ یہ بات بلاشک وشبہ زنا اور اس کے اثرات کی شدید قباحت اور بہت زیادہ برائی کو واضح کرتی ہے۔

چہارم: گواہی کے لیے نااہل قرار پانا:

بدکار لوگوں سے شہادت دینے کی اہلیت چھن جاتی ہے۔ امام ابوداود نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ، وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِيَةٍ، وَّلَا ذِي غِمْرٍ عَلٰى أَخِيهِ." ❷

❶ فتح القدير ٢/ ٢٤.

❷ سنن أبي داود، كتاب القضاء، رقم الحديث ٣٥٩٦، ١٠/ ٨. شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ٢/ ٦٧٨). نیز دیکھئے: إرواء الغليل، رقم الحديث ٢٦٦٩، ٨/ ٢٨٣-٢٨٤؛ وصحيح الجامع الصغير وزيادته، رقم الحديث ٧٢٣٦-٢٤٨٦، ٢/ ١٢١٢.

''خیانت کرنے والے مرد اور عورت، زنا کرنے والے مرد اور عورت اور اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھنے والے کی کوئی گواہی جائز نہیں۔''

حدیث کے حوالے سے پانچ باتیں:

آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں دوٹوک انداز میں بدکار لوگوں کو [شہادت دینے کے لیے نااہل] قرار دیا ہے۔ اسی حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھنے سمجھانے کی غرض سے ذیل میں توفیقِ الٰہی سے پانچ باتیں پیش کی جارہی ہیں:

۱: آنحضرت ﷺ نے اپنے فرمان [لَا تَجُوْزُ شَهَادَةٌ] میں [لام نافیہ] کے بعد لفظ [شَهَادَةٌ] نکرہ استعمال فرما کر تینوں اقسام کے لوگوں کی ہر قسم کی گواہی کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ ❶

۲: آنحضرت ﷺ نے پہلے [خائن] اور [خائنہ] کا ذکر فرمایا اور خیانت کا عام معنٰی [سپرد کردہ امانت میں خیانت کرنا] ہے، اس کا تعلق خواہ اللہ تعالیٰ سے ہو یا بندوں سے، پھر [زانی] اور [زانیہ] کا ذکر فرمایا۔ یہ دونوں بھی خیانت کے عام معنٰی کے اعتبار سے خیانت کرنے والوں میں شامل ہیں، لیکن آنحضرت ﷺ نے پھر بھی زنا کی شدید قباحت اور سنگین بُرائی کو آشکارا کرنے کی غرض سے ان دونوں کا خصوصی طور پر ذکر فرمایا۔ ❷

۳: بدکار لوگوں کی گواہی کی قبولیت کی راہ میں [رکاوٹ] کے متعلق علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

''اَلْمَانِعُ مِنْ قَبُوْلِ شَهَادَتِهِمَا الْفِسْقُ الصَّرِيْحُ .'' ❸

''ان دونوں کی گواہی کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹ ان کا صریح فسق

---

❶ ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ٧/٣٤٤.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٧/٣٤٥.

❸ نيل الأوطار ٩/٢٠٣. نیز دیکھیے: عون المعبود ١٠/٨.

(کھلم کھلی نافرمانی) ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے تو اہلِ عدل کو گواہ ٹھہرانے اور فاسق کی بیان کردہ خبر کی خوب چھان پھٹک کا حکم دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ ❶

[اور تم اپنے میں سے دو صاحبِ عدل گواہ بنالو۔]

اور ارشادِ ربانی ہے:

﴿اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا﴾ ❷

[اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے، تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلو۔] ❸

۴: امام ابوداؤد نے اس حدیث کو درجِ ذیل عنوان والے باب میں روایت کیا ہے:

[بَابُ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ] ❹

[ان (لوگوں) کے بارے میں باب، جن کی گواہی ردّ کی جاتی ہے]

علامہ مجد الدین ابن تیمیہ کا تحریر کردہ عنوان حسبِ ذیل ہے:

[بَابُ مَنْ لَا یَجُوْزُ الْحُكْمُ بِشَهَادَتِهٖ] ❺

[ان (لوگوں) کے متعلق باب، جن کی گواہی کے ساتھ فیصلہ کرنا جائز نہیں]

۵: بعض علماء نے اس بارے میں یہاں تک سختی کی ہے، کہ انھوں نے [ولـــد

❶ سورة الطلاق / جزء من الآية ٢.

❷ سورة الحجرات / جزء من الآية ٦.

❸ دیکھئے: نيل الأوطار ٩/٢٠٣.

❹ سنن أبي داود ١٠/٧.

❺ منتقى الأخبار ٩/٢٠١.

الزنا] ❶ کی گواہی کو بھی [زنا کے متعلق] ناقابلِ اعتبار ٹھہرایا ہے۔ علامہ خطابی لکھتے ہیں:

"(امام) مالک تہمت کی بنا پر ❷ [ولد الزنا] کی [زنا کے متعلق] شہادت کو خصوصی طور پر ناجائز قرار دیتے تھے۔" ❸

-۲۱-

زنا کی اخروی سزائیں

بدکار لوگ، اگر دنیا میں عذاب سے بچ جائیں اور توبہ کیے بغیر مرجائیں، تو ان کے لیے آخرت میں متعدد اقسام کے انتہائی دردناک عذاب ہیں۔ مختلف اقسام کے بدکاروں کو عمومی عذاب کے ساتھ ملنے والے خصوصی عذابوں کو احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس سلسلے میں قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

ا: عمومی عذاب:

اس بارے میں ذیل میں دو حدیثیں ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام بخاری نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي.....

قَالَا: "اِنْطَلِقْ."

فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلَ التَّنُّوْرِ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ. فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا، حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوْا. فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ.

---

❶ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا ناجائز بچہ۔

❷ یعنی شاید وہ خود ناجائز تعلقات کا نتیجہ ہونے کی بنا پر دوسروں کو بھی داغ دار کرنا چاہتا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ معالم السنن ٤/ ٨٠.

فَقُلْتُ: "مَنْ هٰذَا؟"......

قَالَا: .... وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ. [1]

[میں نے رات (خواب میں) دیکھا، کہ دو آدمی میرے پاس آئے......

ان دونوں نے کہا: "آگے تشریف لے چلیے۔"

ہم ایک سوراخ کی طرف روانہ ہوئے، جو تنور کی مانند تھا، جس کا بالائی حصہ تنگ اور نیچے والا کشادہ تھا۔ اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب وہ (آگ بھڑکنے کی بنا پر کنارے کے) قریب آتی، تو وہ (یعنی اس میں جلنے والے لوگ) اسی قدر اُوپر اُٹھ جاتے، گویا کہ وہ باہر نکلنے کے قریب ہیں، جب آگ ماند پڑتی، تو وہ اس (آگ) میں پلٹ جاتے۔ اس (تنور) میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔

میں نے دریافت کیا: "یہ کون ہے؟"

ان دونوں نے کہا:...... جنھیں آپ نے سوراخ میں دیکھا، وہ بدکار لوگ تھے۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ.

قَالَ: "فَأَحْسَبُهُ كَانَ يَقُوْلُ:

"فَإِذَا فِيْهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ."

قَالَ: "فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ، فَإِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ. وَإِذَا هُمْ يَأْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِّنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ. فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ، ضَوْضَوْا.

قَالَ: "قَالَا لِيْ:.... وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ

[1] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب، جزء من رقم الحديث ١٣٨٦، ٣/٢٥١-٢٥٢.

التَّنُّوْرِ فَهُمَ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي. [1]

''ہم روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ہم تنور ایسی چیز پر آئے۔

انھوں (یعنی راوی) نے کہا: ''اور میں گمان کرتا ہوں، کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''تو اس میں شور و غوغا اور آوازیں تھیں۔'' (یعنی ان کی چیخ و پکار تھی)۔

انھوں نے بیان فرمایا: ''تو ہم نے اس میں جھانکا، تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ ان کے پاس ان کے نیچے سے آگ کے شعلے آ رہے تھے۔ جب ان کے پاس آگ کے شعلے پہنچتے، تو وہ آوازیں اور شور و غوغا بلند کرتے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں نے مجھے کہا: ...... تنور ایسی چیز میں برہنہ مرد اور عورتیں بدکار مرد اور عورتیں تھیں۔

۲: امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ......

ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدِّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا، وَأَنْتَنِهِ رِيحًا، وَأَسْوَئِهِ مَنْظَرًا.

فَقُلْتُ: ''مَنْ هٰؤُلَاءِ؟''

قِيْلَ: الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِي...... الحديث. [2]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح، جزء من رقم الحديث ٧٠٧٤، ١٢/٤٣٨-٤٣٩.

[2] صحيح ابن خزيمة، كتاب الصيام، جماع أبواب الأفعال التي تفطر الصائم، باب ذكر تعليق المفطرين قبل وقت الإفطار بعراقيبهم......، جزء من رقم الحديث ١٦٨٦، ٣/٢٣٧؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب إخباره ﷺ عن مناقب الصحابة، ⇦⇦

''جب میں سو رہا تھا، تو میرے پاس دو آدمی آئے اور انھوں نے میری بغلوں اور کہنیوں کے درمیان سے میرے دونوں بازوؤں سے پکڑا ......
پھر مجھے لے جایا گیا، یہاں تک کہ ایک ایسی قوم کے ہاں لائے، جو ہوا کی بھرائی کی وجہ سے سب چیزوں سے زیادہ پھولے ہوئے، بدترین بدبو اور قبیح ترین شکل وصورت والے تھے۔
میں نے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟''
کہا گیا: ''زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں۔''

صحیح ابن خزیمہ میں ہے:

''كَأَنَّ رِيْحَهُمُ الْمَرَاحِيْضُ.'' [1]

[ان کی بدبو ٹیوں سے آنے والی بدبو کی طرح تھی۔]

دونوں حدیثوں کے حوالے سے آٹھ باتیں:

۱: بدکار لوگ دوزخ کے اندر ایسے گڑھے میں ہوں گے، جو تنور کی مانند اوپر سے تنگ اور نیچے سے فراخ ہوگا۔ علامہ کرمانی اس عذاب کی زانیوں سے مناسبت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بدکار لوگ خلوت طلب کرتے ہیں، تو تنور ان کے مناسبِ حال تھا۔'' [2]

۲: ان کے نیچے آگ روشن ہوگی۔ اس عذاب کے حوالے سے علامہ کرمانی نے قلم

⇦⇦ باب صفة النار وأهلها، ذكر وصف عقوبة أقوام من أجل أعمالهم ارتكبوها أري رسول الله ﷺ إياها، جزء من رقم الحديث ۷٤۹۱، ۱٦/٥۳٦. الفاظِ حدیث صحیح ابن حبان کے ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] اور شیخ ارناؤوط نے ابن حبان کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ۲/٦۱۱؛ وهامش الإحسان ۱٦/٥۳۷).

[1] صحيح ابن خزيمة ۳/۲۳۷.

[2] منقول از: فتح الباري ۱۲/٤٤٦.

بند کیا ہے:

''بدکار بُرائی کا ارتکاب کرتے ہوئے اس طرح خوفزدہ اور بے قرار ہوتا ہے، گویا کہ اس کے نیچے آگ ہو۔'' ❶

نچلی جانب سے انھیں عذاب دی جانے کی حکمت...... واللہ تعالیٰ أعلم...... یہ ہے، کہ اس کرتوت کا ارتکاب اُن کے نیچے والے اعضاء کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ ❷

۴: بدکار لوگ دوزخ کے گڑھے میں برہنہ ہوں گے۔

اس عذاب کی مناسبت یہ ہے، کہ وہ خلوت میں چھپ کر یہ گناہ کرتے تھے، تو دوزخ میں ان کی ذلت اور رسوائی کی خاطر ان کے ستر کو چھین لیا گیا۔ ❸

۵: عذاب کی شدید اذیّت کی بنا پر بدکار لوگ آوازیں اور شور و غوغا بلند کریں گے۔

۶: بدکار انتہائی زیادہ پھول جائیں گے۔

۷: ان کی جانب سے آنے والی بدبو بیت الخلاء سے آنے والی بدترین بو کی مانند ہوگی۔

شاید اس عذاب کی ان کے ساتھ مناسبت۔ واللہ تعالیٰ أعلم۔ یہ ہو، کہ وہ دنیا میں دوسروں کو بُرائی پر آمادہ کرنے کی خاطر اچھی سے اچھی خوشبوؤں کا استعمال کرتے ہیں۔

۸: ان کی شکل و صورت بدترین ہوگی اور شاید اس عذاب کی مناسبت۔ واللہ تعالیٰ أعلم۔ یہ ہو، کہ وہ دنیا میں بُرائی کے لیے جاذبیت پیدا کرنے کی خاطر خود کو بنانے سنوارنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔

جہنم میں ان کے لیے عذاب کی سنگینی اور قباحت واضح کرنے کے لیے ان میں سے ہر ایک بات تنہا ہی بہت کافی ہے اور جب یہ سب باتیں ان کے عذاب میں شامل ہوں گی، تو وہ کس قدر شدید ہوگا! إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ

❶ منقول از: المرجع السابق ۱۲/٤٤٦.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۲/٤٤٥؛ وعمدة القاري ۲٤/۱۷٥.

❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۲/٤٤٥؛ وعمدة القاري ۲٤/۱۷٥.

أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ. ❶

ب: بوڑھے بدکاروں کی سزائیں:

ذیل میں اس بارے میں تین روایات ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ:

شَيْخٌ زَانٍ،

وَمَلِكٌ كَذَّابٌ

وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. ❷

تین (اقسام کے لوگوں) کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گفتگو نہیں فرمائیں گے، اور نہ ان کا تزکیہ کریں گے، اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور ان ہی کے لیے بہت دردناک عذاب ہے:

بوڑھا بدکار

اور بہت جھوٹ بولنے والا بادشاہ

اور تکبر کرنے والا تنگ دست شخص۔

۲: امام نسائی اور امام ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ ترجمہ: یقیناً اس میں اس شخص کے لیے ضرور نصیحت ہے، جس کا کوئی دل ہو یا وہ حاضر دل ہو کر کان لگا کر سنے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان غلظ تحریم إسبال الإزار......، رقم الحدیث ۱۷۲۔ (۱۰۷)؛ ۱/۱۰۲۔ ۱۰۳ باختصار.

''أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ:

اَلْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ،

وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ،

وَالشَّيْخُ الزَّانِي،

وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ.'' ❶

''چار (اقسام کے لوگوں) کے ساتھ اللہ تعالیٰ بغض (یعنی نفرت اور دشمنی) رکھتے ہیں:

زیادہ قسمیں کھا کر (سودا) فروخت کرنے والا،

تکبر کرنے والا فقیر،

بوڑھا بدکار

اور ناانصافی کرنے والا امام (یعنی حاکم)۔''

۳: امام بزار نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ثَلَاثَةٌ لَّا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ:

اَلشَّيْخُ الزَّانِي،

وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ،

❶ سنن النسائي، كتاب الزكاة، الفقير المختال، ٥/٨٦؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحظر والإباحة، رقم الحديث ٥٥٥٨، ١٢/٣٦٨ـ ٣٦٩. شیخ البانی نے نسائی کی روایت کو [صحیح] اور شیخ ارناؤوط نے ابن حبان کی [سند کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ٢/٥٤٤؛ وهامش صحيح ابن حبان ١٢/٣٦٩).

وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ."❶

''تین (اقسام کے لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے:

بوڑھا بدکار،

بہت جھوٹ بولنے والا امام۔ (یعنی حاکم)

اور تکبر کرنے والا تنگ دست۔''

تینوں روایات کے حوالے سے تین باتیں:

۱: ان روایات میں بوڑھے بدکاروں کے لیے درج ذیل پانچ سزائیں بیان کی گئی ہیں:

ا: (لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ): یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ گفتگو نہیں فرمائیں گے، جو کہ وہ اچھے اعمال والوں سے کریں گے اور نہ ہی ان سے خوش نودی کا اظہار فرمائیں گے، بلکہ وہ اُن کے ساتھ ایسی گفتگو کریں گے، جو کہ وہ ان لوگوں سے کریں گے، جن پر انھیں ناراضی اور غصہ ہوگا۔❷

ب: (وَلَا یَنْظُرُ إِلَیْهِمْ): یعنی ان سے اعراض فرمائیں گے اور ان پر غضب ناک ہوں گے۔❸

ج: (وَلَا یُزَکِّیْهِمْ): یعنی انھیں گناہوں کی آلودگی سے پاک نہیں کریں گے۔❹

---

❶ صحیح الترغیب والترھیب، کتاب الحدود وغیرھا، الترھیب من الزنا، رقم الحدیث ۲۳۹۸۔ (۱۲)، ۲/۶۱٤. حافظ منذری لکھتے ہیں، کہ اسے (امام) بزار نے (عمدہ سند) کے ساتھ روایت کیا ہے۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲/۶۱٤).

❷ ملاحظہ ہو: شرح النووي ۳/۱۱٦.

❸ ملاحظہ ہو: المفھم ۱/۳۰۲.

❹ ملاحظہ ہو: شرح النووی ۳/۱۸.

د: (يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ): یعنی ان سے نفرت اور دشمنی رکھیں گے۔ اور یہ سزا ان کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں ہیں۔ واللّٰہ تعالیٰ أعلم.

ہ: (وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ): یعنی ان ہی کے لیے بہت دردناک عذاب ہے۔

علامہ واحدی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''وہ ایسا عذاب ہوگا، جس کی اذیّت ان کے دلوں تک پہنچے گی۔'' ❶

و: (لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ): یعنی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

اس سے مراد۔ واللّٰہ تعالیٰ أعلم۔ یہ ہے، کہ وہ دیگر اہلِ ایمان کی طرح حساب و کتاب کے بعد سیدھے جنت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ اپنی کرتوتوں کی سزا پانے کے لیے پہلے دوزخ میں داخل کیے جائیں گے۔

۲: امام ابن حبان نے دوسری روایت پر حسبِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ وَصْفِ أَقْوَامٍ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ أَجْلِ أَعْمَالٍ إِرْتَكَبُوْهَا] ❷

[قوموں کے اوصاف کا ذکر، جن سے اللّٰہ تعالیٰ اُن کی کرتوتوں کی بنا پر نفرت اور دشمنی رکھتے ہیں]

۳: پہلی روایت میں ذکر کردہ لوگوں کے عذاب کی سنگینی کی حکمت کے متعلق علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

ان تینوں کی سزا اس لیے سنگین ہوئی، کیونکہ ان گناہوں کے ارتکاب کا باعث صرف اُن کی ہٹ دھرمی اور اُن گناہوں کے کرنے کو معمولی بات سمجھنا ہے۔

---

❶ ملاحظہ ہو: شرح النووي ۳/۱۱٦.

❷ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۱۲/۳٦۸.

ان گناہوں پر آمادہ کرنے کے لیے ان کے ہاں کوئی قوی سبب یا حاجت نہیں ہوتی، جیسی کہ دوسرے لوگوں میں ہوتی ہے۔

بوڑھے شخص کو زنا کی دعوت دینے والا کوئی سبب یا ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں نکاح کی رغبت ضعیف، عقل پختہ اور اپنی عمر کے کنارے پر پہنچنے کی بنا پر، اس کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے...... ❶

ج: غیر حاضر شخص کی بیوی کے بستر پر بیٹھنے کی سزا:

امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے، کہ انھوں [آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم] نے ارشاد فرمایا:

''مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ عَلٰى فِرَاشِ الْمُغِيْبَةِ مَثَلُ الَّذِي يَنْهَشُهُ أَسْوَدُ مِنْ أَسَاوِيْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.'' ❷

''غائب شخص کی اہلیہ کے بستر پر بیٹھنے والے شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے، جسے روزِ قیامت کے اژدھاؤں میں سے ایک اژدھا ڈسے گا۔''

اس حدیث سے مراد یہ ہے، کہ ایسی حرکت کرنے والے کو دوزخ کے اژدھاؤں میں سے ایک اژدھا ڈسے گا۔ أَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَوْلَادَنَا مِنْ هٰذِهِ الْجَرِيْمَةِ الشَّنِيْعَةِ، وَمِنْ عَذَابِهَا. آمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. ❸

د: مجاہدین کے گھر والوں میں خیانت کی سزا:

امام مسلم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے

---

❶ المفهم ١/٣٠٥ باختصار. نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي ٣/١١٧.

❷ صحيح الترغيب والترهيب، كتاب الحدود وغيرها، الترهيب من الزنا......، رقم الحديث ٢٤٠٥ - (١٩)، ٢/٦١٦. حافظ منذری لکھتے ہیں، کہ اسے (امام) طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راویان [ثقہ] ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٢/٦١٦).

❸ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اس بُرے عمل اور اس کے عذاب سے محفوظ رکھیں۔ آمین یا رب العالمین.

بیان کیا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ. وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمَجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ، فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ. فَمَا ظَنُّكُمْ؟" ❶

"مجاہدین کی خواتین کی حرمت (پیچھے) رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی حرمت جیسی ہے۔ مجاہدین کے گھر والوں کے کام کاج میں ان کی نیابت کرنے والا کوئی شخص ان (کے گھر والوں) میں خیانت نہیں کرتا، مگر اسے روزِ قیامت کھڑا کیا جائے گا اور وہ (یعنی مجاہد) اس کے عمل (یعنی نیکیوں) میں سے جو چاہے گا، لے لے گا۔"

(آنحضرت ﷺ نے مزید فرمایا:) "سو تمہارا گمان کیا ہے؟"

صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:

"فَقَالَ: "فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ." ❷

تو انھوں نے فرمایا (یعنی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے): "سو تم اس کی نیکیوں سے جو چاہے، لے لو۔"

سنن ابی داود میں ہے:

"إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقِيلَ لَهُ: "هٰذَا قَدْ خَلَفَكَ فِي

❶ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب حرمة نساء المجاهدين و إثم من خانهم فيهن، رقم الحديث ١٣٩ـ (١٨٩٧)، ٣/١٥٠٨.

❷ المرجع السابق، رقم الحديث ١٤٠ـ (١٨٩٧)، ٣/١٥٠٨.

أَهْلِكَ، فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ." ❶

''مگر اسے (یعنی خیانت کرنے والے کو) روزِ قیامت اُس (یعنی مجاہد) کے لیے کھڑا کیا جائے گا اور اس (یعنی مجاہد) سے کہا جائے گا:

''اس نے تمھارے اہل میں تمھاری نیابت کی (اور خیانت کا ارتکاب کیا)، سوتم اس کی نیکیوں سے جو چاہو، لے لو۔''

سنن النسائی میں ہے:

"ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ:

"مَا ظَنُّكُمْ تُرَوْنَ، يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا؟" ❷

پھر نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''تمھارا کیا گمان ہے، وہ اس کی نیکیوں میں سے کوئی چیز اس کے لیے رہنے دے گا؟''

اس حدیث کے حوالے سے تین باتیں:

ا: [حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ]

[مجاہدین کی خواتین کی حُرمت [ان کے پیچھے] رہنے والوں پر اپنی ماؤں کی حُرمت جیسی ہے]

اس کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں:

---

❶ سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في حرمة نساء المجاهدين على القاعدين، جزء من رقم الحديث ٢٤٩٣، ٧/١٢٤ ـ ١٢٥. شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سنن أبي داود ٢/٤٧٣)۔

❷ سنن النسائي، كتاب الجهاد، ٦/٥١. شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن النسائي ٢/٦٧٢)۔

ماؤں ایسی حرمت دو چیزوں میں ہے۔

پہلی بات یہ ہے، کہ مشکوک طریقے سے ان کے ساتھ تعامل کا حرام ہونا، جیسے ان کی طرف بُری نظر سے دیکھنا، ان کے ساتھ خلوت اختیار کرنا، ان کے ساتھ ناجائز گفتگو کرنا وغیرہ۔

دوسری بات یہ ہے، کہ ان کے ساتھ نیکی، احسان، حسنِ سلوک اور ان کے کام کاج اس انداز سے کرنا، کہ اس بنا پر کوئی خرابی یا قابلِ شک صورت پیدا نہ ہو۔ [1]

۲: صحیح مسلم کی دونوں روایتوں پر امام نووی نے حسبِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُنَّ فِيْهِنَّ] [2]

[مجاہدوں کی خواتین کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والے کے گناہ کے متعلق باب]

امام نسائی نے اپنی روایت کردہ حدیث کو درجِ ذیل عنوان کے تحت ذکر کیا ہے:

[مَنْ خَانَ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ] [3]

[جس شخص نے غازی کے گھر والوں میں خیانت کی]

۳: علامہ قرطبی نے صحیح مسلم کی حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

''اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ غازی کے گھر والوں میں خیانت سب سے زیادہ سنگین خیانت ہے، کیونکہ اس کے علاوہ کسی اور خیانت میں خائن کی تمام نیکیاں لے لینے کا اختیار نہیں دیا جاتا، بلکہ ہر خیانت میں ایک مقررہ مقدار تک نیکیاں لی جاتی ہیں۔'' [4]

---

[1] ملاحظہ ہو: شرح النووي ۷/ ۴۱-۴۲. نیز دیکھئے: المفهم ۳/ ۷۳۲.

[2] صحيح مسلم ۳/ ۱۵۰۸.

[3] سنن النسائي ۶/ ۵۰.

[4] المفهم ۳/ ۷۳۲.

علامہ قرطبی کی کتاب [المفہم] کے محققین نے مذکورہ بالا اقتباس پر حسب ذیل عنوان لکھا ہے:

[خِيَانَةُ الْمُجَاهِدِ فِيْ أَهْلِهِ أَعْظَمُ مِنْ كُلِّ خِيَانَةٍ]❶

[مجاہد کے اہل میں خیانت ہر خیانت سے زیادہ بڑی ہے]

۔۲۲۔

پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کی شدید سنگینی

حضرات ائمہ احمد، بخاری اور طبرانی نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) وہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ سے فرمایا:

''مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنَا؟''

''تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''

انھوں نے عرض کیا:

''حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فَهُوَ حَرَامٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.''

''اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کیا ہے، سو وہ روزِ قیامت تک حرام ہے۔''

انھوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ سے فرمایا:

''لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ.''❷

❶ هامش المفهم ۳/۷۳۲.

❷ المسند، جزء من رقم الحديث ۲۳۸۵٤، ۳۹/۲۷۷؛ والأدب المفرد، باب حق الجار، جزء من رقم الحديث ۱۰۳، ص ۵۱ـ۵۲؛ وصحيح الترغيب والترهيب، كتاب ⇐

''آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے سے اس شخص پر ہلکا ہے۔''

مراد یہ ہے، کہ ایک پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے کا گناہ دس عورتوں سے برائی کرنے کے مجموعی گناہ سے زیادہ ہے۔

جب یہ گناہ اس قدر سنگین اور قبیح ہے، تو آخرت میں اس کی سزا کتنی تکلیف دہ اور اذیت ناک ہوگی! اللہ کریم اس گناہ سے ہمیں اور ہماری اولادوں کو محفوظ رکھیں۔ آمِیْن یَاحَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

-۲۳-

زنا کے قریب لے جانے والی باتوں کی ممانعت

زنا کی شدید قباحت اور بے حد سنگینی کے دلائل میں سے ایک یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اسے حرام کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کے قریب لے جانے والی باتوں سے بھی دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ [1]

[اور زنا کے قریب نہ جاؤ]

اس کی تفسیر میں پانچ مفسرین کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

⇦ ⇦ الحدود وغیرها، الترهیب من الزنا، جزء من رقم الحدیث ۲٤۰٤ ـ (۱۸)، ۲/٦۱٥؛ ومجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ما جاء في أذی الجار، ۸/۱٦۸. حافظ منذری اور حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اسے (امام) احمد اور (امام) طبرانی نے (المعجم) الکبیر اور (المعجم) الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے راویان [ثقہ] ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] اور شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی سند کو [جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترھیب ۲/٦۱٦؛ ومجمع الزوائد ۸/۱٦۸؛ وصحیح الترغیب والترھیب ۲/٦۱٥؛ وھامش المسند ۳۹/۲۷۷).

[1] سورة بني اسرائيل / جزء من الآية ۳۲.

ا: قاضی ابو سعود نے لکھا ہے:

''اس کا ارتکاب تو بہت دور کی بات ہے، اس کے قریب یا بعید کے مبادیات کے پاس بھی نہ جانا۔'' ❶

ب: علامہ الوسی تحریر کرتے ہیں:

''اس کے مقدمات: بوسہ، اشارہ اور نظرِ شہوت کے قریب بھی نہ جانا۔'' ❷

ج: شیخ سعدی نے قلم بند کیا ہے:

''[زنا کے قریب جانے کی ممانعت] صرف فعل کی ممانعت سے زیادہ بلیغ ہے، کیونکہ یہ اس کے تمام مقدمات و اسباب کی ممانعت پر مشتمل ہے، کیونکہ چراگاہ کے اردگرد چرنے والے کے لیے اس میں داخل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور خصوصاً اس (یعنی زنا) کے بارے میں، جس کے لیے نفوس کی ایک بڑی تعداد میں بہت ہی زوردار میلان ہوتا ہے۔'' ❸

د: سید قطب نے لکھا ہے:

قرآن (کریم) نے زنا کے قریب جانے سے بھی روکا، کیونکہ زنا کی جانب دھکیلنے والی خواہش شدید ہوتی ہے۔ اس کے قریب جانے میں احتیاط کی صورت میں بچاؤ کی ضمانت زیادہ ہے۔ اسبابِ زنا کے قریب ہونے کی حالت میں بچاؤ کی ضمانت نہیں۔

اسی لیے اسلام اس کی طرف دھکیلنے والے اسباب پر پابندی عائد کرتا ہے، تاکہ کوئی اس میں واقع نہ ہو جائے، بلا ضرورت اختلاط کو ناپسند کرتا ہے، خلوت کو حرام قرار دیتا ہے، (غیر محرم لوگوں کے رُوبرو) زینت کے اظہار

---

❶ تفسیر أبي السعود ٣/٤٤٥. ❷ تفسیر روح المعاني ٥/١٥٤.

❸ تفسیر السعدي ص ٤٥٧.

سے روکتا ہے، استطاعت رکھنے والے کو شادی کی ترغیب دیتا ہے، استطاعت نہ رکھنے والے کو روزے کی تلقین کرتا ہے، راہِ نکاح میں رکاوٹوں، جیسے حق مہر میں بے جا اضافہ، کو مکروہ قرار دیتا ہے، بچوں کے سبب فقر و افلاس میں مبتلا ہونے کے خدشہ کی نفی کرتا ہے، شادی کی رغبت رکھنے والوں سے تعاون کی ترغیب دیتا ہے، تاکہ وہ اپنے نفوس کو پاکیزہ رکھ سکیں۔ بلا دلیل پاک دامن بے خبر خواتین پر تہمت کی صورتوں میں شدید ترین سزا دیتا ہے،...... اسی طرح بچاؤ اور علاج کی دیگر تدبیریں، تاکہ اسلامی جماعت تباہی اور بے حیائی سے محفوظ رہے۔ [1]

ہ: شیخ ابوبکر جزائری آیت سے حاصل ہونے والی راہنمائی کے متعلق لکھتے ہیں:

''(اس میں) زنا کے مقدمات: شہوت سے دیکھنا، غیر محرم عورت سے گفتگو کرنا، اسے چھونے اور زنا کی حرمت ہے اور وہ سب سے زیادہ شدید ہے۔'' [2]

مقدمات زنا اور ان کی ممانعت کے متعلق تفصیلی گفتگو ایک مستقل تالیف بعنوان:

[زنا سے بچاؤ کی تدبیریں]

میں کرنے کا ان شاء اللہ تعالیٰ ارادہ ہے۔ اللہ کریم آسانی اور برکت سے تکمیل کی توفیق سے نوازدیں۔ إِنَّهُ سَمِيعٌ مُّجِيبٌ.

-۲۴-

تہمتِ زنا کی سنگینی

زنا کی سنگین قباحت آشکارا کرنے والی ایک بات [زنا کی تہمت] لگانے والوں

---

[1] ملاحظہ ہو: في ظلال القرآن ٤/ ٢٢٢٤.

[2] أيسر التفاسير ٢/ ٥٩٦.

کے متعلق اسلامی شریعت کا شدید موقف ہے۔ اسی موقف کی وضاحت کی خاطر ذیل میں تین نصوص کے حوالے سے توفیقِ الٰہی سے گفتگو کی جارہی ہے:

۱: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ."

"تباہ کرنے والی سات (باتوں) سے بچو۔"

انھوں (یعنی حضراتِ صحابہ) نے عرض کیا:

"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ ﷺ۔ وَمَا ھُنَّ؟"

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ وہ کون سی ہیں؟"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ." [1]

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی ایسی جان کو قتل کرنا، جسے ناحق (قتل کرنا) اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن منہ پھیرنا اور پاک دامن، (برائی سے) بے خبر، ایمان والی خواتین پر تہمت لگانا۔"

۲: ارشادِ ربانی:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي

[1] متفق علیہ: صحیح البخاري، کتاب الحدود، باب رمي المحصنات، رقم الحدیث ٦٨٥٧، ١٢/١٨١؛ وصحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الکبائر وأکبرها، رقم الحدیث ١٤٥۔ (٨٩)، ١/٩٢. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ.﴾ ❶

[بے شک جو لوگ پاک دامن، (برائی سے) بے خبر، ایمان والی عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت میں لعنت کیے گئے اور ان کے لیے ہی بہت بڑا عذاب ہے، جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انھیں پورا پورا ٹھیک بدلہ دیں گے اور وہ جان لیں گے، کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہیں، جو ظاہر کرنے والے ہیں۔]

۳: ارشادِ تعالیٰ:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ ❷

[جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں، تو انھیں اسّی (۸۰) کوڑے مارو، اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہ لوگ ہی نافرمان ہیں۔]

تینوں نصوص کے حوالے سے دس باتیں:

۱: پہلی نص میں آنحضرت ﷺ نے [پاک دامن، بے خبر، ایمان والی خواتین پر تہمت لگانے] کو [اَلْمُوْبِقَاتِ] میں شمار کیا ہے۔ اور اس سے مراد [اَلْمُھْلِکَاتِ]

❶ سورة النور/ الآيات ۲۳-۲۵.   ❷ سورة النور / الآية ٤.

[ہلاک کرنے والی باتیں] ہیں۔ ❶

ان سات اعمال کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے، کہ وہ اپنے ارتکاب کرنے والوں کو برباد کردیتے ہیں۔ ❷

لسانِ نبوت ...... ﷺ ...... نے جن اعمال کا نام ہی [برباد کرنے والی باتیں] رکھا ہو، ان کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے، ان کی بنا پر، بربادی کس قدر ہوگی!

اللہ کریم ہمیں، ہمارے اہل و عیال اور ہماری نسلوں کو اُن سے محفوظ رکھیں۔ آمین يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ!

۲: دوسری دلیل کے ضمن میں ذکر کردہ آیات اگرچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے بارے میں نازل ہوئیں، تاہم ان کا حکم عام ہے۔ امام ابن جریر طبری اس سلسلے میں متعدد اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

> ''میرے نزدیک ان اقوال میں سے سب سے درست بات اس شخص کی ہے، جس نے کہا: ''یہ آیت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا حکم ہر اُس شخص کے لیے ہے، جس میں وہ اوصاف پائے جائیں، جو اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) بیان کیے ہیں۔'' ❸

۳: دوسری دلیل کے ضمن میں درج کردہ آیات میں [پاک دامن ایمان والی خواتین پر تہمت لگانے والوں کے لیے] حسبِ ذیل باتیں بیان کی گئی ہیں:

ا: [وہ دنیا اور آخرت میں لعنت کیے گئے] حافظ ابن جوزی نے تحریر کیا

---

❶ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۲/ ۱۸۱.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۲/ ۱۸۱.

❸ تفسیر الطبري ۱۸/ ۸۳. حافظ ابن کثیر نے بھی اسی رائے کو صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابوجعفر النحاس نے بھی اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۰٤؛ وتفسیر القرطبي ۲/ ۲۱).

ہے: یعنی ان کے لیے دنیا میں کوڑوں کی سزا اور آخرت میں دوزخ کی آگ ہے۔ ❶

ب: [اور ان ہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے] آیت شریفہ کے اس حصے کے متعلق دو باتیں خصوصی طور پر قابلِ توجہ ہیں:

I: اس میں [حصر] ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خلافِ معمول [لَهُمْ] کو [عَذَابٌ عَظِيْمٌ] سے پہلے ذکر کیا اور...... شاید...... مراد یہ ہے، کہ ان لوگوں کا جرم اس قدر سنگین ہے، گویا کہ صرف وہ ہی (عذابِ عظیم) کے مستحق ہیں۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

II: ان کو ملنے والے [عذاب] کو جب سب سے بڑے اللہ جل جلالہ نے [عظیم] [بہت بڑا] فرمایا، تو اس کی سختی، شدت اور سنگینی کا اس دنیا میں کیسے اندازہ کیا جا سکتا ہے؟

ج: [جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے]: اللہ اکبر! وہ دن کیسا ہوگا! وہ وقت کس قدر ہیبت ناک ہوگا!

د: [اس دن انھیں اللہ تعالیٰ پورا پورا ٹھیک بدلہ دیں گے]: اللہ علیم وخبیر، جن سے رائی برابر کوئی چیز مخفی نہیں، جو سینوں کے چھپے ہوئے رازوں کو جاننے والے، جو ہو چکا اس سے خوب باخبر، جو ہوگا اس سے مکمل طور پر آگاہ، جب وہ تہمت طرازوں کو پاک دامن ایمان والی خواتین پر تہمت کی کرتوت کا پورا پورا ٹھیک بدلہ دیں گے، تو ایسے لوگ کیونکر ان کی شدید گرفت سے محفوظ رہ سکیں گے؟ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ ❷

۴: تیسری دلیل کے ضمن میں درج کردہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے تہمتِ زنا

---

❶ ملاحظہ ہو: زاد المسیر ۶/ ۲۵.

❷ ترجمہ: بلاشبہ آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

لگانے والوں کے لیے تین سزائیں مقرر فرمائی۔ امام ابن العربی لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے تہمتِ زنا کی سنگینی اور اس کی برائی کی شدت بیان کرنے اور اس سے زور دار انداز میں روکنے کی خاطر اس پر تین احکام معلّق فرمائے: حد [یعنی کوڑوں کی سزا]، شہادت کا مسترد ہونا اور فاسق قرار پانا۔'' [1]

۵: [شہادت کے کبھی بھی قبول نہ کرنے] کے متعلق مفسرین کی بیان کردہ باتوں سے چار درجِ ذیل ہیں:

ا: قاضی ابوسعود لکھتے ہیں:

''جس طرح کوڑے بدن کو تکلیف پہنچاتے ہیں، یہ [یعنی گواہی کا رد کرنا] دل کو اذیت پہنچاتا ہے۔ تہمت لگانے والے نے اپنی زبان سے [متہم] [2] کو اذیت دی، سو اس کے منافع ختم کر کے [3] اسے پورا پورا بدلہ دیا گیا۔'' [4]

ب: قاضی بیضاوی نے تحریر کیا ہے:

''(اس کی) کوئی شہادت بھی ہو، (قبول نہ کرو)، کیونکہ وہ جھوٹ باندھنے والا ہے۔'' [5]

ج: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رقم طراز ہیں:

''آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ زنا کی تہمت لگانے والوں کی

---

[1] أحکام القرآن ۳/۱۳۳۶. شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس طرح [زنا] کو سنگین قرار دیا، اسی طرح اس کے ناحق ذکر اور وہ تہمتِ زنا ہے، کو بھی سنگین ٹھہرایا۔ چنانچہ فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ......﴾. (ملاحظہ ہو: دقائق التفسير ٤/١١١).

[2] (متہم): جس شخص پر تہمت لگائی گئی۔

[3] یعنی اُس کی گواہی مسترد کر کے اُسے مکمل سزا دی گئی۔

[4] تفسیر أبي السعود ٦/١٥٧.

[5] تفسیر البيضاوي ٢/١١٦؛ نیز دیکھئے: تفسیر أبي السعود ٥/١٥٧-١٥٨.

گواہی قبول نہ کی جائے گی، چاہے وہ اکٹھے ہو کر (گواہی دیں) یا جدا جدا دیں۔'' ❶

د: (أبدًا) (کبھی بھی)۔ شیخ الاسلام اس کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ اس بارے میں نص ہے، کہ بلاشبہ ان بہتان باندھنے والوں کی گواہی کبھی بھی قبول نہ کی جائے گی۔'' ❷

توبہ کے بعد ایسے لوگوں کی گواہی قبول کرنے کے بارے میں دو آراء ہیں۔ حضراتِ ائمہ مالک، شافعی اور احمد کے نزدیک تب گواہی قبول کی جائے گی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسے لوگوں کی گواہی تا عمر مسترد کی جائے گی۔ ❸

۲: ارشادِ تعالیٰ ﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [اور وہ لوگ ہی نافرمان ہیں] کے متعلق علمائے امت کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

ا: شیخ الاسلام نے لکھا ہے:

''(یہ) ان کے لیے قابلِ مذمت وصف ہے، جو کہ ان کی گواہی کے ردّ کیے جانے کے علاوہ ہے۔'' ❹

ب: حافظ ابن کثیر رقم طراز ہیں:

''یہ کہ وہ فاسق ہیں، عادل نہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور نہ ہی لوگوں کے ہاں۔'' ❺

ج: قاضی ابوسعود نے قلم بند کیا ہے:

---

❶ دقائق التفسیر ٤/٤٢٥.

❷ المرجع السابق ٤/٤٢٥.

❸ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ۳/۲۹۲؛ و دیگر کتب تفسیر وفقہ۔

❹ دقائق التفسیر ٤/٤٢٦.

❺ ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ۳/۲۹۲.

''یہ نیا کلام ہے۔ سابقہ (بات) کی تاکید کرتا ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک ان کے بُرے حال کو واضح کرتا ہے۔ اسم اشارہ [أولـئك] میں دُوری کا معنی شر و فساد میں ان کے دُور نکل جانے کی خبر دیتا ہے۔ مراد یہ ہے، کہ نافرمانی، طاعت سے نکلنے، حدود سے تجاوز کرنے اور اس بارے میں انتہا کو پہنچنے کا ان پر حکم لگایا گیا ہے، گویا کہ وہ ہی لقب [فسق] کے، دیگر نافرمانوں کی بجائے، تنہا مستحق ہیں۔''❶

۷: علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے، کہ مردوں اور خواتین پر زنا کی تہمت لگانے کی سزا ایک جیسی ہے۔ نصوص میں خواتین کا خصوصی طور پر ذکر اس حوالے سے، ان کی زیادہ اہمیت اور ان پر اس بہتان باندھنے کی شدید سنگینی کی بنا پر کیا گیا ہے۔❷

۸: تہمت لگانے والی اگر خواتین ہوں، تو ان کی سزا بھی وہی ہے، جو تہمت لگانے والے مردوں کی ہے۔❸

۹: سید قطب لکھتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کی تہمت لگانے کی شدید سزا مقرر فرمائی ہے اور یہ غیر شادی شدہ زانی کی سزا کے قریب قریب ہے، یعنی اسّی (۸۰) درّے، شہادت کی عدمِ قبولیت اور [فاسق] ہونے کا لقب۔ ان میں سے پہلی سزا جسمانی، دوسری ادبی اور تیسری دینی ہے۔ سو ایسا شخص ایمان سے منحرف اور اس کی راہ سے باہر ہے۔❹

جب کسی پاک باز شخص پر زنا کا بہتان لگانا اس قدر سنگین اور اس کی سزا اتنی زیادہ شدید ہے، تو خود زنا کا ارتکاب کرنے والے کا معاملہ کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور

❶ تفسير أبي السعود ٦/١٥٨.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ١٢/١٧٢؛ ١٢/٢٠٩؛ وتفسير البيضاوي ٢/١١٦.

❸ ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ١٢/٢١٠.

❹ ملاحظہ ہو: في ظلال القرآن ٦/٦٣.

ہماری نسلوں کو ہمیشہ اس سے محفوظ رکھیں۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

۱۰: زنا کی سنگینی کا اندازہ اس کے بہتان اور کفر کے بہتان کے درمیان موازنہ سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں امام ابن قیم نے تحریر کیا ہے۔

جو شخص کسی دوسرے شخص پر زنا کا بہتان لگائے، اس پر حد قائم کی جائے گی۔ یہ (یعنی اس پر اقامتِ حد) بہتان لگانے والے کی تکذیب، الزام لگائے گئے شخص کی برأت اور اس برائی اور بے حیائی کے بہت بڑا گناہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر کفر کا بہتان لگائے، تو اس کے لیے ایسی شدید سزا نہیں، کیونکہ کفر کے الزام سے ایسی عار لاحق نہیں ہوتی، جیسی کہ زنا سے ہوتی ہے، خصوصاً جب کہ یہ الزام کسی خاتون پر لگایا گیا ہو۔ اس وجہ سے اسے اپنے گھر والوں کے رُوبرو ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لوگ اس کے متعلق طرح طرح کی بدگمانیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں، کوئی بہتان لگانے والے کو سچا سمجھتا ہے اور کوئی جھوٹا۔ بہرحال جس پر کفر کا الزام لگایا جائے، اسے اس قسم کے عیب و عار کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ [1]

[1] ملاحظہ ہو: إعلام الموقعین ۲/ ٦٤.

مبحث چہارم

زنا کے متعلق سلیم الفطرت لوگوں کا موقف

تمہید:

زنا کی قباحت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے، کہ سلیم الفطرت لوگ ہمیشہ سے اسے سنگین برائی سمجھتے ہیں۔ وہ اس گناہ سے آلودہ ہونے پر جیل جانے اور مردانہ صلاحیت ختم کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس گناہ کی تہمت سے شدید متاثر ہوتے ہیں، بلکہ اس سے پہلے ہی مر مٹنے کی خواہش کرتے ہیں۔

توفیقِ الٰہی سے اس بارے میں آئندہ صفحات میں نو واقعات پیش کیے جا رہے ہیں:

-۱-

دعوتِ برائی قبول کرنے پر جیل جانے کو ترجیح دینا

مصر کی خاتونِ اول حضرت یوسف علیہ السلام کو بڑی شدت، زور اور اصرار سے دعوتِ برائی دیتی رہی۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے دامن کو...... توفیقِ الٰہی...... سے اس گناہ کی آلودگی سے بچاتے رہے۔ بالآخر عورت نے بصورتِ انکار آہنی سلاخوں کے پیچھے پھینکوانے کی دھمکی دی۔ خاتون کی دھمکی اور پاک باز یوسف علیہ السلام کے جواب کو اللہ کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

﴿قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَ لَىِٕنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا مِّنَ
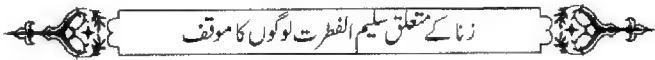
الصّٰغِرِيْنَ. قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ.﴾ ❶

[اس عورت نے کہا: سو وہ یہی ہے، جس کے بارے میں تم نے مجھے ملامت کی تھی اور بلاشبہ واقعی میں نے اُسے اُس کے نفس سے پھسلایا، مگر یہ صاف بچ نکلا۔ میں اُسے جو حکم دیتی ہوں، اگر اُس نے وہ نہ کیا، تو وہ ضرور قید کیا جائے گا اور وہ ضرور ہی ذلیل ہونے والوں میں سے ہوگا۔ انھوں [یوسف علیہ السلام] نے کہا [یعنی دعا کی]: ''اے میرے رب! جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں، مجھے قید خانہ اس سے زیادہ محبوب ہے اور اگر آپ نے مجھ سے ان کا فریب دور نہ کیا، تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں سے ہو جاؤں گا۔]

شیخ سعدی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''انھوں (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام) نے شدید عذاب کا موجب بننے والی حاضر لذت پر قید اور دنیوی عذاب کو ترجیح دی۔'' ❷

جب بندے کو دو باتوں: گناہ کرنے یا دُنیوی سزا برداشت کرنے میں سے ایک منتخب کرنے کے امتحان میں مبتلا کیا جائے، تو اسے چاہیے، کہ وہ دنیا و آخرت میں سزا کا سبب بننے والے گناہ کے ارتکاب پر دُنیوی سزا کو ترجیح دے۔

تنبیہات:

اس قصے کے حوالے سے قارئین کرام کی توجہ تین باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

---

❶ سورة يوسف ـ عليه السلام ـ / الآيتان ٣٢ـ٣٣.

❷ تفسير السعدي / ٣٩٧.
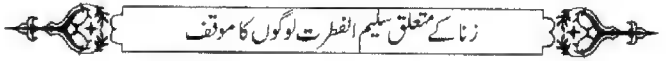
ا: دعوت برائی قبول کرنے والے کا [ظالموں] میں سے ہونا:

حضرت یوسف علیہ السلام کے عزیز مصر کی بیوی کی دعوتِ برائی کے جواب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهُ رَبِّيٓ أَحۡسَنَ مَثۡوَايَۖ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُونَ.﴾ [1]

[اس نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی پناہ، بے شک وہ میرے رب ہیں، انھوں نے میرا ٹھکانا اچھا بنایا۔ بلاشبہ حقیقت یہ ہے، کہ ظالم لوگ فلاح نہیں پاتے۔]

قاضی محمد سلیمان منصور پوری آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(اَلظَّالِمُوْنَ) یوسف صدیق علیہ السلام نے اس جگہ زانی کو [ظالم] بتایا ہے۔

وجوہات پر غور کرو:

ا: زانی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، کیونکہ زنا سے اخلاق، روپیہ اور خون تباہ وخراب اور فاسد ہو جاتے ہیں۔ پیدا ہونے والی نسل کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے۔

ب: زنا اپنے خاندان پر بھی ظلم ہے، کیونکہ جو شخص زنا کرتا ہے، وہ اپنے خاندان کے لیے ایک نمونہ قائم کرتا ہے۔ وہ اپنے گھر تک ایک سڑک بناتا ہے، جس سڑک سے زنا بآسانی اس گھر میں داخل ہو جائے گا۔ تجربہ اور مشاہدہ ایسی ہزاروں مثالیں ناظرین کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

ج: زنا زانیہ پر بھی ظلم ہے، کیونکہ جب عورت ایک بار زنا میں آلودہ ہو جاتی ہے، تو اس کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں، پھر وہ دقاحت و بے حیائی میں روز افزوں بڑھتی جاتی ہے۔

---

[1] سورة يوسف ـ عليه السلام ـ جزء من الآية ۲۳.

د: عورت کے اقربا پر بھی ظلم ہے، کیونکہ سب کو ایسی ندامت دامن گیر ہوتی ہے، جس کی کوفت اور صدمہ ان کے دل پر ہمیشہ رہتا ہے۔

ہ: زنا عورت کے شوہر پر بھی ظلم ہے۔ بننے والے شوہر پر اس لیے ظلم ہے، کہ جس اعتماد پر اس نے شادی کی، اس میں دھوکا دیا گیا اور شوہرِ موجود پر ظلم ہے، کہ اس کے واحد حق میں مداخلت کی گئی۔ اس کی رسوائی کی گئی۔ اس کے مال کا وارث ایسے مولود کو بنایا گیا، جسے استحقاقِ وراثت نہ تھا۔

و: زنا سے پیدا ہونے والے بچہ پر بھی ظلم ہے، کیونکہ یا تو ایسے بچوں کو ضائع کیا جاتا ہے یا اس کی تربیت صحیح نہیں ہوتی اور یہ تو لازمی ہے، کہ اس کی زندگی کو ہمیشہ کے لیے ننگ و عار کی زندگی بنایا جاتا ہے۔

ز: زنا ملک اور قوم پر بھی ظلم ہے۔ نسلیں محفوظ نہیں رہتی ہیں۔ وہ اوصاف و خصائل، جو خصوصیاتِ خاندان ہوتے ہیں، نیز صحتِ عامہ تباہ ہو جاتی ہے۔ اوصاف قومی گم ہو جاتے ہیں۔ زنا کے جراثیم گناہ گار والدین سے ان کی آئندہ اولاد میں منتقل ہوتے رہتے ہیں اور ان سب امور کا دائمی نقصان قوم کو اور پھر ملک کو اٹھانا پڑتا ہے۔

غور کرو کہ ایک لفظ [ظالم] کی تحت میں یوسف علیہ السلام نے زنا کی ان تمام برائیوں کو کیسی خوبی سے بیان فرما دیا ہے۔ [1]

ب: زانی کا سعادت والی زندگی سے محروم رہنا:

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے، کہ زنا کرنے والا ظالم لوگوں میں سے ہے اور ظالموں کے بارے میں حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان کیا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر

---

[1] الجمال والکمال تفسیر سورۃ یوسف علیہ السلام ص ۲۲۰۔ ۲۲۲ باختصار۔ اس قیمتی اور مفید اقتباس کی طرف راہنمائی پر اپنے محترم بھائی اور دوست میاں محمد شفیع کے لیے شکر گزار ہوں۔ جَزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرًا۔

فرمایا ہے:

﴿إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ﴾ [1]

[بلاشبہ حقیقت یہ ہے، کہ ظالم لوگ فلاح نہیں پاتے]

اور [فلاح] کے بارے میں علامہ راغب اصفہانی نے تحریر کیا ہے، کہ اس کی دو قسمیں ہیں:

ایک دنیوی اور دوسری اخروی۔

پھر دنیوی [فلاح] کے متعلق لکھتے ہیں:

" الظَّفَرُ بِالسَّعَادَاتِ الَّتِيْ تَطِيْبُ بِهَا حَيَاةُ الدُّنْيَا . " [2]

''ایسی سعادتیں پانا، جن کے ساتھ دنیوی زندگی خوش گوار ہو جائے۔''

لہٰذا، جب زانی ظالم لوگوں میں سے ہونے کے سبب فلاح سے محروم رہے گا، تو وہ سعادتیں اسے کیونکر میسر آئیں گی، جو دنیوی زندگی کو خوش گوار کرتی ہیں۔ تجربہ اور مشاہدہ بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں، کہ زنا کرنے والے اطمینان وسکون سے محروم اور قلق، بے چینی اور اضطراب کا شکار رہتے ہیں۔

اے اللہ کریم! ہمیں اور ہمارے اہل وعیال کو ایسے بدنصیب لوگوں میں شامل ہونے سے ہمیشہ محفوظ فرمانا۔ إِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ .

ج: دعوتِ برائی قبول کرنے والے کا جاہلوں سے ہونا:

حضرت یوسف علیہ السلام کی نقل کردہ بات ﴿وَأَكُنْ مِّنَ الْجَاهِلِيْنَ﴾ [اور میں جاہل لوگوں میں سے ہو جاؤں گا] سے معلوم ہوتا ہے، کہ برائی کی دعوت قبول

---

[1] سورة يوسف ـ علیہ السلام ـ / جزء من الآية ٢٣.

[2] المفردات في غريب القرآن، مادة "فلح"، ص ٣٨٥.

کرنے والا [جاہل لوگوں] میں سے ہے۔ شیخ سعدی نے تحریر کیا ہے:

''بلاشبہ یہ سنگین جہالت ہے، کیونکہ اس نے تھوڑی اور حقیر لذت کو نعمتوں والی جنتوں کی دائمی اور گوناگوں لذتوں پر ترجیح دی۔ ایسا کرنے والے سے بڑا جاہل کون ہے؟ کیونکہ علم و عقل تو زیادہ مصلحت، بڑی لذت اور قابلِ تعریف انجام والی چیز کے انتخاب کی دعوت دیتے ہیں۔'' ❶

-۲-

حضرت مریم کی تہمتِ زنا سے پہلے مر مٹنے کی تمنا

حضرت مریم کسی مرد کے چھوئے بغیر حکمِ الٰہی سے حاملہ ہوگئیں۔ قوم کی جانب سے بُرائی کرنے کے بہتان کے اندیشہ سے طاری ہونے والی کیفیت و حالت میں انھوں نے جو کہا، اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کریم میں محفوظ کر دیا:

﴿فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا. فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا﴾ ❷

[پس وہ اس [لڑکے] کے ساتھ حاملہ ہوگئی، تو اسے لے کر ایک دور جگہ میں الگ چلی گئی، پھر دردِ زہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگی: ''اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہوتی۔]

شیخ سعدی نے اپنی تفسیر میں قلم بند کیا ہے:

''یعنی جب انھیں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حمل ہوا، تو وہ رُسوائی کے خوف سے دُور ایک جگہ میں چلی گئیں۔'' ❸

---

❶ تفسیر السعدي، ص ٣٩٧. ❷ سورة مريم / الآيتان ٢٢-٢٣.

❸ تفسير السعدي ص ٤٩٤؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ١١/٩٢.
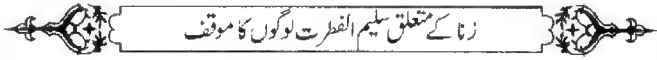
علامہ شوکانی رقم طراز ہیں:

''انھوں نے موت کی تمنا کی، کیونکہ انھیں خدشہ ہوا، کہ ان کے دین کے حوالے سے ان کے بارے میں برا گمان کیا جائے گا۔'' ❶

جس گناہ کے جھوٹے الزام کے خدشے کے پیشِ نظر بی بی مریم مرمٹنے کی تمنا کر رہی ہیں، وہ گناہ اُن کے نزدیک کس قدر سنگین اور قبیح ہوگا!

تنبیہ:

قومِ مریم کی نگاہ میں زنا کی قباحت:

حضرت مریم علیہا السلام کی قوم کے لوگ بھی زنا کو قبیح، قابلِ مذمت اور شرفاء کے مقام کے منافی سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا. يَٰٓأُخْتَ هَٰرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا﴾ ❷

[پھر وہ اسے اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس لے آئی۔ انھوں نے کہا:

''اے مریم! یقیناً تو نے تو بہت برا کام کیا ہے۔

اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں کوئی بدکار عورت تھی۔]

ان لوگوں کی حضرت مریم پر یہ شدید تنقید زنا کے متعلق ان کے موقف کو سمجھنے کے لیے بہت کافی ہے۔

---

❶ فتح القدير ٣/٤٦٩.

❷ سورة مريم / الآيتان ٢٧ـ٢٨.

-۳-

آل صدیق رضی اللہ عنہ کی زمانہ جاہلیت میں زنا سے دُوری

جب حضرت عائشہ پر بہتان باندھا گیا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"وَاللّٰهِ! مَاقِيْلَ لَنَا هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَيْفَ بَعْدَ إِذْ أَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ." ❶

[واللہ! ہمارے بارے میں یہ بات تو زمانہ جاہلیت میں (بھی) نہیں کہی گئی، تو اسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہمیں معزز فرمانے کے بعد یہ کیسے [ممکن] ہے؟]

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس بیان میں زمانہ جاہلیت میں آل صدیق کے اس گناہ کے ارتکاب کی نفی ہی نہیں، بلکہ ان کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کی بھی نفی ہے۔

اللہ اکبر! آل صدیق رضی اللہ عنہ قبل از اسلام بھی اس گندگی سے کس قدر دُور تھے!

-۴-

عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا اثر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کے ان کے دل و دماغ اور صحت پر اذیت ناک اثرات کا تصور کرنے کے لیے درج ذیل پانچ روایات ملاحظہ فرمائیے:

I: امام بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے، کہ جب اُمّ مسطح رضی اللہ عنہا نے انھیں اس بارے میں خبر دی، تو (اس کا اثر یہ ہوا، کہ)

"فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضٍ."

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب حديث الإفك، جزء من رقم الحديث ٤١٤١، ٧/٤٣٣.

[میری بیماری میں پہلے سے اضافہ ہوگیا]

پھر وہ آنحضرت ﷺ کی اجازت سے والدین کے گھر چلی گئیں۔ یہاں آ کر تہمت لگائے جانے کی خبر کی تصدیق ہونے پر، اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے، انھوں نے فرمایا:

"فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي."

[میں ساری رات روتی رہی، یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ نیند آنکھوں کے قریب آئی۔ میں نے روتے ہوئے صبح کی۔]

انھوں نے مزید فرمایا:

"فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ كُلَّهُ، لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَقَدْ أَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي."

"وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي."[1]

["میں دن بھر روتی رہی، نہ آنسو تھمتے، نہ آنکھوں میں نیند آئی۔ میرے والدین میرے ساتھ (ہی) رہے۔ میں دو راتیں اور ایک دن (مسلسل) روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمے اور نہ نیند آئی، یہاں تک، کہ میں نے یقینی طور پر یہ سمجھ لیا، کہ بلاشبہ رونا میرا کلیجہ چاک کردے گا۔"][2]

II: امام بخاری نے حضرت اُمّ رومان رضی اللہ عنہا[3] کے حوالے سے روایت نقل کی ہے،

[1] المرجع السابق، جزء من رقم الحدیث ٤١٤١، ٧/٤٣٣.
[2] یعنی میں روتے روتے جان دے دوں گی۔
[3] حضرت عائشہ کی والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا۔

کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع ہوئی، کہ تہمت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (بھی) پہنچ چکی ہے، تو

"فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا . فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّى بِنَافِضٍ ، فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا ، فَغَطَّيْتُهَا ." [1]

[''وہ غش کھا کر گر پڑی۔ ہوش میں آئی، تو اُسے کپکپی کے ساتھ بخار تھا۔ میں نے اس پر اس کے کپڑے ڈال کر اسے ڈھانپ دیا۔]

III: اسود رحمہ اللہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت میں ہے:

"فَأَلْقَتْ عَلَيَّ أُمِّي كُلَّ ثَوْبٍ فِي الْبَيْتِ ." [2]

[''سو میری والدہ نے گھر میں موجود ہر کپڑا مجھ پر ڈال دیا''۔]

IV: ہشام بن عروہ رحمہما اللہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت میں ہے:

"وَرَجَعْتُ إِلَى أَبَوَيَّ ، فَقُلْتُ:

"أَمَا اتَّقَيْتُمَا اللّٰهَ فِيَّ ، وَمَا وَصَلْتُمَا رَحِمِيْ ، يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا ، وَلَمْ تُعَلِّمَانِيْ ." [3]

[میں اپنے والدین کے ہاں واپس آئی اور ان سے کہا:

''آپ (دونوں) نے میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار نہیں کیا۔ آپ نے میرے ساتھ صلہ رحمی نہیں کی، لوگ میرے متعلق یہ باتیں کر رہے ہیں اور آپ نے مجھے بتلایا نہیں۔'']

---

[1] صحیح البخاري، کتاب المغازي، باب حدیث الإفك، جزء من رقم الحدیث ٤١٤٣، ٧/٤٣٥.

[2] منقول از: فتح الباري ٨/٤٦٧.

[3] منقول از: المرجع السابق ٨/٤٦٧.

V: امام بخاری نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انھوں نے بیان کیا:

"وَاسْتَعْبَرْتُ، وَبَكَيْتُ، فَسَمِعَ أَبُوْبَكْرٍ ـ رضی اللہ عنہ ـ صَوْتِيْ، وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَنَزَلَ، فَقَالَ لِأُمِّيْ:

"مَا شَأْنُهَا؟"

[''میرے بندھن ٹوٹ گئے اور میں [خوب] روئی، ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کی چھت پر تلاوت کر رہے تھے، انھوں نے میری آواز سنی، تو میری والدہ سے پوچھا:

''اسے کیا [ہوا] ہے؟'']

قَالَتْ: "بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا."

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ."[1]

انھوں نے جواب دیا: ''اس کے متعلق جو (بہتان) لگایا گیا ہے، اسے اس کی خبر ہوگئی ہے۔''

(یہ سن کر) ان کی آنکھیں بہہ پڑی۔ (یعنی ان سے آنسو جاری ہو گئے)۔''

مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں بہتان کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر مرتب ہونے والے اثرات میں سے چھ درج ذیل ہیں:

۱: یہ خبر سن کر اُن کی بیماری میں پہلے سے اضافہ ہوگیا۔

۲: مسلسل دو راتیں اور ایک دن روتی رہیں، اِس دوران اُن کے نہ تو آنسو تھمے اور نہ ہی نیند ان کی آنکھوں کے قریب ٹپکی۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب ﴿إن الذين يحبون أن تشيع......﴾، جزء من رقم الحديث ٤٧٥٧، ٨/٤٨٨.
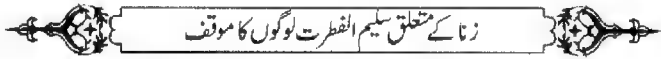
۳: رونے میں شدت، افسردگی اور سوز و گداز اس حد کو پہنچ چکا تھا، کہ انھوں نے سمجھ لیا، کہ رونا ان کا کلیجہ چاک کر دے گا۔

۴: جب اُنھیں معلوم ہوا، کہ بہتان کی خبر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہنچ چکی ہے، تو

ا: وہ غش کھا کر گر پڑیں۔

ب: ہوش میں آئیں، تو کپکپی کے ساتھ بخار ہو گیا۔

ج: کپکپی کے ساتھ لاحق ہونے والی سردی اس قدر شدید تھی، کہ ان کی والدہ محترمہ نے گھر میں موجود ہر کپڑا ان پر ڈال دیا۔

۵: رنج و غم کے غلبے میں حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والدین رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ (دونوں) نے میرے بارے میں...... [1]

۶: شدتِ غم سے مغلوب ہو کر حضرت عائشہ کا روتے ہوئے اپنی آواز پر قابو نہ رہا اور ان کے رونے کی آواز چھت پر موجود ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک جا پہنچی۔

مذکورہ بالا اثرات کی روشنی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نگاہ میں زنا کی شدید قباحت اور سنگین برائی کو سمجھنا کچھ دشوار نہیں۔

-۵-

صفوان سلمی رضی اللہ عنہ کی زمانہ جاہلیت میں زنا سے دُوری

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ وہ فرماتی ہیں:

---

[1] ملاحظہ ہو: کتاب کا ص ۲۱۰۔
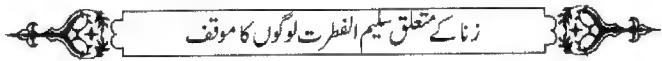
وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ، فَقَالَ:
"سُبْحَانَ اللّٰهِ؛ وَاللّٰهِ! مَا كَشَفْتُ أُنْثٰى قَطُّ."❶

[یہ بات (یعنی اس تہمت کی خبر) جب اُس آدمی تک پہنچی، جس کے بارے میں اسے ذکر کیا گیا، تو انھوں نے کہا:
''سبحان اللہ! واللہ! میں نے تو کبھی بھی کسی خاتون کو بے پردہ نہیں کیا۔'']

-۲-

عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی زمانہ جاہلیت میں زنا سے دُوری

حضراتِ ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انھوں نے فرمایا:

"فَوَ اللّٰهِ! مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِيْ إِسْلَامٍ قَطُّ."❷

[''واللہ! میں نے کبھی بھی زنا نہیں کیا، نہ (زمانہ) جاہلیت میں اور نہ (ہی) مسلمان ہونے کے بعد۔'']

---

❶ المرجع السابق ۸/۴۸۸.

❷ المسند، جزء من رقم الحديث ۴۳۷، ۱/۴۹۱؛ وسنن أبي داود، كتاب الديّات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم، جزء من رقم الحديث ۴۴۹۱، ۱۲/۱۴۰؛ جامع الترمذي، أبواب الفتن، باب ما جاء لا يحلّ دم امرىء مسلم إلا بإحدى ثلاث، جزء من رقم الحديث ۲۲۴۷، ۶/۳۱۱-۳۱۲؛ وسنن النسائي، كتاب تحريم الدم، ذكر ما يحلّ به دم المسلم، ۷/۹۲؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الحدود، باب لا يحل دم امرىء مسلم إلا في ثلاث، جزء من رقم الحديث ۲۰۳۳، ص ۴۲۴. الفاظ حدیث سنن ابی داؤد کے ہیں۔ شیخ البانی اور شیخ عصام موسیٰ ہادی نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے المسند کی سند کو [صحیحین کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن ابن ماجه ۲/۷۷؛ وهامش سنن ابن ماجه للشيخ عصام ص ۴۲۴؛ وهامش المسند ۱/۴۹۱)۔ نیز ملاحظہ ہو: إنجاز الحاجة ۷/۵۷۵.

-۷-

ضمام رضی اللہ عنہ کا زمانہ جاہلیت میں فواحش سے دور رہنا

حضرت ابوہریرہ نے حضرت ضمام رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

"فَأَمَّا هٰذِهِ الْهَنَاةُ، ❶ فَوَاللّٰهِ! إِنْ كُنَّا لَنَتَنَزَّهُ عَنْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ." ❷

''جہاں تک بے حیائی کی ان باتوں کا تعلق ہے، تو واللہ! ہم تو ان سے زمانہ جاہلیت میں (بھی) دور رہتے تھے۔''

-۸-

اندیشہ زنا کے سبب بعض صحابہ کا خصی ہونے کی اجازت طلب کرنا

اس بارے میں دو روایتیں ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

ا: امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ انھوں نے بیان کیا: ''میں نے عرض کیا:

"يَا رَسُولَ اللّٰهِ - صلى الله عليه وسلم - إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَأَنَا أَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ، وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ.

[''یا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔! بلاشبہ میں جوان آدمی ہوں اور مجھے اپنے بارے میں زنا (میں مبتلا ہونے) کا خدشہ رہتا ہے اور اس میں اپنے پاس ایسی چیز نہیں پاتا، جس کے ساتھ میں خواتین سے شادی کر سکوں۔'']

---

❶ (اَلْهَنَاةُ): حافظ ابن حجر اس کی شرح میں لکھتے ہیں: "يَعْنِي الْفَوَاحِشَ". (فتح الباري ۱/۱۵۳).
[یعنی بے حیائی کے کام]

❷ منقول از: المرجع السابق ۱/۱۵۳.

"فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ."

''آنحضرت ﷺ میرے جواب میں خاموش رہے، (تو) میں نے پھر وہی بات دہرائی۔''

"فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ."

''آنحضرت ﷺ میرے جواب میں خاموش رہے، (تو) میں نے پھر وہی بات دہرائی۔''

"فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ."

آنحضرت ﷺ میرے جواب میں خاموش رہے، (تو) میں نے پھر وہی بات دہرائی۔''

ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

"يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ، فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ."[1]

پھر میں نے وہی بات دہرائی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[''اے ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔! جو کچھ تم کرو گے اسے [لوح محفوظ میں] لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، سو (اب) تم خصی ہو جاؤ، یا نہ ہو۔]

ب: امام بخاری نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انھوں نے بیان کیا:

"كُنَّا نَغْزُوْ، وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ، فَقُلْنَا: "أَلَا نَسْتَخْصِي؟"

[ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے جایا کرتے تھے اور ہمارے

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب ما يكره من التبتل والاختصاء، رقم الحديث ۵۰۷۶، ۱۱۷/۹.

پاس کچھ بھی نہیں تھا (کہ اسے خرچ کر کے شادی کر لیتے)، سو ہم نے عرض کیا: ''کیا ہم خود کو خصی نہ کر لیں؟''

"فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ." ❶

[''آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔'']

ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہے، کہ حضرت ابو ہریرہ اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے آپ کو زنا سے محفوظ رکھنے کی خاطر خود کو خصی کرنے تک کے لیے مستعد تھے اور یہ بات بلا شک وشبہ ان کے نزدیک زنا کی شدید قباحت اور سنگین برائی کی بنا پر ہی تھی۔

❶ صحیح البخاري، کتاب النکاح، باب ما یکره من التبتل والاختصار، جزء من رقم الحدیث ٥٠٧٥، ٩/١١٧.

فصل دوم
زنا کے بُرے اثرات

تمہید:

ہر برائی کے آثار ونتائج بُرے ہوتے ہیں۔ زنا ایک بہت بڑی بُرائی ہے۔ اس کے اثرات بھی انتہائی سنگین ہیں۔ جب زنا عام ہو جائے، تو اس کے آثار کی سنگینی کی شدت اور وسعت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی قوم میں کبھی بھی زنا عام نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہ اسے علانیہ کریں، مگر ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جو ان کے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔" [1]

زنا میں موجود مفاسد کے متعلق علامہ رازی لکھتے ہیں:

اَلزِّنَا اشْتَمَلَ عَلٰی أَنْوَاعٍ مِنَ الْمَفَاسِدِ:

أَوَّلُهَا: اِخْتِلَاطُ الْأَنْسَابِ وَاشْتِبَاهُهَا، فَلَا يَعْرِفُ الْإِنْسَانُ أَنَّ الْوَلَدَ الَّذِي أَتَتْ بِهِ الزَّانِيَةُ أَهُوَ مِنْهُ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ، فَلَا يَقُومُ بِتَرْبِيَتِهِ، وَلَا يَسْتَمِرُّ فِي تَعَهُّدِهِ، وَذٰلِكَ يُوْجِبُ ضِيَاعَ الْأَوْلَادِ، وَذٰلِكَ يُوْجِبُ انْقِطَاعَ النَّسْلِ وَخَرَابَ الْعَالَمِ.

وَثَانِيهَا: أَنَّهُ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ سَبَبٌ شَرْعِيٌّ لِأَجْلِهِ يَكُوْنُ هٰذَا الرَّجُلُ أَوْلٰى بِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ مِنْ غَيْرِهِ، لَمْ يَبْقَ فِي حُصُوْلِ ذٰلِكَ الْاخْتِصَاصِ إِلَّا التَّوَاثُبُ وَالتَّقَاتُلُ، وَذٰلِكَ يُفْضِيْ إِلٰى فَتْحِ بَابِ الْهَرْجِ وَالْمَرَجِ

[1] حدیث کی تخریج اس کتاب کے صفحہ ۱۲۲ میں ملاحظہ فرمایئے۔

وَالْمُقَاتَلَةِ. وَكَمْ سَمِعْنَا وُقُوْعَ الْقَتْلِ الذَّرِيْعِ بِسَبَبِ إِقْدَامِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ عَلَى الزِّنَا.

وَثَالِثُهَا: أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَاشَرَتِ الزِّنَا وَتَمَرَّنَتْ عَلَيْهِ يَسْتَقْذِرُهَا كُلُّ طَبْعٍ سَلِيْمٍ، وَكُلُّ خَاطِرٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَحِيْنَئِذٍ لَّا تَحْصُلُ الْأُلْفَةُ وَالْمَحَبَّةُ، وَلَا يَتِمُّ السَّكَنُ وَالْإِزْدِوَاجُ، وَلِذٰلِكَ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اشْتَهَرَتْ بِالزِّنَا تَنْفِرُ عَنْ مُقَارَنَتِهَا طِبَاعُ أَكْثَرُ الْخَلْقِ.

وَرَابِعُهَا: أَنَّهُ إِذَا انْفَتَحَ بَابُ الزِّنَا فَحِيْنَئِذٍ لَّا يَبْقَى لِرَجُلٍ اخْتِصَاصٌ بِامْرَأَةٍ، وَكُلَّ رَجُلٍ يُمْكِنُهُ التَّوَاثُبُ عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ شَائَتْ وَأَرَادَتْ. وَحِيْنَئِذٍ لَّا يَبْقَى بَيْنَ نَوْعِ الْإِنْسَانِ وَبَيْنَ سَائِرِ الْبَهَائِمِ فَرْقٌ فِي هٰذَا الْبَابِ.

وَخَامِسُهَا: أَنَّهُ لَيْسَ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْمَرْأَةِ مُجَرَّدَ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ، بَلْ أَنْ تَصِيْرَ شَرِيْكَةَ الرَّجُلِ فِي تَرْتِيْبِ الْمَنْزِلِ وَإِعْدَادِ مُهِمَّاتِهِ مِنَ الْمَطْعُوْمِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ، وَأَنْ تَكُوْنَ رَبَّةَ الْبَيْتِ وَحَافِظَةً لِلْبَابِ، وَأَنْ تَكُوْنَ قَائِمَةً بِأُمُوْرِ الْأَوْلَادِ وَالْعَبِيْدِ. وَهٰذِهِ الْمُهِمَّاتُ لَا تَتِمُّ إِلَّا إِذَا كَانَتْ مَقْصُوْرَةَ الْهِمَّةِ عَلَى هٰذَا الرَّجُلِ الْوَاحِدِ، مُنْقَطِعَةَ الطَّمْعِ عَنْ سَائِرِ الرِّجَالِ، وَذٰلِكَ لَا يَحْصُلُ إِلَّا بِتَحْرِيْمِ الزِّنَا وَسَدِّ هٰذَا الْبَابِ بِالْكُلِّيَّةِ.

وَسَادِسُهَا: أَنَّ الْوَطْءَ ذُلٌّ شَدِيْدٌ، وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ أَنَّ أَعْظَمَ أَنْوَاعِ الشَّتْمِ ذِكْرُ أَلْفَاظِ الْوِقَاعِ. وَلَمَّا كَانَ الْوَطْءُ ذُلًّا كَانَ السَّعْيُ فِي تَقْلِيْلِهِ مُوَافِقًا لِلْعُقُوْلِ، فَاقْتِصَارُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ عَلَى الرَّجُلِ الْوَاحِدِ سَعْيٌ فِي تَقْلِيْلِ ذٰلِكَ الْعَمَلِ. وَأَيْضًا مَا فِيْهِ الذُّلُّ يَصِيْرُ مَجْبُوْرًا بِالْمُنَافِعِ الْحَاصِلَةِ فِي النِّكَاحِ. أَمَّا الزِّنَا فَإِنَّهُ فَتْحُ بَابٍ لِّذٰلِكَ الْعَمَلِ، وَلَمْ يَصِرْ مَجْبُوْرًا بِشَيْءٍ مِّنَ الْمُنَافِعِ، فَوَجَبَ بَقَاؤُهُ عَلَى أَصْلِ الْمَنْعِ

وَالْحَجرِ. ❶

زنا میں کئی قسم کے مفاسد ہیں: ان میں سے

پہلی خرابی: انساب کا اختلاط اور گڈمڈ ہونا۔ انسان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا، کہ زانیہ نے جس بچے کو جنم دیا ہے، وہ اس کا ہے یا کسی اور کا۔ وہ نہ تو اس کی تربیت کرتا ہے اور نہ ہی دیکھ بھال۔ اس میں اولاد کی بربادی ہے اور یہ بات نسل کے انقطاع اور جہان کی تباہی کا موجب بنتی ہے۔

دوسری خرابی: جب عورت سے تعلق کے لیے کوئی ضابطہ نہ رہے، تو پھر اس کے حصول کے لیے جنگ و جدل ہی کا طریقہ رہ جائے گا اور اس سے دنگا وفساد اور قتل و غارت کا دروازہ کھلے گا۔ ایک عورت کے زنا کی بنا پر ہم شدید قتل و غارت ہونے کے کتنے واقعات سنتے ہیں۔

تیسری خرابی: جب کوئی عورت بدکاری کرتی ہے اور اسے اپنی عادت بناتی ہے، تو سلیم الطبع اور درست مزاج والے لوگ اسے غلیظ گردانتے ہیں اور اس طرح نہ تو الفت و محبت پیدا ہوتی ہے، نہ سکون میسر آتا ہے اور نہ ہی یگانگت وجود میں آتی ہے۔ اسی بنا پر بدکاری کی شہرت پانے والی عورت کی رفاقت سے مخلوق میں سے اکثریت نفرت کرتی ہے۔

چوتھی خرابی: جب زنا کا دروازہ کھل جائے، تو کسی مرد کا کسی عورت کے ساتھ اختصاص نہیں رہتا۔ ہر آدمی ہر چاہنے اور ارادہ کرنے والی عورت کے حصول کے لیے دنگا اور فساد برپا کر سکے گا۔ ❷ اس طرح حیوانوں اور انسانوں میں اس اعتبار سے کوئی فرق نہ رہ جائے گا۔

پانچویں خرابی: عورت سے مقصود صرف شہوت کا پورا کرنا ہی نہیں ہوتا، بلکہ (اس کے ساتھ ساتھ) وہ مرد کی شریکہ (حیات) بن کر گھر کی ترتیب، کھانے پینے اور لباس کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے، گھر کا نظم ونسق سنبھالنے والی، دروازے

❶ التفسیر الکبیر ۲۰/ ۱۹۸۔۱۹۹ باختصار.

❷ یہ دنگا اور فساد صرف چاہنے والی عورتوں کے حصول تک محدود نہیں رہتا، بلکہ ہر اس عورت کے ⇦ ⇦

کی حفاظت کرنے والی اور اولاد اور غلاموں کے معاملات کی نگہبانی کرنے والی ہو۔ یہ سارے فرائض تو اسی وقت سر انجام دیے جا سکتے ہیں، جب کہ اس کی توجہ کا مرکز، سب آدمیوں سے ہٹ کر، ایک آدمی ہو۔ یہ بات زنا کی حرمت اور کلی طور پر اس دروازے کو بند کر کے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

چھٹی خرابی: جنسی تعلق میں شدید ذلت ہوتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے، کہ سب سے سنگین گالی وہ ہوتی ہے، جس میں اس کا ذکر ہوتا ہے۔ عقل کا تقاضا اس تعلق کو کم از کم کرنا ہے۔ خاتون کے صرف ایک آدمی کے لیے ہونے میں اس کو کم کرنے کی کوشش ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے ذریعے اس شکل میں بھی ہونے والی ذلت کی تلافی ہوتی ہے۔ جہاں تک زنا کا تعلق ہے، تو اس میں اس قبیح عمل کے دروازے کا کھولنا ہے اور کسی قسم کے منافع سے، حاصل ہونے والی ذلت کی تلافی بھی نہیں ہوتی۔ لہٰذا لازم ہے، کہ اس کی ممانعت اور بندش باقی رہے۔

امریکی جنرل (ر) ہاملٹن ہوز (Hamilton Howze) لکھتے ہیں:

امریکی معاشرے میں ایسی اجتماعی بیماریاں پھیل چکی ہیں، جو کہ ۱۹۴۵ء سے پہلے نہیں تھیں۔ نوجوانوں میں (ناجائز) جنسی تعلقات عام ہو چکے ہیں، جس کے ساتھ (ناجائز) حمل، اسقاطِ حمل اور جنسی امراض پھیل چکی ہیں۔ [1]

آئندہ صفحات میں زنا کے مفاسد کے متعلق پانچ عنوانوں کے ضمن میں گفتگو توفیقِ الٰہی سے کی جا رہی ہے۔

****

⇐ حوالے سے ہوتا ہے، جسے مرد چاہتا ہے۔ خاتون کے چاہنے، نہ چاہنے کی پروا کب کی جاتی ہے؟ اغوا کے واقعات، خصوصاً مغربی دنیا میں، اس حقیقت کو اجاگر کرنے کے لیے بہت کافی ہیں۔ اس بارے میں تفصیل اس کتاب کے صفحات ۳۰۴۔۳۱۰ میں دیکھیے۔

[1] ملاحظہ ہو: کتاب [The Tragic Descent: America in 2020] منقول از کتاب [السقوط من الداخل ترجمات ودراسات في المجتمع الأمريكي] ص ۸۷۔
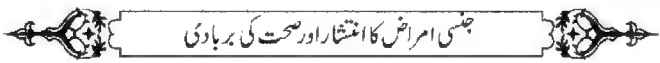
مبحثِ اوّل

جنسی امراض کا پھیلاؤ اور صحت کی بربادی

تمہید:

دنیا میں جنسی امراض کا پھیلاؤ اور ان میں مسلسل اضافہ حیرت ناک ہے۔ اس کا بنیادی سبب ناجائز جنسی تعلقات کا عام ہونا ہے۔ جن ممالک میں زنا عام ہے، وہاں بیماریوں کی بہتات اس حقیقت کو خوب اجاگر کرتی ہے۔ یہ بیماریاں صرف بدکاروں تک محدود نہیں رہتی، بلکہ اُن کی آئندہ نسلوں میں بھی منتقل ہوتی ہیں۔ مزید برآں ان بیماریوں میں مبتلا ہونے والے افراد کئی اور مہلک بیماریوں کا نشانہ بھی بنتے ہیں۔

زنا سے کلی اجتناب ہی ان بیماریوں سے بچاؤ کا محفوظ ترین طریقہ ہے۔ ان امراض میں صرف طوائف کا مبتلا ہونا یا پاکیزگی کا جنسی کمزوری کا سبب بننا، ایسے خیالات ہیں، کہ اُن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

اس بارے میں توفیقِ الٰہی سے سات عنوانات کے تحت یہاں گفتگو کی جارہی ہے:

۔۱۔

جنسی امراض کی حیرت ناک کثرت

ناجائز جنسی تعلقات کی بنا پر پیدا ہونے والی بیماریوں میں حیران کن حد تک اضافہ ہورہا ہے۔ ان بیماریوں کی کثرت کا اندازہ کرنے کے لیے حسب ذیل اقتباسات ملاحظہ فرمایئے:

I: اینڈریوایل۔شاپیرو (Andrew L.Shapiro) لکھتے ہیں:

اگرچہ ایڈز کے سرکاری طور پر نقل کردہ حادثات کی تعداد کو موجود حقیقی صورت حال کی سطح پر لانے کی خاطر کوششیں کی گئی ہیں، تاہم عالمی ادارہ صحت نے وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے غیر درج شدہ حادثات کے موجود ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اسی لیے ایڈز کی بیماری کے ظہور سے لے کر اکتوبر ۱۹۹۱ء تک، اس میں مبتلا ہونے والوں کی سرکاری تعداد اگرچہ ۴۰۳، ۴۱۸ تھی، لیکن بڑی عمر کے بیمار ہونے والوں کی حقیقی مجموعی تعداد کم وبیش نو لاکھ اور شیر خوار اور دیگر بچوں کی تعداد قریباً چار لاکھ تھی۔

ایڈز کی پہلی دہائی، جو کہ ۱۹۹۱ء میں ختم ہوئی، وہ تو (بعد میں نمودار ہونے والی کیفیت کا) صرف نقطہ آغاز تھی۔ دنیا میں پھیلے ہوئے دسیوں لاکھ لوگ ایڈز کا سبب بننے والے وائرس، HIV کا شکار ہو چکے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کم از کم دس لاکھ امریکی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے پیش گوئی کی ہے، کہ ۲۰۰۰ء تک اُن کی تعداد چار کروڑ ہو جائے گی......

(ایڈز کی بیماری کے سبب) ایک لاکھ تیس ہزار امریکی مر چکے ہیں، بیماری کے کنٹرول کے مراکز کے تخمینے کے مطابق ۱۹۹۳ء کے اختتام تک قریباً چار لاکھ اسّی ہزار امریکی ایڈز کے مرض کا شکار اور کم وبیش تین لاکھ چالیس ہزار، مر چکے ہوں گے۔ [1]

---

[1] [We're Number One!] P.22.

اقتباس کے الفاظ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

Though attempts are made to accurately update the number of officially reported AIDS cases, the World Health Organization acknowledges widespread underreporting. Therefore, while the official world count as of October 1991 was 418,403 cases since the disease first appeared, the cumulative number of AIDS cases is probably closer to 900,000 for adults and 400,000 for infants and children. ⇨⇨
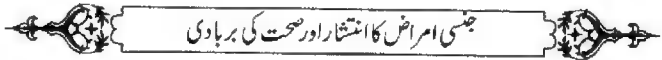
II: مشہورِ عالم طبی کتاب (CAMPBELL'S UROLOGY) میں ہے:

''جنسی تعلقات سے منتقل ہونے والے جنسی امراض میں اضافہ اس قدر تیزی سے ہو رہا ہے، کہ اس کی وجہ سے جنسی تعلقات میں تیز آباریوں میں افراتفری کی صورت پیدا ہو چکی ہے۔ [بیماری پر قابو پانے اور اس کے بچاؤ کے مرکز] (CDC) کی اطلاعات کے مطابق ۱۹۹۸ء میں قریباً ۲۰ لاکھ افراد نے ان بیماریوں میں مبتلا ہونے کی خود خبر دی۔ ۱۸ سے ۵۹ سال کے درمیان کی عمر کے ۲ کروڑ بیس لاکھ لوگوں نے اپنی زندگیوں کے درمیان ایسی بیماریوں میں مبتلا ہونے کی اطلاع دی۔''

⇨⇨The first decade of AIDS that ended in 1991 was just the beginning. Millions of people throughout the world, including at least one million Americans, are infected with HIV, the virus that causes AIDS. By the year 2000, The World Health Organization predicts that forty million people worldwide will be infected with HIV......

More than 130,000 Americans have died already. By the end of 1993, as many as 480,000 Americans will have developed AIDS and as many as 340,000 will have died from it, according to the centers for Disease Control.

❶ ۶۷۱/۱۔ اس مرجع کی طرف راہنمائی اور فراہمی پر اپنے محترم بھائی اور دوست پروفیسر ڈاکٹر خالد فاروق کا شکر گزار ہوں۔ جَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرًا۔

اصل اقتباس حسبِ ذیل ہے:

"Genital herpesvirus infection, genital warts and Aids are increasing at such a rapid rate as to cause panic in sexually active populations. In 1998, the centers for Disease Control and Prevention (CDC) found an estimated 2 million STD's self-reported, and 22 million people between the ages of 18 and 59 years who reported having an STD in their life time."
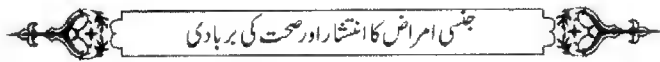
III: اسی کتاب میں ہے:

''ایڈز کے ابتدائی واقعات کا انکشاف ۱۹۸۱ء میں ہوا۔ رپورٹ شدہ حادثات کی تعداد میں اضافہ بہت تیزی سے ہوا۔ ابتدائی ایک لاکھ واقعات ۸ سالوں اور دوسرے ایک لاکھ واقعات ۲ سالوں میں رپورٹ کیے گئے۔

۲۰۰۰ء ختم ہوتے وقت اندازہ کیا گیا، کہ دنیا میں ۴ کروڑ افراد اس کا شکار ہو چکے ہیں اور ایک کروڑ چالیس لاکھ اس بیماری کی وجہ سے لقمہ اجل بن چکے ہیں۔'' [1]

IV: پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے جرنل (J Pak Med Assoc) جنوری ۲۰۱۰ء میں ذکر کیا گیا:

''۲۰۰۹ء میں ۱۸ لاکھ لوگوں کی HIV/AIDS سے وفات ہوئی۔ ان کے علاوہ چھبیس لاکھ افراد اس بیماری میں مبتلا ہوئے۔ دنیا کے تمام خطوں میں سے سب سے زیادہ [سب سہارن افریقہ] [Sub-Saharan] [Africa] اس کی زد میں آیا۔ وہاں لوگوں کی دو تہائی آبادی اس مرض میں مبتلا ہے اور مرنے والوں کی تین چوتھائی تعداد کی موت کا سبب یہی

---

[1] المرجع السابق ۶۹۳/۱.

اصل اقتباس درج ذیل ہے:

"The first cases of AIDS were described in 1981 and the number of reported cases increased rapidly. The first 100,000 AIDS cases were reported during an 8-year period, whereas the second 100,000 cases were reported in a 2-year period. At the turn of millennium, it is estimated that more than 40 million people have been infected world-wide, with approximately 14 million deaths."

بیماری ہے۔ ایڈز کی بیماری والے لوگ صرف خود ہی مبتلائے مصیبت نہیں ہوتے، بلکہ یہ بیماری ان کے کنبوں اور معاشروں پر بھی حملہ آور ہوتی ہے۔ ایک کروڑ اڑتالیس لاکھ بچے اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو اس مرض کی وجہ سے کھو چکے ہیں، یہ بیماری لوگوں کو کام کاج کرنے کے زمانۂ عروج میں نشانہ بناتی ہے، جس وجہ سے یہ وہاں کے بہت سے ممالک میں معاشی ترقی کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔''❶

V: اسی میں یہ بھی تحریر کیا گیا ہے:

''عالمی تنظیم صحت (WHO) نے اندازہ لگایا ہے، کہ دنیا میں (gonorrhea) کے چھ کروڑ بیس لاکھ کیس سالانہ ہوتے ہیں۔''❷

---

❶ مقالہ بعنوان:

(Frequency and pattern of Gonorrhoea at Liaquat University Hospital Hyderabad (a hospital based descriptive study)

رپورٹ کے تیارکنندہ: Devrajani BR, Bajaj Dr, Shah SZ, Ghori RA

اصل اقتباس درج ذیل ہے:

"In 2009, 1.8 million people died from HIV/AIDS and another 2.6 million people were infected with the virus Sub-Saharan Africa has been hit harder by HIV/AIDS than any one region in the world. Two-thirds of people living with HIV/AIDS and three-quarters of deaths from HIV/AIDS are in Sub-Saharan Africa. People with AIDS don't suffer alone, the disease also attackes their families and communities. 14.8 million African children have already lost one or both parents to HIV/AIDS."

❷ المرجع السابق ص ۳۷. جرنل کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"The World Health Organization (WHO) estimated that 62 million cases of gonorrhea occur annually world wide."

VI: اسی جرنل میں HIV/AIDS سے بچاؤ کی کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد تحریر کیا گیا ہے:

"HIV سے متاثر ہونے والوں کا تناسب اب بھی پہلے سے بیمار لوگوں کے علاج کیے جانے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ دنیا بھر میں تین ہزار دو سو افراد کا ہر روز علاج شروع ہوتا ہے، جب کہ ہر روز [اس] وائرس کا شکار بننے والوں کی تعداد سات ہزار ایک سو اشخاص ہے۔" [1]

VII: اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بین الاقوامی تنظیم برائے صحت (WHO) کی طرف سے جولائی ۲۰۰۸ء میں ۲۰۰۷ء تک کے شائع کردہ اعداد و شمار حسب ذیل تھے:

- AIDS/HIV میں مبتلا لوگ ۳۳ ملین (۳ کروڑ ۳۰ لاکھ)
- دورانِ سال اس مرض سے مرنے والے ۲ ملین (۲۰ لاکھ)
- ۱۹۸۱ء سے ۲۰۰۷ء تک ایڈز کی وجہ سے مرنے والے ۲۵ ملین (۲ کروڑ ۲۵ لاکھ)

ایک دوسری رپورٹ کے مطابق اعداد و شمار حسب ذیل تھے:

- AIDS/HIV میں مبتلا لوگ ۳۳.۲ ملین (۳ کروڑ ۳۲ لاکھ)
- دورانِ سال اس مرض سے مرنے والے ۲.۱ ملین (۲۱ لاکھ)
- اس سال میں بیماری کا شکار ہونے والے لوگ ۲.۵ ملین (۲۵ لاکھ)

---

[1] جرنل کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"However, HIV infection are still outpacing the number of people put on treatment. Erveryday, 3,200 people are put on treatment across the world, but 7100, more become infected with the virus."

پاکستان میں ایڈز میں مبتلا لوگ	اندازاً ۵۰ سے ۷۵ ہزار ❶

VIII: مشرقی یورپ میں HIV میں مبتلا لوگوں کی تعداد میں ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۷ء تک ۱۵۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

-۲-

جنسی امراض کا بنیادی سبب زنا

کتنے ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں زنا میں ڈوب جانے کے باعث مہلک جنسی امراض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

اس حقیقت کو بہت سے بڑے بڑے مغربی ڈاکٹروں نے بھی بیان کیا ہے۔ بطور مثال بعض اطباء کی آراء ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

I: ڈاکٹر بیچلر (Batchelor) اور ڈاکٹر مرل (Murrel) کہتے ہیں:

''آتشک اور سوزاک وغیرہ کے امراض [جو جنسی امراض سے ہیں] کا بنیادی سبب جنسی تعلقات میں بے راہ روی ہے۔'' ❷

II: ڈاکٹر جان بیسٹن (John Beaston) ❸ نے لکھا ہے:

''بہت سی تحقیقات کے نتیجہ میں جمع کی جانے والی معلومات اس بات کی دلیل ہیں، کہ اکثر جنسی امراض شادی کے دائرہ سے باہر کے جنسی تعلقات

---

❶ یو۔این۔او۔ ایڈز ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن۔

❷ ملاحظہ ہو: کتاب [الأمراض الجنسية] ڈاکٹر نبیل صبحی صالح ص ۹۔ انھوں نے یہ اقتباس مذکورہ بالا دونوں ڈاکٹروں کی کتاب سے نقل کیا ہے اور ان کی کتاب کا نام عربی میں ترجمہ کے بعد [موجز الأمراض الزهرية] تحریر کیا گیا ہے۔

❸ ڈاکٹر جان بیسٹن کیلیفورنیا یونیورسٹی کے شعبہ (Preventive Medicine) کے پروفیسر ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص ۹)۔
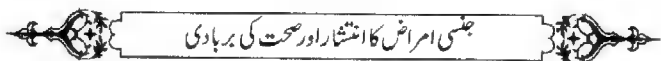
......یعنی زنا...... کا نتیجہ ہوتے ہیں۔'' ❶

III: ڈاکٹر کلاڈ سکاٹ نکل (Claude Scott Nicol) ❷ رقم طراز ہیں:

''آج ہمیں جس مشکل کا سامنا ہے، وہ ہماری اخلاقی اقدار کا ایسی اقدار سے بدلنا ہے، جنھوں نے حرام جنسی تعلقات کی حوصلہ افزائی کی اور کر رہی ہیں۔ ان نئی اقدار نے جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے امراض کے پھیلاؤ میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔'' ❸

IV: کتاب [CAMPBELL'S UROLOGY] میں [Sexually Transmitted Diseases: The Classic Diseases] کے ضمن میں درج کیا گیا ہے:

جنسی تعلقات سے پیدا ہونے والی امراض خواتین میں زیادہ عام ہو رہے ہیں۔ ان خواتین کی [پہلے سے] زیادہ تعداد ابتدائی عمر [ہی] میں جنسی تعلقات قائم کر رہی ہے۔ مزید برآں ان کے شریک مردوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ طرزِ عمل کی اس تبدیلی کی وجہ سے جنسی تعلقات کے ذریعہ منتقل ہونے والے امراض سے متاثرہ خواتین کی تعداد اور ان بیماریوں سے منسلک سنگین اثرات [جیسے PID کی بیماری، بانجھ پن اور خارج از رحم حمل کی بیماریوں] میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ❹

---

❶ کتاب ! الأمراض الجنسية ! ص ۹.

❷ ڈاکٹر نکل: سان ٹوماس ہسپتال اور سان بارتولیمیو ہسپتال لندن کے شعبہ امراضِ آتشک کے ڈائریکٹر ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص ۸٦).

❸ المرجع السابق ص ۸٦.

❹ ۱/٦٧٢. اقتباس درج ذیل ہے:

"STD's are becoming more frequent in women. More women are having intercourse at an earlier age, and the number of sexual partners a woman is likely to have is increasing. This change in ⇐

V: اسی طبی مرجع میں ہے:

”GU بیماری لاحق ہونے کے سب سے زیادہ واقعات جنسی تعلق کے ذریعہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ مردوں میں سے اس بیماری میں مبتلا شخص کے ساتھ تعلق کی صورت میں قریباً ۱۷% لوگوں کو جنسی مرض لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسے شخص سے زیادہ دفعہ تعلق قائم کرنے سے اس خطرے میں اضافہ ہوتا ہے۔“ ❶

VI: اسی کتاب میں ہے:

”gonococal PID میں مبتلا خواتین سے جنسی تعلقات قائم کرنے والے ۸۰% سے زیادہ مردوں کو Gu مرض لاحق ہوگا۔ عام طور پر ایسے مرد مرض لگنے سے پہلے اکثر و بیشتر بیماری کے جراثیم سے خالی ہوتے ہیں۔“ ❷

VII: نوجوانوں کی بے راہ روی کے سبب ان میں جنسی امراض کے بہت زیادہ

⇨⇨behavior has led to a proportional increase in STD's in women, along with an increase in the serious consequences often associated with STD's pelvic inflammatory disease (PID), infertility and ectopic pregnancy."

❶ ۱/۶۷۳. اقتباس حسب ذیل ہے:

"Most cases of GU are acquired during intercourse. In men, the risk of acquiring gonorrhea during a single episode of intercourse with an infected partner is approximately 17%. This risk increases as the number of the sexual contacts with an infected partner increases."

❷ ۱/۶۷۷. اصل اقتباس درج ذیل ہے:

"More than 80% of male sexual partners of women with gonococcal PID will have Gu. These men are often asymptomatic."
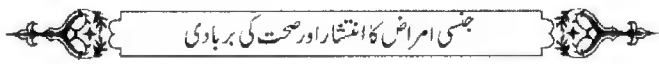
خطرہ کے متعلق اسی کتاب میں ہے:

''نوجوانوں کے لیے جنسی تعلقات سے منتقل ہونے والے امراض میں مبتلا ہونے کا خطرہ سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان میں اپنے جنسی شرکاء میں جنسی امراض کے وجود کے انکار کا رجحان ہوتا ہے۔ وہ سابقہ منصوبہ بندی کے بجائے فوری طور پر جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں۔ غیر محفوظ جنسی روابط کے ساتھ وہ الکحل، ماری جانا (Marijuana) وغیرہ چیزوں کا استعمال کرتے ہیں، جس سے صورتِ حال بدل جاتی ہے اور انھیں بہت زیادہ خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔'' ❶

۔۳۔

زنا کی کثرت والے ملکوں میں جنسی امراض کی بہتات

زنا کے باعث جنسی امراض پھیلنے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے، کہ جن ممالک میں زنا عام ہے، وہاں جنسی امراض کی بھی کثرت ہے۔ اس بارے میں درج ذیل چھ اقتباسات ملاحظہ فرمائیے:

I: آتشک (Syphilis) سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس کی رپورٹ میں لکھا ہے:

''امریکا میں سال ۱۹۵۶۔۱۹۵۷ میں آتشک میں سات ہزار چھ سو شہری مبتلا ہوئے، جب کہ ۱۹۶۰۔۱۹۶۱ء میں ان مریضوں کی تعداد بیس ہزار

---

❶ ۱/۶۷۲۔ اصل اقتباس ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

"Adolescents experience the highest risk for exposure to STD's. Teenagers tend to deny that their partners could have STD's and have more spontaneous rather than premeditated sex. Adolescents participate in unsafe sexual behavior as well as experiment with substances, such as alcohol and marijuana that alter their practices, putting them at increased risk."
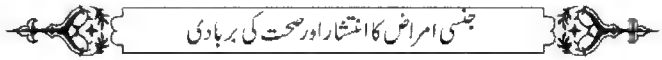
آٹھ سو ہو گئی۔ صرف امریکا ہی میں سوزاک (Gonorrhoea) کے مرض میں مبتلا ہونے والے لوگوں کی سالانہ تعداد دس لاکھ ہوتی ہے۔"[1]

II: دنیا میں ایڈز سے متاثرہ لوگوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے طبّی مرجع (Campbell's Urology) میں بیان کیا گیا ہے:

"ان میں سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں HIV میں مبتلا ہونے والے، جن کی کی تعداد کا اندازہ چھ لاکھ پچاس ہزار سے نو لاکھ تک لگایا گیا ہے، بھی شامل ہیں۔"[2]

III: امریکہ میں ایڈز کے حوالے سے غیر سرکاری اعداد و شمار بہت ہی زیادہ ہیں۔ پیٹرسن اور جیمز کم لکھتے ہیں:

"اپنے حاصل شدہ اعداد و شمار کی روشنی میں ہمارے اندازے کے مطابق قریباً بائیس لاکھ امریکیوں کو معقول حد تک یقین ہے، کہ انھیں ایڈز (کی بیماری) ہے۔

یہ تو صرف آغاز ہے۔ دیگر ستر لاکھ افراد اپنے بارے میں یہ سمجھتے ہیں، کہ انھیں ایڈز (کی بیماری لاحق ہونے) کا شدید خطرہ ہے۔

ان دونوں قسموں کی اکثریت، ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہونے کا یقین رکھنے والے، اور اپنے آپ کو ایڈز میں مبتلا ہونے کا شدید خطرہ سمجھنے والے، صنفِ مخالف سے جنسی تعلقات رکھنے والے ہیں۔

ہم جنس لوگوں سے جنسی تعلقات رکھنے والوں میں ایڈز کی شرح کہیں

---

[1] منقول از کتاب [الأمراض الجنسية] ص ۱۳۔

[2] ۱/۶۹۳۔ اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"These figures include an estimated 650,000 to 900,000 HIV infected people in the United States."

زیادہ ہے۔"❶

IV: انگلستان میں سوزاک کے مریضوں کی تعداد کے متعلق امبروز کینگ نے ذکر کیا ہے:

"انگلستان میں ۱۹۵۴ء میں ان مریضوں کی تعداد (۱۷,۵۳۶) تھی اور ۱۹۶۲ء میں یہ تعداد (۳۵,۴۳۸) تک پہنچ گئی تھی۔"❷

V: یو۔ایس سنسس بیورو [U.S Census Bureau] کی طرف سے [Table 184: Selected Notifiable Diseases - Cases Reported: 1980-2009]

[جدول ۱۸۴: انتخاب کردہ واجب الاطلاع بیماریوں کے اندراج کروائے گئے واقعات ۱۹۸۰۔۲۰۰۹ء]

کے زیرِ عنوان شائع کردہ اعداد و شمار میں ہے:

AIDS کے ۲۰۰۸ء میں امریکہ میں رجسٹر ہونے والے واقعات [Cases] کی تعداد ۳۹،۲۰،۲۰۰ تھی۔

---

❶ [The Day America Told the Truth] P.136-137.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"Extrapolating from our numbers, some 2.2 million Americans are reasonably certain that they have AIDS.

That's just the beginning. Another 7 million people see themselves as being at very high risk for AIDS. The majority of those people, both those who are certain and those who believe that they are at high risk, are heterosexuals.

The rate of AIDS is for higher among gays."

❷ منقول از کتاب: الأمراض الجنسية ص ۱۷. مؤلف نے جس کتاب سے نقل کیا ہے، اس کے نام کا عربی ترجمہ [كتاب التقدم الحديث في علوم الأمراض الزهرية] لکھا ہے۔

اسی عرصے میں جنسی تعلقات سے منتقل ہونے والی تین بیماریوں کے رجسٹر ہونے والے واقعات کی حسبِ ذیل تفصیل بیان کی گئی ہے:

ا: [Chlamydia] ۱۲،۴۴،۰۰۰

ب: [Gonorrhea] ۳،۰۱،۰۰۰

ج: [Syphilis] ۴۵،۰۰۰

VI: لیڈی ڈاکٹر سیلیا ایس ڈیشم (Ceila S.Deshim) ❶ نے جنسی امراض میں بہت زیادہ اضافے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''میں نے جب جنسی امراض اور ناجائز بچوں کی پیدائش میں بہت زیادہ اضافے کے بارے میں سنا، تو مجھے اس سے قطعاً کوئی تعجب نہ ہوا، کیونکہ ہمارے معاشرے میں اب جو کچھ ہو رہا ہے، یہ اس کا طبعی نتیجہ ہے۔'' ❷

یہاں ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے، کہ جنسی امراض کی یہ کثرت ان ممالک میں بہترین طبی سہولتوں کی فراوانی کے باوجود ہے۔

-۴-

جنسی امراض کی آئندہ نسلوں میں منتقلی

زنا کے نتیجہ میں جنم لینے والے جنسی امراض صرف زانیوں تک محدود نہیں رہتے، بلکہ یہ آنے والی نسلوں کی طرف بھی منتقل ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل دو اقتباسات صورتِ حال کو توفیقِ الٰہی سے واضح کرتے ہیں:

---

❶ نیویارک کے سوشل ورک کالج کے شعبہ سوشیالوجی کی پروفیسر۔ (ملاحظہ ہو: کتاب [الأمراض الجنسیة] ص۹۔

❷ المرجع السابق ص ۹۰.
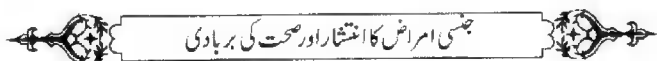
I: ڈاکٹر کینگ اور ڈاکٹر نکل نے لکھا ہے:

''بلاشبہ ایک خاندان کی آئندہ تین نسلوں میں مرض آتشک کا وجود ممکن ہے۔''❶

II: ''۲۰۰۹ء میں قریباً ۳ لاکھ بچے [سب سہارن افریقہ] (Sub-Saharan Africa) میں HIV میں مبتلا ہوئے۔ ان بچوں کی بہت بڑی اکثریت ماں کے HIV میں مبتلا ہونے کے سبب حمل، ولادت اور (ماں کی) چھاتی کا دودھ پینے کے دوران اس مرض میں مبتلا ہوئی۔ علاج کے بغیر اس بات کا ۲۰ سے ۴۵% تک امکان ہوتا ہے، کہ HIV میں مبتلا مائیں اپنے بچوں کو وائرس منتقل کریں گی۔''❷

۔۵۔

جنسی امراض کے خطرناک نتائج

جنسی امراض کے آثار و نتائج انتہائی خطرناک اور بے حد مہلک ہیں۔ ایک جنسی

---

❶ دونوں مذکورہ ڈاکٹروں کی کتاب [الأمراض الزهرية] ص ۷۳۔۷۴؛ بحوالہ کتاب [الأمراض الجنسية] ص ۶۱۔

❷ منقول از رپورٹ بعنوان:

[How are different Countries in Africa affected by HIV and AIDS?]

[افریقہ میں مختلف ممالک HIV اور AIDS سے کس طرح متاثر ہوئے ہیں؟]

اصل اقتباس ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

"Around 300,000 children in sub-Saharan Africa became infected with HIV in 2009. The vast majority of these children have been infected with HIV during pregnancy, childbirth or breastfeeding, as a result of their mother being infected with the virus.
Without interventions, there is 20-45% chance that an HIV-positive mother will pass the virus on to her child."
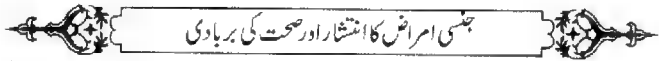
بیماری ایک یا ایک سے زیادہ جنسی اور دیگر بیماریوں کا سبب بنتی اور بیماری میں مبتلا شخص کی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ اس بارے میں ذیل میں توفیقِ الٰہی سے آٹھ اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں، تا کہ صورتِ حال خوب واضح ہو جائے:

I: مشہور طبی کتاب (Cambell's Urology) میں ہے:

''کسی ایک جنسی مرض میں مبتلا مریضوں میں سے قریباً ۶۰% کسی دوسرے جنسی مرض میں بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر ایسے لوگوں اور جنسی تعلقات میں ان کے شرکاء کے دیگر جنسی امراض کے حوالے سے معائنے اور ان کے علاج کی شدت سے تاکید کی جاتی ہے۔''❶

II: اسی طبی مرجع میں جنسی مرض (PID) کے سنگین اثرات کے حوالے سے تحریر کیا گیا ہے:

''جنسی تعلق سے خواتین میں منتقل ہونے والے جنسی امراض میں سے ایک سنگین ترین نتیجہ PID [کی جنسی بیماری] ہے، اس بیماری سے بچاؤ اور اس کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے سالانہ اخراجات کا اندازہ قریباً ۲ بلین ڈالر ہے۔''❷ (یعنی قریباً ایک کھرب نوے ارب روپے)۔

---

❶ ۶۷۳/۱۔ اصل اقتباس ذیل میں دیکھیے:

"Because approximately 60% of patients who have one STD will have at least one other, examination of the patients and their partners for other STD's and treatment of that disease are highly recommended."

❷ ملاحظہ ہو: ۶۷۷/۱۔

اصل اقتباس درجِ ذیل ہے:

⇦⇦

PID کی وجہ سے پیدا ہونے والی دیگر بیماریاں:

۱: بانجھ پن:

PID کی بیماری مستقل خطرناک نتائج، بشمول بانجھ پن، تک لے جاسکتی ہے۔ اس کے ایک دفعہ حملے کے بعد مریضوں میں سے ۱۲%، دو بار حملے کے بعد ۳۵% اور تین مرتبہ حملے کے بعد ۷۵% مریض بانجھ ہو جاتے ہیں۔

جن خواتین کے ساتھ ایک دفعہ (Salpingilis) کا حادثہ ہو، ان میں سے ۲۵% کے ساتھ دوبارہ یہی حادثہ ہوگا۔

پہلے وقوعہ سے ہونے والا نقصان مریض کو مزید مشکلات کی زد میں لاسکتا ہے۔ ❶

⇦⇦

"PID is one of the most severe consquences of STD's in women. The cost of caring for acute infection and its sequelae is almost $2 billion per year."

❶ ملاحظہ ہو: ۱/۶۷۷۔

اصل اقتباس درج ذیل ہے:

"**Infertility:**

PID can lead to serious and permanent consequences, including infertility. Following a single episode of PID, 12% of patients will be sterile, after two episodes 35% will be sterile, and after three attackes 75% will be sterile.

Of women who had one episode of salpingitis 25% will incur another.

The damage caused by the first occurance may make the patient more susceptible to further problems.

ب: ''خارج از رحم حمل:

اس کا سب سے بڑا سبب PID کی وجہ سے ہونے والا (Fallopian tube damage) ہے۔ رحم سے باہر حمل والی تمام خواتین میں سے قریباً آدھی تعداد PID مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔ اس مرض میں مبتلا خواتین میں رحم کے باہر حمل کا خطرہ دیگر عورتوں کے مقابلے میں سات سے دس گنا ہوتا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں خارج از رحم حمل کی تعداد میں دوگنا اضافے کا ایک سبب PID کی شرح میں اضافہ ہے۔ ❶

ج: دائمی اور پیچیدہ علاج والی درد:

PID کے اثرات میں سے ایک یہ ہے، کہ (Salpingitis) والی خواتین میں سے ۱۵% عورتوں کو پیٹ کے نچلے حصے میں دائمی اور بہت پیچیدہ علاج والی درد رہتی ہے۔ ❷

---

❶ ملاحظہ ہو: ۱/ ٦٧٧۔٦٧٨.
اصل اقتباس ذیل میں دیکھئے:

"**Ectopic pregnancy:**

The most common cause of ectopic pregnancy is follopian tube damage caused by PID. Approximately half of all women with ectopic pregnancy have had previous PID. Indeed the risk of ectopic pregnancy in women who have PID is 7 to 10 times greater than in women who never have had this infection. The increasing rate of PID is one factor in the doubling of the number of ectopic pregnancies in the United States.

❷ ملاحظہ ہو: ۱/ ٦٧٨.
اصل اقتباس درج ذیل ہے:

"**Pain:**

Chronic abdominal pain is sequelae of PID in approximately 15% of women who have salpingitis.

III: عالمی تنظیم صحت (WHO) کے اندازے کے مطابق دنیا میں Gonorrhoea کے سالانہ چھ کروڑ بیس لاکھ کیس ہوتے ہیں۔ مزید برآں اس کا علاج نہ کرنے کی صورت میں سنگین طویل المیعاد پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ علاوہ ازیں متاثرہ ماؤں کے ہاں جنم لینے والے بچوں کے امراضِ چشم میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، جو کہ بچوں کے اندھے پن تک ہوسکتا ہے۔ ❶

IV: ڈاکٹر بیچلر اور ڈاکٹر مرل مرضِ سوزاک کے خطرناک نتائج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تمام لوگ اس مرض کو آتشک کے مقابلے میں آسان اور معمولی سمجھتے ہیں، لیکن جب اس کے علاج کی طرف توجہ نہ دی جائے، تو اس سے خطرناک صورتِ حال کے پیدا ہونے یا صحت کے ہمیشہ کے لیے برباد ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔'' ❷

V: مرضِ آتشک کے خطرات کے متعلق ڈاکٹر تھامس پیرن (Thomos Paren) ❸ نے تحریر کیا ہے:

''یہ بچوں کے لیے فالج کی نسبت سو گنا زیادہ مہلک اور نقصان دہ ہے۔

---

❶ ملاحظہ ہو: مقالہ بعنوان: (Frequency and pattern of Gonorrhoea at Liaquat University Hospital, Hyderabad) Page 37-38.

The World Health Organization estimated that 62 million cases of gonorrhoea occur annually worldwide and untreated infection can cause serious long-term complications. In addition babies born to infected mothers are at risk of ocular infection, which can lead to blindness.

❷ مذکورہ بالا دونوں ڈاکٹروں کی کتاب [موجز الأمراض الزهرية] ص ۱۴۷، بحوالہ کتاب [الأمراض الجنسية] ص ۱۵۔

❸ (ڈاکٹر تھامس پیرن): ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں شعبہ صحت عامہ میں ڈاکٹر اور جنرل سرجن ہیں۔

امریکہ میں اس کا خطرہ کینسر، ٹی بی اور سل کے خطرہ کی طرح ہے، یہاں تک کہ ہر چار اشخاص میں ایک شخص بالواسطہ یا بلاواسطہ مرض آتشک کے باعث موت کا شکار ہو جاتا ہے۔''

VI: ڈاکٹر ہوفلنڈ لکھتے ہیں:

''زندگی کم کرنے والی تمام بیماریوں میں سے ..... میرے علم کے مطابق ..... بدکاری میں اضافے کی بیماری سے زیادہ وبال والی اور بندے کو موت کی طرف گھسیٹ کر لے جانے والی کوئی اور بیماری نہیں۔ ہم بآسانی اسے موت کو نزدیک کرنے والا قریب ترین وسیلہ قرار دے سکتے ہیں۔''[1]

VII: جیمز باجیہ نے تحریر کیا ہے:

''نوجوانوں پر لازم ہے، کہ دیگر تمام خواہشات کی نسبت، وہ اپنی طبعی خواہش کو زیادہ قابو میں رکھیں، کیونکہ یہ قابو آنے میں سب سے مشکل، زندگی کم کرنے میں سب سے تیز رفتار، قوتوں کو کم کرنے میں سب سے زوردار، مشقت وتکلیف میں مبتلا کرنے میں سب سے آگے اور شفا سے دور کرنے میں سب سے بڑھ کر ہے۔''[2]

VIII: جن ممالک میں زنا عام ہے، وہاں کے حالات بھی اس بات کے شاہد ہیں۔ ایسے دو ملکوں کے متعلق ذیل میں تین اقتباسات ملاحظہ فرمایئے:

ا: فرانسیسی سوشیالوجسٹ بیول بیورو (Baul Bureau) نے فرانسیسیوں پر جنسی امراض کے اثرات کے متعلق لکھا ہے:

---

1. کتاب [قانون الزواج الجدید] شیخ محمد السباعی بحوالہ کتاب [الزنا ومکافحته] شیخ عمر رضا کحالہ، ص ۲۱۰۔
2. کتاب [قانون الزواج الجدید] بحوالہ کتاب [الزنا ومکافحته] ص ۲۱۰۔

''شہوانیت کے اس تسلط کا اوّلین نتیجہ یہ ہوا ہے، کہ فرانسیسیوں کی جسمانی قوت رفتہ رفتہ جواب دیتی چلی جارہی ہے۔ ہیجانات نے ان کے اعصاب کمزور کردیے ہیں، خواہشات کی بندگی نے ان میں ضبط اور برداشت کی طاقت کم ہی باقی چھوڑی ہے اور امراضِ خبیثہ کی کثرت نے ان کی صحت پر نہایت مہلک اثر ڈالا ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز سے یہ کیفیت ہے، کہ فرانس کے فوجی حکام کو مجبوراً ہر چند سال بعد نئے رنگروٹوں کے لیے جسمانی اہلیت کے معیار کو گھٹا دینا پڑتا ہے، کیونکہ اہلیت کا جو معیار پہلے تھا، اب اس معیار کے نوجوان قوم میں کم سے کم تر ہوتے جارہے ہیں۔ یہ ایک معتبر پیمانہ ہے، جو تھرمامیٹر کی طرح یقینی صحت کے ساتھ بتاتا ہے، کہ فرانسیسی قوم کی جسمانی قوتیں کتنی تیزی کے ساتھ بتدریج گھٹ رہی ہیں۔ امراضِ خبیثہ اس تنزل کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے۔ جنگِ عظیم اوّل کے ابتدائی دو سالوں میں جن سپاہیوں کو محض آتشک کی وجہ سے رخصت دے کر ہسپتالوں میں بھیجنا پڑا، ان کی تعداد ۷۵,۰۰۰ تھی۔ صرف ایک متوسط درجہ کی فوجی چھاؤنی میں بیک وقت ۲۴۲ سپاہی اس مرض میں مبتلا ہوئے۔'' [1]

ب: ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی صورتِ حال صدر کینیڈی کے ۱۹۶۲ء کے اس اعلان سے معلوم ہوتی ہے، جس میں انھوں نے کہا:

''امریکہ کا مستقبل خطرناک ہے، کیونکہ اس کے نوجوان ایک ایسے سیال مادہ کی طرح ہیں، جو شہوات میں گھل کر غرق ہورہا ہے۔ وہ اپنے کندھوں پر ڈالی گئی ذمہ داریاں محسوس نہیں کرتے۔ رنگروٹ کے طور پر بھرتی ہونے

[1] (Towards Moral Bankruptcy) بحوالہ کتاب [پردہ] ص ۹۱۔۹۳.

کے لیے آنے والے ہر سات نوجوانوں میں سے چھ نا اہل ہیں، کیونکہ ان شہوتوں نے جن میں وہ غرق ہو چکے ہیں، ان کی طبی اور نفسیاتی صلاحیتوں کو برباد کر دیا ہے۔'' ❶

ج: اس حوالے سے روس کی حالتِ زار امریکہ سے مختلف نہیں تھی۔ اسی سال روسی صدر خروشیف نے وہاں کے متعلق وہی بات کہی، جو امریکی صدر نے اپنے ملک کے بارے میں کہی تھی۔ دونوں کا طرزِ بیان بھی قریباً ایک جیسا تھا۔ روسی صدر نے کہا:

''روس کا مستقبل خطرے میں ہے۔ روسی نوجوانوں کے مستقبل کا کچھ اعتبار نہیں، کیونکہ وہ شہوتوں میں غرق ہو کر ختم ہو رہے ہیں۔'' ❷

امریکی اور روسی صدور کے اپنے نوجوانوں کے متعلق مذکورہ بالا تبصرے کم وبیش نصف صدی پرانی بات ہے۔ اب تو صورتِ حال پہلے سے بہت زیادہ خراب ہے، کیونکہ ابلاغی ترقی نے انسانی قدروں کو پامال کر کے رکھ دیا ہے اور اخلاقیات کا جنازہ نکل چکا ہے۔

۔۶۔

زنا سے کلی اجتناب امراضِ جنسیہ سے بچاؤ کا محفوظ ترین طریقہ

زنا اور جنسی امراض کے گہرے باہمی تعلق کو یہ بات بھی واضح کرتی ہے، کہ ڈاکٹروں کی نظر میں زنا سے بچاؤ کا سب سے محفوظ طریقہ زنا سے مکمل اجتناب ہے۔

ڈاکٹر آر۔ آر۔ ولکوکس ❸ نے لکھا ہے:

---

❶ بحوالہ کتاب [جاهلية القرن العشرين] ص ۱۹۷.　❷ المرجع السابق.

❸ (ڈاکٹر آر۔ آر۔ ولکوکس): لندن کے سینٹ میری ہسپتال میں امراض آتشک اور سوزاک کے سپیشلسٹ، ایڈورڈ ہفتم ہسپتال شعبہ امراض آتشک اور سوزاک کے ڈائریکٹر، صحت کی عالمی تنظیم کے ایڈوائزر، اسی تنظیم میں ماہرین امراض آتشک وسوزاک کمیٹی کے رکن اور برطانیہ کی وزارت دفاع میں امراض آتشک وسوزاک کے مشیر (بحوالہ کتاب: [الامراض الجنسية].

''زنا سے یکسر دوری ہی امراض آتشک اور سوزاک سے بچنے کا محفوظ ترین طریقہ ہے۔'' ❶

-۷-

جنسی امراض کے بارے میں دو غلط فہمیوں کی حقیقت

جنسی امراض کے متعلق کچھ غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں۔ ان میں سے دو باتوں کے بارے میں ذیل میں گفتگو ملاحظہ فرمایئے:

ا: جنسی امراض کا پیشہ ور بدکار عورتوں میں محدود نہ ہونا:

بعض لوگوں کا خیال ہے، کہ جنسی امراض صرف طوائفوں یا پیشہ ور بدکار عورتوں سے برائی کے نتیجہ میں پھیلتے ہیں، لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ اس بارے میں ذیل میں تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

I: ڈاکٹر لوتھر ٹیری کا کہنا ہے:

''ان امراض کے اکثر واقعات کا تعلق نوجوان نسل سے ہے۔ ان امراض کے جراثیم پیشہ ور طوائف ہی تک محدود نہیں ہوتے، بلکہ یہ ان گمراہ لڑکیوں اور لڑکوں میں بھی ہوتے ہیں، جو حرام جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں۔'' ❷

II: ڈاکٹر کینگ اور نکل نے تحریر کیا ہے:

''اگرچہ جسم فروشی کا دھندہ ہی بڑی حد تک ان بیماریوں کا ذمہ دار ہے، مگر حرام جنسی تعلقات جو معاشرے کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں اوائل عمر سے ہی بہت آسان ہو گئے ہیں، ان بیماریوں میں اضافے کے اوّلین ذمہ دار ہیں۔'' ❸

---

❶ منقول از کتاب [الأمراض الجنسية] ص ۸۳۔ ❷ منقول از المرجع السابق ص ۱۳۔

❸ مذکورہ دونوں ڈاکٹروں کی کتاب [الأمراض الزهرية] ص ۱۳۱ بحوالہ کتاب الأمراض الجنسية ص ۱۸۔

III: یہ صرف ایک یا دو ڈاکٹروں کی رائے نہیں ، بلکہ انجمن اقوام متحدہ برائے معاشرتی واقتصادی سیکرٹیریٹ کی رپورٹ بھی یہی ہے۔ اس میں لکھا ہے:

''راہ راست سے ہٹی ہوئی نوجوان لڑکیاں، جو حرام جنسی تعلقات کا ارتکاب کرتی ہیں، وہ جنسی امراض کے پھیلنے کا سبب ہیں۔'' ❶

ب: عفت اور پاک دامنی کا جنسی کمزوری کا سبب نہ ہونا:

بعض مفسد لوگ جنسی بے راہ روی کی طرف دعوت دیتے ہوئے کہتے ہیں:

''پاکیزگی جنسی کمزوری پیدا کرتی ہے اور صحت کو نقصان پہنچاتی ہے۔''

ان کی یہ بات حد درجہ سطحی ہے۔ اس کی تردید خود مغربی دنیا کے ڈاکٹروں نے کی ہے۔ اس سلسلے میں ذیل میں چار اقتباسات ملاحظہ فرمایئے:

I: لندن کے شاہی محل کے طبیب ڈاکٹر جیمز باجیہ کہتے ہیں:

''عفت اور پاک دامنی جسم اور صحت کے لیے قطعاً نقصان دہ نہیں۔'' ❷

II: ڈاکٹر بریہ کہتے ہیں:

''نوجوانوں کی عفت ان کی صحت اور عقل کی محافظ ہے۔ تجربات نے یہ ثابت کر دیا ہے، انسان اور حیوان میں شہوت پر قابو رکھنا نشو ونما اور صحت کے لیے ایک قوی عامل ہے۔'' ❸

III: کرسچین کالج کی علوم طبیہ کی کمیٹی نے اعلان کیا تھا:

''بعض لوگوں کی جانب سے بار بار ترویج واشاعت کردہ تصور: [عفت کی زندگی بسر کرنا مضرِ صحت ہے] ایک باطل خیال ہے۔ ہمارا علم و تجربہ

---

❶ ۱۹۶۴ء میں امریکہ میں منعقد ہونے والی آتشک کانفرنس کی رپورٹ ص ۴۰۴، بحوالہ کتاب [الأمراض الجنسية] ص ۸۵۔

❷ منقول از کتاب: [ماذا عن المرأة؟] ذاكتر عنتر ص ٨٦.

❸ منقول از: المرجع السابق ، ص ٨٦.

اس کی تردید کرتا ہے اور ہم اس مقام پر اتفاق رائے سے یہ اعلان کرتے ہیں، کہ حوادثِ امراض میں سے ہم ایک حادثہ بھی نہیں جانتے اور نہ ہی صحت کو کمزور کرنے والے عوامل میں سے کسی ایسے عامل کو پہچانتے ہیں، جسے کسی ایسے نظامِ زندگی کی طرف منسوب کرنا درست ہو، جس کی بنیاد طہارت اور اعلیٰ معنوں والے اخلاق پر ہو۔'' ❶

IV: یہ صرف کسی ایک معالج یا دو معالجوں یا محض ایک طبی ادارے ہی کی رائے نہیں ہے، بلکہ یہ اس بین الاقوامی کانفرنس کا فیصلہ ہے، جس میں اکناف عالم کے ۱۰۲ چوٹی کے ڈاکٹروں نے شرکت کی۔ اس بین الاقوامی کا فیصلہ یہ تھا:

''عفت و طہارت کے حوالے سے نوجوانوں کے لیے خصوصی طور پر یہ بات سمجھ لینا لازمی امر ہے، کہ یہ دونوں چیزیں صحت کے لیے، نہ صرف یہ، کہ نقصان دہ نہیں ہیں، بلکہ یہ دونوں تو خوبی کی ایسی خصلتیں ہیں، جو صحت کے لیے حد درجہ مفید ہیں۔'' ❷

❶ منقول از کتاب: [ماذا عن المرأۃ ؟] ص ۷۷.

❷ المرجع السابق ص ۷۶.

مبحثِ دوم

اولادِ حرام کی کثرت اور اس کے بُرے نتائج

تمہید:

زنا کے عام ہونے سے حرامی بچوں کی کثرت ہوگی۔ بدکاری سے پھیلاؤ والے معاشرے اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ناجائز اولاد کی صحت و تعلیم کا معیار پست اور ان کی شخصیت میں بگاڑ ہوتا ہے۔ ذیل میں اس بارے میں تین عنوانات کے تحت قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

۱: زنا اور حرامی اولاد کی بہتات:

زنا کے عام ہونے کے نتائج میں سے ایک گھمبیر مسئلہ حرامی اولاد کا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر سیلیا ایس ڈیشم (Celia S.Deschim) لکھتی ہیں:

"میں نے جب جنسی امراض اور ناجائز بچوں کی پیدائش میں بے پناہ اضافے کے بارے میں سنا، تو مجھے اس سے قطعاً کوئی تعجب نہیں ہوا، کیونکہ ہمارے معاشرے میں اب جو کچھ ہو رہا ہے، یہ اس کا طبعی نتیجہ ہے۔" [1]

۲: مغربی دنیا میں اولادِ حرام کی کثرت کے متعلق اعداد و شمار:

مغربی ممالک میں ناجائز بچوں کی کثرت بھی اس حقیقت کی تائید کرتی ہے۔ ذیل میں وہاں کے کچھ ملکوں کے اس حوالے سے حالات ملاحظہ فرمائیے:

[1] منقول از کتاب [الأمراض الجنسية] ص ۹۰۔۹۱۔

ا: سویڈن اور آئس لینڈ:

پیری گلموٹ (Pierre Guilmot) نے ذکر کیا ہے:

''۱۹۷۲ء میں سویڈن میں غیر شرعی بچوں کی نسبت ہر چار میں سے ایک تھی۔ علاوہ ازیں ان لوگوں کی تعداد بھی کسی طریقے سے کم نہیں ہے، جو شادی کے بغیر عورتوں کے ساتھ رہتے اور بچوں کو جنم دیتے ہیں۔ اگر دوسرے غیر شرعی بچوں کے ساتھ ان کی تعداد کو شامل کرلیا جائے، تو پھر شادی کے بغیر پیدا ہونے والے بچوں کی شرح میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔'' ❶

پیری ہی لکھتے ہیں:

آئس لینڈ میں بھی ناجائز بچوں کی تعداد بچوں کی مجموعی تعداد کے مقابلے میں قریباً ایک اور چار کی نسبت سے ہے۔ ❷

ب: فرانس:

آخری دو عالمگیر جنگوں کے درمیان فرانس کے بہت سے شہروں میں طبعی بچوں ❸ (Enfant Naturels) کی نسبت پچاس فیصد تھی۔ ❹

---

❶ "Population Decline In Europe" P:11-12.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"In 1972, one birth in four in Sweden was illegitimate and unmarried couples with children are by no means exceptional. The proportion of children born out of wedlock would appear therefore to be increasing."

❷ "Population Decline In Europe" P.9.

اقتباس کے الفاظ قریباً حسبِ ذیل ہیں:

The proportion of illegitimate births is about 1 in 4 in Iceland.

❸ جب ناجائز بچے ان کے ہاں [طبعی بچے] ہیں، تو کیا شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے ان کے نزدیک [غیر طبعی] ہوں گے؟

❹ منقول از کتاب [حقوق الانسان في الإسلام] ڈاکٹر عبدالواحد وافی ص ۱۵۹۔
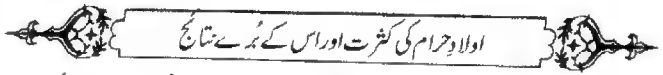
۱۹۰۱ء میں فرانس میں اس بات کی تحقیق کے لیے کانفرنس منعقد ہوئی، کہ زنا کو روکنے کے لیے بہترین طریقہ کیا ہوسکتا ہے۔ اسی کانفرنس میں یہ بھی کہا گیا:

''صرف صوبے سین کی پناہ گاہوں میں جمع کیے گئے حرامی بچوں کی تعداد پچاس ہزار ہے۔ بعض اہل کار اپنی زیر نگرانی لڑکیوں کے ساتھ بھی زنا کرتے ہیں اور یہ حرامی بچے آپس میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ بدکاری کرتے تھے۔'' ❶

ج: انگلستان:

I: ڈاکٹر اوس والڈ شوارز (Oswald Schwarz) نے تحریر کیا ہے:

''انگلستان میں ہر سال قریباً اسّی ہزار عورتیں حرامی بچوں کو جنم دیتی ہیں، جو کہ پیدا ہونے والے تمام بچوں کی مجموعی تعداد کا قریباً ایک تہائی حصہ ہے۔'' ❷

II: مورخہ ۲۱ فروری ۲۰۰۲ء کو بی بی سی (BBC News) نیوز یو۔ کے۔ سے حسبِ ذیل عنوان کے تحت ایک رپورٹ نشر کی گئی:

[Births out of wedlock pass 40%]

[دائرہ شادی سے باہر شرح پیدائش کا ۴۰% سے تجاوز]

اسی رپورٹ میں ہے:

''قومی اعداد و شماریات کے دفتر کے مطابق دائرہ شادی سے باہر پیدا ہونے والے بچوں کا مملکت متحدہ (برطانیہ) میں تناسب ۱۹۸۰ء میں ۱۲%

❶ منقول از: کتاب [الإسلام عقیدۃ و شریعۃ] شیخ محمود شلتوت، ص ۱۹۳۔

❷ کتاب: [فلسفۃ الجنس] (The philosophy of Sex) بحوالہ: [کتاب حرکۃ تحدید النسل] ص ۲۷۔

سے ۲۰۰۴ء میں ۴۲% ہو چکا ہے۔'' ❶

III: مورخہ ۱۹ اپریل ۲۰۱۰ء کو درج ذیل عنوان کے تحت ایک رپورٹ شائع ہوئی:

[The towns where two in three births are outside marriage]

''(ایسے) شہر جہاں دو تہائی بچوں کی پیدائش شادی (کے دائرے) سے باہر ہوتی ہے۔''

اسی رپورٹ میں ہے:

''سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک کے متعدد حصوں میں دو تہائی سے زیادہ بچے شادی شدہ جوڑوں سے باہر پیدا ہوتے ہیں۔
اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے، کہ آئندہ پانچ سالوں میں سارے برطانیہ میں تنہا ماؤں اور غیر شادی شدہ جوڑوں کے ہاں جنم لینے والوں بچوں کی شرح ۵۰ فیصد سے زیادہ ہونے کی توقع ہے۔'' ❷

''دفتر قومی اعداد و شمار کے مطابق بعض حصوں میں بچوں کا شادی شدہ جوڑوں سے باہر پیدا ہونا معمول کی بات بن چکی ہے۔

---

❶ رپورٹ کے اصل الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"The proportion of children born outside marriage in the UK has leapt from 12% in 1980 to 42% in 2004, according to the Office for National Statistics."

❷ رپورٹ کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں:

"More than two thirds of children are born out of wedlock in many parts of the country, official figures show.
The statistics reveal that the proportion of births to single mothers and unmarried couples is set to exceed 50 percent across Britain over the next five years."
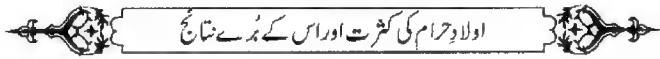
لیور پول (Liverpool) کے نزدیک واقع نوزلی (Knowsley) میں ۲۰۰۷ء میں ۶۸.۵ فیصد بچے شادی کے بغیر پیدا ہوئے۔(اس بارے میں یہ) ملک کی بلند ترین شرح تھی۔ یہ تعداد بڑھ کر ۲۰۱۴ء میں ۷۵ فی صد ہو جائے گی۔ ہارٹ لی پول (Hartlepool) میں یہ تعداد ۶۸.۱ فی صد، ہل (Hull) میں ۶۷ فیصد اور بلیک پول (Blackpool) میں ۶۶.۹ فی صد رہی۔'' ❶

اس صورت حال کے بارے میں سابق ہوم آفس منسٹر این ودی کومب (Ann Widdecombe) نے کہا:

''یہ (صورتِ حال) خطرناک حد تک پریشان کن ہے۔ میرے خیال میں شادی بے وقعت ہو چکی ہے، کیونکہ (شادی شدہ) لوگ شادی کے بندھن کا احترام نہیں کرتے اور اسی لیے دوسرے (یعنی غیر شادی شدہ لوگ) اسے بے کار چیز سمجھتے ہیں۔'' ❷

---

❶ رپورٹ کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"The Office for National Statistics figures show that in some areas it has become the norm for children to be born outside wedlock.

In Knowsley, near Liverpool, 68.5 percent of children were born outside marriage in 2007, the highest proportion in the country. the figure is on course to exceed 75 percent by 2014.

Other high rates are seen in Hartlepool (68.1 percent), Hull (67 percent) and Blackpool (66.9 percent)."

❷ ان کے اصل الفاظ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

"Former Home Office Minister Ann Widdecombe said of the figures: "It's tremendously worrying. I think marriage has become devalued, as people don't respect their wedding vows and therefore others don't see the point of it."
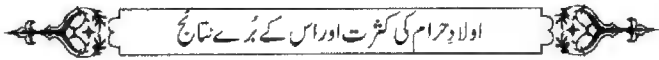
و: ریاست ہائے متحدہ امریکہ:

I: ارنسٹ ڈبلیو برگس (Earnest W.Burgess)، ہارویسٹ جے لاک (Harvest J.Lock) اور میری مارگیرٹ تھامس (Mary Margaret Thomas) نے اپنی مشترکہ تالیف میں [غیر شرعی بچوں] کی تعداد میں اضافے کو درج ذیل نقشہ کی صورت میں پیش کیا ہے:

سال	کالوں میں غیر شرعی بچوں کی نسبت	گوروں میں غیر شرعی بچوں کی نسبت
۱۹۴۰ء	%۱۶.۸	%۲.۰
۱۹۴۵ء	%۱۷.۹	%۲.۴
۱۹۵۰ء	%۱۸.۰	%۱.۸
۱۹۵۵ء	%۲۰.۲	%۱.۹
۱۹۶۰ء	%۲۱.۶	%۲.۳
۱۹۶۵ء	%۲۶.۳	%۴.۰
۱۹۷۰ء	%۲۹.۴	%۴.۹ [1]

[1] "The Family: From Traditional to Companionship" p:108.
[کنبہ: روایتی (حیثیت) سے دوستی تک]

یہاں تین باتوں کی طرف اشارہ شاید مناسب ہو:

۱: ناجائز بچوں کی یہ بہت بڑی تعداد ان تمام کوششوں کے بعد ہے، جو مادہ منویہ کے ضائع کرنے اور حمل ضائع کرنے کی خاطر کی جاتی ہیں۔ لندن سے شائع ہونے والے اخبار [الشرق الأوسط] کی ۱۸ فروری ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں ذکر کیا گیا: امریکہ میں ہر سال دس لاکھ سے زیادہ حمل گرانے کے واقعات ہوتے ہیں۔ (بحوالہ الأمان لبنان ۱۶ شوال ۱۳۹۹ھ ص ۳۶) [اس بارے میں مزید معلومات اس کتاب کے ۲۸۶۔۲۸۹ ملاحظہ فرمائیے]

۲: مذکورہ بالا نقشہ دیکھ کر یہ خیال نہ کیا جائے، کہ گورے کالوں سے زیادہ پاکیزہ ہیں، کہ ان کے ہاں ناجائز بچوں کی شرح کم ہے۔ اس قلت کا شاید سبب یہ ہے، کہ وہ کالوں کی نسبت منع حمل کے اسباب و ⇦⇦
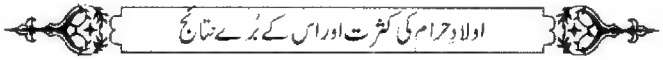
II: شکاگو کے اخبار ٹریبون نے اپنے مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۹ء کے شمارے میں لکھا ہے، کہ ۱۹۷۸ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پیدا ہونے والے ناجائز بچوں کی تعداد سات لاکھ اسّی ہزار تھی۔

III: انیس صنعتی ملکوں میں نوعمر لڑکیوں کے حاملہ ہونے اور غیر شرعی بچوں کے جنم دینے میں امریکہ کے پہلے نمبر پر ہونے کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے انڈر یوایل۔ شیپائر لکھتے ہیں:

''ہر سال چودہ برس یا اس سے کم عمر کی امریکی لڑکیاں دس ہزار سے زیادہ بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔''❶

تبصرہ:

یہ صورت حال بیس سال قبل (۱۹۹۲ء میں) شائع ہونے والی کتاب کے مطابق تھی۔ اب حالات کیا ہیں؟ اُمید ہے کہ آئندہ صفحات میں منقول اقتباسات ان کا تصور کرنے میں ان شاء اللہ راہنمائی کریں گے۔

IV: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صورتِ حال بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۲۰۱۰ء کو درجِ ذیل عنوان کے تحت ایک رپورٹ شائع ہوئی:

⇐ وسائل سے زیادہ آگاہ ہیں اور انھیں یہ چیزیں دوسروں کی نسبت زیادہ میسر ہیں۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

۳: ۱۹۶۰ء سے کالوں کے مقابلے میں گوروں میں ناجائز بچوں کا تناسب کافی زیادہ ہے۔ مذکورہ بالا کتاب ہی میں ہے:

"However, the relative increase since 1960 has been much greater for whites than for Negroes." (P.108)

❶ [We're Number One!] P.15.

اقتباس کے الفاظ یوں ہیں:

"Each year more than ten thousand American girls age 14 and under give birth."

[Record percentage of U.S. children born out of wedlock]

[ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا شادی کے بغیر پیدا ہونے والے بچوں کا تاریخی تناسب]

اسی رپورٹ میں ہے:

ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) کی قومی شماریات کی مورخہ ۱۰ اپریل ۲۰۱۰ء کی رپورٹ میں، جو کہ [بیماری پر قابو پانے کے قومی مرکز برائے اعداد و شمارِ صحت] کی جانب سے مہیا کی گئی، کہا گیا ہے:

غیر شادی شدہ خواتین کے ہاں جنم لینے والے بچوں کی تعداد اور فی صد تناسب میں سے ہر ایک تاریخی سطح تک بلند ہو گیا ہے۔

۲۰۰۷ء میں غیر شادی شدہ خواتین کے ہاں جنم لینے والے بچوں کے مقابلے میں ۲۰۰۸ء میں یہ تعداد ۹۵۰، ۲۷، ۱۷ ہو گئی ہے۔ ۲۰۰۸ء میں جنم لینے والے بچوں کی کل تعداد کا یہ بچے ۴۰.۶ تھے، جب کہ ۲۰۰۷ء میں وہ ۳۹.۷ فی صد تھے۔ اس طرح ایک سال میں ان کی تعداد میں قریباً ایک فی صد اضافہ ہوا۔ ❶

رتھ انسٹی ٹیوٹ فار میرج اینڈ فیملی (Ruth Institute for Marriage

---

❶ رپورٹ کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں:

The number and percent of births to unmarried women "each increased to historic levels".

The total number of births to unmarried women increased about one percent from 1,714,643 in 2007 to 1,727,950 in 2008.

About 40.6 percent of children were born to an unmarried mother in 2008 an increase from 39.7.
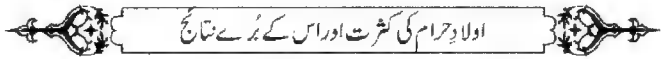
(Dr. Jennifer کی مؤسسہ اور صدر ڈاکٹر جینیفر روبیک مورس and Family) (Roback Morse نے اس صورتِ حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"(شادی کے دائرے سے باہر بچوں کی پیدائش) خواتین اور بچوں دونوں میں غربت کا ایک سرفہرست سبب ہے۔" ❶

ڈاکٹر مورس نے مزید کہا:

"خواتین مردوں کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ اسی لیے وہ کسی ایک مرد کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لیے کوشش کرنے پر آمادہ نہیں۔" ❷

انھوں نے مزید کہا:

"لوگوں کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے، کہ آزادی، حتیٰ کہ بچوں اور ماؤں کے لیے بھی، ایک اچھی چیز ہے۔ وہ اس اعتقاد کی وجہ سے حاصل ہونے والی اذیت کے باوجود اسی کے مطابق عمل کر رہے ہیں، کیونکہ وہ اس کے اچھے ہونے کا یقین کر چکے ہیں، حالانکہ وہ جھوٹ ہے۔" ❸

---

❶ رپورٹ میں ہے:

She said out of wedlock childbearing is: "one of the leading causes of poverty among both women and children."

❷ رپورٹ میں ان کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Women don't think men are necessary. Therefore, they are unwilling to go to the effort required to be in a relationship with a man."

❸ رپورٹ میں ان کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"People have come to believe that independence is a good, even for children and mothers. This is a false belief that people are acting on, in spite of the pain it causes them, because they have been convinced that it is a good thing."

V: نیویارک ٹائمز میں درجِ ذیل عنوان کے تحت ایک رپورٹ شائع ہوئی:

"Out-of-Wedlock Birthrates Are Soaring, U.S. Reports."

[دائرہ شادی سے باہر شرحِ پیدائش میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ کی رپورٹس] ❶

۱۳ مئی ۲۰۰۹ء کو نیویارک ٹائمز میں [قومی مرکز برائے اعداد و شمار صحت] کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ شائع ہوئی۔

واشنگٹن:

''ریاست ہائے متحدہ میں ۲۰۰۷ء میں ہر دس نوزائیدہ بچوں میں سے چار کو غیر شادی شدہ ماؤں نے جنم دیا۔ بروز بدھ نشر کیے جانے والے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس بات میں اندرون اور بیرونِ ملک تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔'' ❷

اسی رپورٹ میں ہے:

''صنعتی دنیا کے ایک بڑے حصے میں شادی کے بغیر بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آئس لینڈ میں ٦٦ فیصد بچے غیر شادی شدہ ماؤں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں، سویڈن میں یہ شرح ٥٥ فیصد ہے۔'' ❸

---

❶ رپورٹ کے تیارکنندہ گارڈینر ہیرس (Gardiner Harris).

❷ رپورٹ کے الفاظ یہ ہیں:

"Washington Unmarried mothers gave birth to 4 out of every 10 babies born in the United States in 2007, a share that is increasing rapidly both here and abroad, according to government figures released Wednesday."

❸ رپورٹ کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"Out of wedlock births are also rising in much of the Industrial worlds: in Iceland, 66 percent of children are born to unmarried mothers; in Sweden, the share is 55 percent."
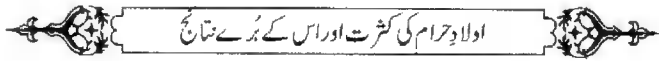
اسی رپورٹ میں یہ بھی ہے:

''۲۰۰۷ء میں کولمبیا (Columbia) اور مسیسپی (Mississippi) کے ضلعوں میں شادی کے بغیر پیدا ہونے والے بچوں کی شرح سب سے زیادہ تھی۔ (پہلے میں) ۵۹ فیصد اور (دوسرے میں) ۵۴ فیصد تھی۔'' ❶

VI: سی این این کی طرف سے حسبِ ذیل عنوان کے ضمن میں ایک رپورٹ نشر کی گئی:

"Out-of-wedlock births hit record high."

[دائرہ شادی سے باہر پیدائشوں میں تاریخی اضافہ]

اسی رپورٹ میں ہے:

''گزشتہ ماہ (قومی مرکز برائے اعداد و شمار صحت) کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۰۷ء میں ریاست ہائے متحدہ میں ۴۰ فیصد بچوں کو غیر شادی شدہ ماؤں نے جنم دیا۔ ۴۳ لاکھ نوزائیدہ بچوں میں سے ۱۷ لاکھ دائرہ شادی سے باہر پیدا ہوئے۔ ان بچوں کی تعداد پانچ سال پہلے دائرہ شادی سے باہر جنم لینے والے بچوں کے مقابلے میں ۲۵ فیصد سے زیادہ تھی۔'' ❷

---

❶ رپورٹ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"The District of Columbia and Mississippi had the highest rates of out-of-wedlock births in 2007: 59 percent and 54 percent, respectively."

❷ تیار کنندہ: جیسیکا راوِٹز (Jessica Ravitz)۔ رپورٹ کے الفاظ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

"Nearly 40 percent of babies born in the United States in 2007 were delivered by unwed mothers, according to data released last month by the National Center for Health Statistics. The 1.7 million out-of-wedlock births of 4.3 million total births, marked a more than 25 percent jump from five years before."
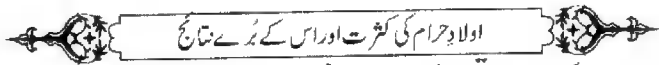
ناجائز بچوں کی صحت و تعلیم کی پستی اور شخصیت کا بگاڑ:

شادی کے دائرہ سے باہر جنم لینے والے بچوں کے مسائل بہت پیچیدہ اور گھمبیر ہوتے ہیں۔

ان کی کفالت کون کرے؟

ان کی صحت و تعلیم کے لیے کون فکر مند ہو؟

ان کی حرکات و سکنات پر کون نظر رکھے؟

انھیں وہ سچا پیار کون دے، جو ہر بچے کا حق ہے؟

صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے کون ان کی راہنمائی کرے؟

کیا وہ زانی باپ، جس نے اپنی جنسی خواہش پوری کر لی ہو اور اب اس کے سوا اور کوئی سروکار نہیں، کہ کسی نئے شکار سے اپنی جنسی ہوس کی تسکین کرے؟

یا ایسے بچوں کے لیے بدکار ماں فکر کرے گی، جس کا بنیادی قصد و ارادہ یہ تھا، کہ اس کے پیٹ میں حمل قرار نہ پائے اور جس نے اپنے رحم میں حرکت محسوس کرتے ہی اپنی ساری کوششیں اسے ختم کرنے میں صرف کر دیں؟

کیا یہ عقل کی بات ہے، کہ ایسی ماں کے بارے میں یہ تصور کیا جائے، کہ وہ چاہت اور شدید کوشش کے برعکس پیدا ہونے والے بچے کی تربیت اسی طرح کرے گی، جیسے کہ ایک مہربان ماں کرتی ہے؟

بلاشک و شبہ ایسی ماں کی اوّلین کوشش یہ ہوگی، کہ وہ اسے قتل کر کے یا کسی پناہ گاہ میں پھینک کر، اس سے نجات حاصل کرے، تاکہ وہ اس کی نئی محبت کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

اس بارے میں ایک مفسر کا بیان اور مغربی دنیا کے حوالے سے تین اقتباسات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:
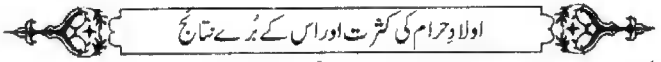
☆ شیخ ابن عاشور لکھتے ہیں:

''اسلام نے زنا کی حرمت کی طرف خصوصی توجہ دی ہے، کیونکہ شادی شدہ عورت سے زنا کی صورت میں (جنم لینے والے بچے کے) نسب کا ضائع کرنا اور (آنے والی) نسل کو تباہی کا نشانہ بنانا ہے۔ یہ بات معاشرے کے لیے بہت بڑی خرابی (کا سبب) ہے۔'' ❶

۱: ڈاکٹر نکل لکھتے ہیں:

''یہ ناجائز بچے عموماً اداروں یا اجنبی خاندانوں میں تربیت پاتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ اس طرح پروان چڑھتے ہیں، کہ ان کی شخصیت بگڑی ہوئی اور ان کی نفسیات کچلی ہوئی ہوتی ہے۔'' ❷

۲: انا فرویدوڈروی نے لکھا ہے:

''آخری جنگ کے تجربات نے پرورش گاہوں کے بچوں کے بارے میں یہ ثابت کر دیا ہے، کہ ہر وہ بچہ جس کی تربیت مختلف آیائیں کریں گی، اس کی شخصیت کمزور، فاسد اور بگڑی ہوئی ہوگی۔ اس میں محبت اور تعاون کے جذبات پیدا نہیں ہوسکیں گے۔'' ❸

۳: مورخہ ۱۳ مئی ۲۰۰۹ء کو نیویارک ٹائمز میں حسبِ ذیل عنوان کے ضمن میں رپورٹ شائع ہوئی:

[دائرہ شادی سے باہر شرح پیدائش میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے]

---

❶ تفسیر التحریر والتنویر ۱۵/۹۰.

❷ منقول از: کتاب [الأمراض الجنسیة] ص ۸۸.

❸ کتاب [کنبوں کے بغیر بچے] تالیف انا فرویدوڈروی برلنگھم بحوالہ کتاب: "العدالة الاجتماعية في الإسلام" ص ٦٦.

اسی رپورٹ میں ہے:

''ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) میں دائرہ شادی سے باہر پیدا ہونے والے بچے شادی شدہ خواتین کے ہاں جنم لینے والے بچوں کے مقابلے میں صحت اور تعلیم میں زیادہ کمزور ہوتے ہیں۔''[1]

جب کسی معاشرے میں ایسے بگڑی ہوئی شخصیت اور محبت و تعاون کے جذبات سے محروم بچوں کی کثرت ہوگی، تو وہاں سے کسی خیر و بھلائی کی کوئی امید کیسے وابستہ کی جاسکتی ہے؟ ایسا معاشرہ تو سراپا شر ہوگا۔

[1] رپورٹ کے تیارکنندہ گارڈینر ہیرس (Gardiner Harris)۔ رپورٹ کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:
"Children born out of wedlock in the United States tend to have poorer health and educational outcomes than those born to married women."

مبحث سوم

عائلی زندگی کی ٹوٹ پھوٹ

تمہید:

زنا عائلی زندگی کا بدترین دشمن ہے۔ اس کی کثرت کنبوں کی تشکیل میں سنگین رکاوٹ بنتی ہے۔ خانگی ذمہ داریوں کے بغیر جنسی خواہشات پوری ہونے پر نوجوان شادی سے اعراض کرتے ہیں۔ زنا کے پھیلاؤ والے معاشرے اس حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں۔

زنا کی کنبے سے عداوت یہیں پر نہیں رکتی، بلکہ وہ قائم شدہ کنبوں کو اجاڑ دیتا ہے۔ مغربی دنیا کے شائع ہونے والے اعداد و شمار اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے بہت پہلے سے اشارہ دے دیا ہے، کہ فحاشی سے اجتناب کے بغیر کنبے کا قیام ممکن نہیں۔

اس سلسلے میں توفیقِ الٰہی سے ذیل میں چھ عنوانات کے ضمن میں گفتگو کی جارہی ہے۔

ا: کثرتِ زنا کا شادی سے اعراض کا سبب ہونا:

جب زنا عام ہوجاتا ہے، تو نوجوان شادی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اگر ان کی ایک قلیل تعداد شادی کرتی بھی ہے، تو بہت دیر سے، کیونکہ وہ کسی ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے بغیر جنسی جذبات کی تسکین ہونے کی بنا پر شادی کرکے ذمہ دار بننے کو حماقت سمجھتے ہیں۔

مغربی مفکرین نے واضح طور پر تحریر کیا ہے، کہ ان کے معاشرے میں یہ سوچ کثرت سے موجود ہے۔ اسی بارے میں ذیل میں ان کے چار اقتباسات اور پھر ایک

مفسر کی تحریر ملاحظہ فرمایئے:

ا: ویل ڈیورانٹ نے تحریر کیا ہے:

اس وقت شہری زندگی ہر اس شخص کے لیے معاون ہے، جو شادی کو موقوف کرنا چاہے، کیونکہ وہ لوگوں کے سامنے جنسی تعلق کے ہر ذریعہ کو پیش کر رہی اور ہر رستے کو آسان بنا رہی ہے۔ اس وجہ سے شادی تاخیر سے کی جارہی ہے، حتیٰ کہ مردوں میں یہ نسبت تیس سال تک پہنچ گئی ہے۔ اب اس سے کوئی مفر نہیں، کہ جسم میں جوش اور ہیجان ہو اور ضبطِ نفس کی وہ قوت کمزور ہو جائے، جو زمانہ قدیم میں ہوتی تھی۔ عفت اور پاک دامنی، جو کبھی وجہ شرف ہوتی تھی، اب وہ مذاق بن جائے۔ وہ شرم و حیا ختم ہو جائے، جو حسن و جمال کو چار چاند لگا دیتی تھی۔ مرد اپنی سیاہ کاریوں کی کثرت پر فخر کریں۔ عورتیں ان گنت عیاشیوں میں غرق ہونے کے لیے مردوں کے مساوی حقوق کا مطالبہ کریں۔ شادی سے قبل جنسی تعلق معمول کی بات بن جائے۔ طوائفیں پولیس کی نگرانی کی بجائے گری پڑی دیگر عورتوں کے مقابلے کی وجہ سے سڑکوں سے غائب ہو جائیں۔ [1]

۲: اس بارے میں ڈاکٹر نکل لکھتے ہیں:

اب ان نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے اوائل عمر ہی میں اپنے گھروں کو چھوڑنا اور کرائے پر لیے ہوئے فلیٹوں میں اپنے دوستوں کے ساتھ رہنا ممکن ہے۔ یہ فلیٹس انھیں اپنے خاندانی گھر سے زیادہ پسند ہیں،

یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم نوجوان اپنی شادی مؤخر کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ یہ ہے، کہ یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات میں حرام جنسی تعلقات کا رواج ہے اور اونچے طبقہ کی دوشیزہ کے لیے زنا کرنے کے لیے کسی نوجوان کو مختصر مدت کے لیے کرایہ پر لینا بہت آسان ہو گیا ہے۔ [2]

---

[1] مباهج الفلسفة ص ۱۲۶۔۱۲۷ باختصار.

[2] منقول از کتاب: الأمراض الجنسية ص ۹۲۔ باختصار.

۳: پیٹرک جے۔ بوکینن (Patrick J.Buchanan) لکھتے ہیں:

''جب تم بچوں کے بغیر جنسی خواہش پوری کر سکو گے، تو تم شادی کیوں کرو گے؟ یہ بات اب کیتھولیکی اٹلی پر اسی طرح صادق آتی ہے، جیسی کہ سیکولر برطانیہ پر۔'' ❶

۴: شادی کے حوالے سے امریکیوں کے رویہ کے متعلق جیمز پیٹرسن اور پیٹر کم اپنی تحقیقات کے نتائج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہمارے انٹرویوز میں ایک بات واضح تھی، کہ مردوں اور عورتوں کی بہت قلیل تعداد باہمی (جنسی) تعلقات کے لیے شادی کے رواج میں یقین رکھتی ہے۔ آج کل محبت دوسرے ذرائع سے کی جاسکتی ہے۔ (شادی کے بغیر) اکٹھے رہنے نے امریکی لوگوں کی اکثریت (۵۰ فی صد سے زیادہ) کی تائید حاصل کرلی ہوئی ہے۔'' ❷

پیٹرسن اور کم مزید تحریر کرتے ہیں:

اب مردوں اور خواتین کی اکثریت کا پختہ اعتقاد ہے، کہ شادی سے قبل اکٹھے

---

❶ "The Death of the West" p.13

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"And if you can also have sex and not babies ...... and this seems to be true now of Catholic Italy as it is of secular Britain ...... why marry?"

❷ [The Day America Told the Truth] P.87.

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"One thing was clear in our interviews. Fewer men and women believe the institution of marriage as the way to define what happens between them. Love can be defined in other ways nowadays. Living together has gained acceptance with a majority of Americans (over 50 percent)."

رہنا ایک اچھی سوچ ہے۔

سارے امریکیوں میں سے کم وبیش نصف لوگوں نے اس فکر کو ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے (اور وہ یہ ہے): ہم میں سے قریباً آدھے لوگ کہتے ہیں:

''شادی، کبھی بھی کرنے کی، کوئی معقول وجہ نہیں۔'' ❶

شیخ ابن عاشور اسلام کے زنا کو حرام کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَلِأَنَّ فِيهِ تَعْرِيضَ الْمَرْأَةِ إِلَى الْإِهْمَالِ بِإِعْرَاضِ النَّاسِ عَنْ تَزَوُّجِهَا." ❷

[کیونکہ اس [یعنی زنا] میں عورت کو بے کار [چیز] بنا دیا جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے ساتھ نکاح سے منہ موڑ لیتے ہیں۔]

ب: شادی سے اعراض کے متعلق مغربی دنیا کے اعداد و شمار:

مغربی دنیا کے بارے میں شائع شدہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے، کہ ان میں شادی کرنے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے اور اس کمی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ذیل میں اس بارے میں قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

ا: پیری گلموٹ (Pierre Guilmot) نے پہلی مرتبہ شادی کرنے والے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ دو چارٹوں کے ذریعہ واضح کیا ہے۔ ذیل میں وہ دونوں چارٹ ملاحظہ فرمائیے:

---

❶ [The Day America Told the Truth] P.88.

اقتباس کے الفاظ یوں ہیں:

"The majority of men and women now believe in their hearts that it's a good idea to live together before marriage. Almost half of all Americans take that thought one step further: nearly half of us say that there is no reason to ever get married."

❷ تفسیر التحریر والتنویر ۱۵/ ۹۰.

چارٹ ۲۰: ۱۹۴۶ء سے ۱۹۷۰ء تک گیارہ یورپی ممالک میں پہلی شادی کرنے والوں کی اوسط:

مردوں میں پہلی شادی کرنے والوں کی اوسط:

نام ملک	۱۹۴۶ـ۱۹۵۰ء	۱۹۵۱ـ۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ـ۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ـ۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ـ۱۹۷۰ء
ڈنمارک	۱٫۰۳	۰٫۹۹	۰٫۹۹	۱٫۰۳	۰٫۸۹
ناروے	۱٫۰۱	۱٫۰۲	۰٫۹۹	۰٫۹۷	۰٫۹۸
انگلستان، ویلز	۱٫۰۲	۰٫۹۹	۱٫۰۳	۱٫۰۱	۰٫۹۸
سویڈن	۰٫۹۷	۰٫۹۴	۰٫۹۴	۰٫۹۸	۰٫۷۸
آسٹریا	—	۰٫۹۵	۱٫۰۲	۰٫۹۹	۰٫۹۰
بیلجیم	۱٫۰۴	۰٫۹۵	۰٫۹۹	۰٫۹۸	۰٫۹۷
فرانس	۱٫۱۷	۰٫۸۷	۰٫۸۷	۰٫۹۸	۰٫۹۳
نیدرلینڈ	۰٫۹۸	۱٫۰۳	۱٫۰۴	۱٫۰۷	۱٫۰۷
مغربی جرمنی	۱٫۳۸	۱٫۱۵	۱٫۰۸	۰٫۹۷	۰٫۹۲
سویٹزرلینڈ	۰٫۹۷	۰٫۹۵	۰٫۹۶	۰٫۹۲	۰٫۸۵
اٹلی	۱٫۰۷	۰٫۸۹	۰٫۹۴	۱٫۰۱	۰٫۹۴

چارٹ: خواتین میں سے پہلی شادی کرنے والی عورتوں کی اوسط:

نام ملک	۱۹۴۶ـ۱۹۵۰ء	۱۹۵۱ـ۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ـ۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ـ۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ـ۱۹۷۰ء
ڈنمارک	۱٫۰۸	۱٫۰۳	۰٫۹۹	۰٫۹۹	۰٫۹۱
ناروے	۱٫۰۹	۱٫۱۳	۱٫۰۶	۰٫۹۶	۰٫۹۸
انگلستان، ویلز	۱٫۰۷	۱٫۰۵	۱٫۰۸	۱٫۰۱	۰٫۹۹
سویڈن	۱٫۰۶	۱٫۰۱	۰٫۹۷	۰٫۹۶	۰٫۷۹

نمسا	—	۰٫۹۹	۱٫۰۲	۱٫۰۱	۰٫۹۸
بلجیم	۱٫۱۰	۰٫۹۸	۱٫۰۳	۱٫۰۱	۰٫۹۷
فرانس	۱٫۱۳	۰٫۹۱	۰٫۹۶	۱٫۰۳	۰٫۹۱
نیدرلینڈ	۰٫۹۷	۱٫۰۴	۱٫۰۸	۱٫۰۹	۱٫۱۱
مغربی جرمنی	۱٫۰۴	۱٫۰۷	۱٫۰۶	۱٫۰۹	۱٫۰۴
سویٹزرلینڈ	۰٫۹۹	۰٫۹۳	۰٫۹۶	۰٫۹۳	۰٫۸۸
اٹلی	۰٫۹۹	۰٫۸۵	۰٫۹۴	۱٫۰۳	۰٫۹۶ ❶

اعداد وشمار پر تبصرہ:

ان دونوں چارٹوں کے حوالے سے درج ذیل دو باتیں خصوصی طور پر قابل توجہ ہیں:

I: ان مغربی ممالک میں شادی کرنے والوں کی شرح اس قدر کم ہے، کہ یہ فی صد نہیں، بلکہ فی ہزار ہے۔ اکثر ممالک میں سو مردوں اور سو عورتوں میں سے ایک مرد یا ایک عورت بھی شادی کرنا نہیں چاہتی۔ ناروے، انگلستان، بلجیم، فرانس اور اٹلی میں شادی کرنے والے مردوں اور عورتوں کی شرح دس فی ہزار سے بھی کم ہے۔ ڈنمارک اور سویٹزرلینڈ میں یہ شرح نو فی ہزار سے بھی کم ہے۔

یہ صورتِ حال ۱۹۷۰ء کے اعداد وشمار کے مطابق تھی، جب کہ ۱۹۷۳ء کے اعداد و شمار کے مطابق سویڈن میں شادی کرنے والوں کی تعداد ۵ فی ہزار سے بھی کم تھی۔ ❶

II: ان میں سے اکثر ممالک میں شادی کرنے والوں کی تعداد کا گراف مسلسل نیچے گر رہا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۴۶ء سے ۱۹۷۰ء کے دوران

❶ "Population Decline in Europe" p.10.

❷ "Population Decline in Europe" p.9.

سویٹزرلینڈ اور اٹلی میں کمی کی شرح ۱۲ فیصد، ڈنمارک میں ۱۳ فیصد سے زیادہ، سویڈن میں ۱۹% اور ۲۰% سے زیادہ تھی۔ شادی کرنے میں کمی کی یہ شرح مردوں میں تھی۔ خواتین میں صورتِ حال اس سے زیادہ بہتر نہ تھی۔ ناروے، بلجیم اور سویٹزرلینڈ میں کمی کا یہ رجحان ان میں ۱۰%، ڈنمارک میں ۱۵% سے زیادہ، سویڈن میں ۲۵% سے زیادہ تھا۔

شادی کے رجحان میں کمی کی یہ شرح ۱۹۴۶ء سے ۱۹۷۰ء تک کے عرصہ میں تھی، جب کہ ۱۹۴۶ء سے ۱۹۷۳ء تک کے عرصہ میں یہ شرح ۵۳% تک پہنچ گئی۔

۳: امریکہ ہی کی صورتِ حال کے متعلق پیٹرک جے۔ بوکینن (Patrick J. Buchanan) لکھتے ہیں:

''۱۹۷۰ء میں ۲۰ سے ۲۴ تک کی عمر کی عورتوں میں سے صرف ۳۶ فی صد غیر شادی شدہ تھی۔ ۱۹۹۵ء کا سال آنے پر [کبھی بھی شادی نہ کرنے والی خواتین] ۶۸ فی صد تھی۔ ۲۵ سے ۲۹ سال والی عمر کی خواتین میں سے [کبھی بھی شادی نہ کرنے والی عورتوں] کی شرح ۱۰ فی صد سے ۳۵ فی صد ہوگئی۔'' ❶

۴: بوکینن ہی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''تحریکِ نسواں کی کامیابی کے ہمارے ملک پر یقیناً اثرات تھے، جنھیں

---

❶ "The Death of the West" p.37.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"In 1970, only 36 percent of women aged twenty to twenty-four were un-married. By 1995, 68 percent were in the "never-married" category. Among women twenty-five to twenty-nine, the "never married" had soared from 10 percent to 35 percent."

ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) میں [غیر شادی شدہ جوڑوں کے اکٹھے رہنے والوں] (کی تعداد) کی شرح میں ایک ہزار فیصد اضافے میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں ان کی تعداد ۵۲۳،۰۰۰ اور اب ۵۵ لاکھ ہو چکی ہے❶۔''❷

بوکینن ہی نے تحریر کیا ہے:

''۲۰۰۰ء کی آبادی کے اعداد و شمار کے مطابق ہماری تاریخ میں پہلی مرتبہ شادی سے تشکیل پانے والے کنبوں کی شرح کل کنبوں کے مقابلے میں ہر چار گھرانوں میں سے ایک گھرانہ سے بھی کم ہے۔ بغیر شادی کے تنہا رہنے والوں کی سب گھروں کے مقابلے میں شرح ۲۶ فی صد ہے۔
اب شادی کا رواج نہیں رہا۔''❸

۵: پیٹرک جے۔ بوکینن اس حوالے سے جاپانی خواتین کے متعلق لکھتے ہیں:

''تیس سال کی عمر کو پہنچنے والی جاپانی خواتین میں سے نصف سے زیادہ

---

❶ یہ اضافہ ایک ہزار فی صد سے بھی زیادہ ہے۔

❷ "The Death of the West" p.42.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"The success of the feminist ideas has had consequences for our country. They may by seen in the 1,000 percent increase in the number of unmarried couples living together in the United States from 523,000 on 1970 to 5.5 million today."

❸ "The Death of the West" p.42.

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"The 2000census also reports that, for the first time in our history, nuclear families account for fewer than one in four households, while single Americans who live alone are now 26 percent of all households. Marriage is out of fashion."

خواتین [غیر شادی شدہ] رہتی ہیں۔ انھیں [مفت خور غیر شادی شدہ خواتین] کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ گھروں میں رہتی اور اپنی ملازمت کے سلسلے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ متعدد خواتین نے شادی کرنے اور بچے جنم دینے کے خیال ہی کو ترک کر دیا ہے۔

ان کا شعار یہ ہے:

[''میں اپنے لیے جی رہی ہوں اور زندگی کا لطف لے رہی ہوں۔]'' ❶

۶: اینڈی مکسمتھ (Andy McSmith) نے برطانیہ میں شادی کرنے کی متوسط عمر کے بہت زیادہ ہونے اور شادی کی رغبت رکھنے والوں کی تعداد میں انحطاط کے متعلق لکھا ہے:

اگر لوگ شادی بھی کریں، تو شادی کرنے کی متوسط عمر (اب) بہت اوپر جا چکی ہے۔ نوجوان اب عام طور پر شادی نہیں کرتے۔ ۲۰۰۷ء میں نو بیاہے شادی شدہ جوڑوں میں دولہا کی متوسط عمر ۳۶ سال ۵ ماہ اور دلہن کی عمر ۳۳ سال ۷ ماہ تھی۔

۱۹۹۱ء میں پہلی شادی کے موقع پر مرد کی متوسط عمر ۲۸ سال اور خاتون کی عمر ۲۶ سال تھی۔ شادیوں کی شرح میں غیر معمولی انحطاط واضح کرنے کے لیے صرف یہی بات نہیں، (بلکہ اس کے علاوہ یہ بھی ہے)، کہ ۱۹۸۰ء میں انگلستان اور ویلز میں ایک ہزار مردوں میں سے ساٹھ اور ایک ہزار خواتین میں سے ۴۸ نے شادی کی۔ ۱۹۹۱ء میں یہ

---

❶ "The Death of the West" p.21.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"More than half of all Japanese women now remain single by thirty years of age. Known as "Parasite Singles", they live at home with their parents and pursue careers, and many have abondoned any idea of marrying and having children." "Live for myself and enjoy life" is their motto."

تعداد بالترتیب ۴۰ اور ۳۳ ہوگئی اور ۲۰۰۷ء میں یہ تعداد علی الترتیب ۲۲ اور ۲۰ رہ گئی۔ ❶

۷: قومی شماریات برطانیہ کی جانب سے شائع شدہ رپورٹ میں ہے:

''ابتدائی معلومات کے مطابق ۲۰۰۹ء میں یو۔ کے۔ میں شادیوں کی تعداد ۲،۶۶،۹۵۰ تھی۔ یو۔ کے میں شادیوں کی طویل تصویر (یعنی داستان) زوال کی (ایک کہانی) ہے، جو کہ ۱۹۷۲ء میں ۴،۸۰،۲۸۵ شادیوں کی تعداد کی بلندی پر تھی۔

انگلستان اور ویلز میں ۲۰۰۹ء میں غیر شادی شدہ بالغ لوگوں کی تعداد بڑھی، لیکن شادی کی رغبت رکھنے والوں کی تعداد میں اس قدر کمی آئی، کہ وہ ۱۸۶۲ء، جب کہ پہلی دفعہ ایسے لوگوں کی رجسٹریشن شروع ہوئی، سے لے کر اب تک کی سب سے کم شرح تھی۔ ۲۰۰۹ء میں ۱۶ سال اور اس سے زیادہ عمر والے ایک ہزار غیر شادی شدہ مردوں میں سے شادی کرنے والوں کی ابتدائی اندازے کے مطابق شرح ۲۱.۳ تھی،

---

❶ (Independent News U.K) مورخہ ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء، بعنوان:

[The Big Question: Why does the marriage rate continue to decline, and does the trend matter?]

[بڑا سوال: شرح شادی تسلسل سے زوال پذیر کیوں ہے اور کیا یہ رجحان قابلِ غور ہے؟]

رپورٹ کے الفاظ [باختصار] درج ذیل ہیں:

The average age at which people marry, if they marry at all, has crept upwards. Marrying is not generally something teenagers do any more. Mr and Mrs Average Newly-Wed in 2007 were aged 36 years and five months and 33 years seven months respectively.

In 1991, the average first marriage was between a 28-year-old man and a 26-year-old woman. But this is not enough to account for the extraordinary drop in weddings. Sixty out of every thouand men in England and Wales and 48 out of every 1000 women got married in the year 1980. By 1991, those figures had dropped to 40 and 33. In 2007 the figures fell between 22 and 20 respectively.

جب کہ ۲۰۰۸ء میں ان کی شرح ۲۲ تھی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۲۰۰۹ء میں ۱۶ سال اور اس سے زیادہ عمر والی ایک ہزار خاتون میں سے شادی کرنے والی عورتوں کی شرح ۱۹.۲ تھی، جب کہ وہ ۲۰۰۸ء میں ۱۹.۹ تھی۔'' ❶

۸: [OECD] کے

[Social Policy Divison - Directorate of Employment, Labour and Social Affairs]

کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ بعنوان:

[The decline in crude marriage rates between 1970 and 2009]

میں ۳۹ ملکوں میں شادی کرنے والوں کی فی ہزار شرح کے متعلق حسبِ ذیل تفصیل پیش کی گئی ہے:

---

❶ رپورٹ کا عنوان:

[Marriages Registration decrease.]

اور اس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"The provisional number of UK weddings in 2009 is 266,950. The long-term picture for UK weddings is one of decline, from a peak of 480,285 marriages in 1972.
In England and Wales, the number of unmarried adults rose in 2009, but the provisional number choosing to marry declined, producing the lowest marriage rates since they were first calculated in 1862. In 2009 the provisional marriage rate for men was 21,3 men marrying per 1,000 unmarried men aged 16 and over, down from 22.0 in 2008. The provisional marriage rate for women in 2009 was 19.2 women marrying per 1,000 unmarried women aged 16 and over down, from 19.9 in 2008.

[illegible]	[illegible]ء میں	۲۰۰۹ء میں
ترکیا	۹	×
قبرص	۸ سے زیادہ	۸ سے کم
امریکہ	۱۰ سے زیادہ	۷ سے زیادہ
کوریا	۱۰ سے کچھ کم	۷ سے کچھ زیادہ
پولینڈ	۹ سے کچھ کم	۶ سے کچھ زیادہ
اسرائیل	۹ سے کچھ زیادہ	۶ سے کچھ زیادہ
لیتھونا	۱۰ سے کچھ کم	۶ سے معمولی زیادہ
ڈنمارک	۸ سے کم	۶
جاپان	۱۰	۶ سے کم
مالٹا	۸	۶ سے کم
میکسیکو	۸ سے کم	۶ سے کم
فن لینڈ	۹	۶ سے کم
آسٹریلیا	۸ سے کم	۶ سے کم
سوئیٹزرلینڈ	۸ سے کم	۶ سے کم
آئس لینڈ	تقریباً ۸	۶ سے کم
آئرلینڈ	۸ سے کم	۶ سے کم
سویڈن	۶ سے کم	۶ سے کم
ناروے	۸ سے کم	۶ سے کم
نیوزی لینڈ	۱۰ سے کم	۵ سے کچھ زیادہ
جمہوریہ سلوک	۸	۵ سے کچھ کم
یونان	۸ سے کچھ کم	۴ سے کچھ زیادہ

نام	۱۹۷۰ میں	۲۰۰۹ میں
جرمنی	۷ سے کچھ زیادہ	۴ سے کچھ زیادہ
کینیڈا	۹ سے کچھ کم	۴ سے کچھ زیادہ
جمہوریہ زچ	۹ سے کچھ زیادہ	۴ سے کچھ زیادہ
برطانیہ متحدہ (یو۔کے)	۱۰ سے کچھ کم	۴ سے کچھ زیادہ
نیدرلینڈز	۱۰ سے کچھ کم	۴ سے کچھ زیادہ
لیتویا	۱۰	۴ سے کچھ زیادہ
بلجیم	۸ سے کچھ کم	۴ سے کچھ زیادہ
آسٹریا	۷ سے کچھ زیادہ	۴ سے کچھ زیادہ
اٹلی	۸ سے کم	۴
ایسٹوریا	۹ سے کچھ زیادہ	۴
فرانس	۸ سے کچھ کم	۴
پرتگال	۱۰ سے کم	۴ سے کم
سپین	۸ سے کم	۴ سے کم
ہنگری	۱۰ سے کم	۴ سے کم
چلی	قریباً ۷	۴ سے کم
لیگزمبرگ	۶ سے کچھ زیادہ	۴ سے کم
بلغاریہ	۸ سے کچھ زیادہ	۴ سے کم
سلوو ینیا	۸	۴ سے کم

تبصرہ:

۱: ان ۳۹ ملکوں میں ۲۰۰۹ء میں شادی کی رغبت رکھنے والے لوگوں کی شرح اس قدر کم ہے، کہ یہ فی صد نہیں، بلکہ فی ہزار ہے۔ سب ہی ممالک میں سو مردوں

اور سو عورتوں میں سے ایک مرد یا ایک عورت بھی شادی کرنا نہیں چاہتی۔

ب: ان تمام ممالک میں شادی کرنے والوں کی تعداد کا گراف بلا استثناء نیچے گرا ہے۔ کمی کی شرح ۶۰ فیصد تک پہنچی ہے اور یہ صورتِ حال پرتگال اور ہنگری میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔

۹: مذکورہ بالا رپورٹ ہی میں ۳۲ ملکوں میں مردوں اور خواتین کی پہلی شادی کے وقت عمر کے حوالے سے

[Age at first marriage year 2008]

[۲۰۰۸ء میں پہلی شادی کے وقت عمر]

کے عنوان کے تحت درجِ ذیل تفصیلات پیش کی گئی ہے:

نام ملک	مردوں کی عمر	خواتین کی عمر	دونوں کی اوسط عمر
سوئٹزرلینڈ	۳۵ سال	۳۲	۳۴ سے کچھ کم
سویڈن	قریباً ۳۵ سال	۳۲	۳۳ سے کچھ زیادہ
آئس لینڈ	۳۴ سے کم	۳۲ سے کم	۳۳ سے کم
ڈنمارک	۳۴ سے کم	۳۱ سے کچھ زیادہ	۳۳ سے کچھ کم
ناروے	۳۴ سے کم	۳۱ سے کچھ کم	۳۲ سے کچھ زیادہ
اٹلی	۳۳ سے کم	۳۰ سے کچھ کم	۳۱
نیدرلینڈز	۳۲ سے زیادہ	۳۰ سے کم	۳۱
فرانس	۳۲	۳۰	۳۱
جرمنی	۳۳ سے کم	۳۰ سے کم	۳۱
لیگزمبرگ	۳۲	۳۰	۳۱
فن لینڈ	۳۲	۳۰	۳۱
آسٹریا	۳۲	۳۰ سے کم	۳۱ سے کم

آئرس لینڈ	۳۲ سے کم	۳۰	۳۱ سے کم
برطانیہ متحدہ [یوکے]	۳۲ سے کم	۳۰ سے کم	۳۱ سے کم
یونان	۳۲	۲۹ سے کم	۳۱ سے کم
بلجیم	۳۱ سے کم	۲۹ سے کم	۳۰ سے کم
سلوویریا	۳۱ سے کم	۲۹ سے کم	۳۰ سے کم
مالٹا	۳۰	۲۸	۲۹
سپین	۳۰ سے کم	۲۸	۲۹ سے کم
ہنگری	۳۰ سے کم	۲۷ سے زیادہ	۲۹ سے کم
کینیڈا	۲۹ سے زیادہ	۲۷ سے زیادہ	۲۹ سے کم
جمہوریہ چیک	۳۰ سے کم	۲۷	۲۹ سے کم
پرتگال	۲۹	۲۷ سے زیادہ	۲۸ سے زیادہ
قبرص (۲،۱)	۲۹	۲۷ سے کم	۲۸ سے کم
ایسٹوریا	۲۹	۲۷ سے کم	۲۸ سے کم
جمہوریہ سلوک	۲۸ سے کم	۲۷	۲۷ سے زیادہ
بلغاریہ	۲۹ سے کم	۲۵ سے زیادہ	۲۷
رومانیہ	۲۹ سے کم	۲۵ سے زیادہ	۲۷
لیتویا	۲۷ سے زیادہ	۲۵ سے زیادہ	۲۷ سے کم
میکسیکو (۳)	۲۷ سے زیادہ	۲۵	۲۶ سے زیادہ
پولینڈ	۲۷	۲۵	۲۶
لیتھونیا	۲۷	۲۵	۲۶

تبصرہ:

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہے، کہ ان ۳۲ ملکوں میں پہلی شادی کرنے والوں کی کم از کم متوسط عمر ۲۶ سال اور زیادہ سے زیادہ متوسط عمر ۳۳ سال ٦ ماہ تھی۔

۱۰: آبادی کے متعلقہ محکمہ (Population Reference Burea) کی جانب سے درج ذیل عنوان:

[In U.S., Proportion married at lowest Recorded levels]

[ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) میں شادی کی درج شدہ تاریخ کا کم ترین تناسب]

کے تحت ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ اسی میں ہے:

''امریکی کمیونٹی سروس کے مہیا کردہ اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۹ء کے دوران ۲۵ سے ۳۴ سال کے بالغ لوگوں میں سے شادی کرنے والوں کی شرح میں ۱۰ فیصد کمی ہونے سے شرح ۵۵ سے ۴۵ فیصد رہ گئی ہے۔ اسی دورانیہ میں ان لوگوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جنھوں نے کبھی شادی نہیں کی۔ ان کی شرح ۳۴ سے ۴۶ فیصد ہو چکی ہے۔'' ❶

۱۱: امریکہ میں قومی مرکز برائے طبی شماریات (National Center for Health Statistics) کی جانب سے شائع شدہ رپورٹ میں حسبِ ذیل باتیں ذکر کی گئیں:

ا: ''بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں امریکی لوگوں کی [پہلی شادی کی عمر] میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ (اسی طرح) [غیر شادی] اور [کبھی بھی شادی نہ کرنے والے] بالغ لوگوں کے تناسب میں اضافے ہوئے ہیں۔'' ❷

---

❶ تیار کردہ از مارک مارتھر [Mark Marther] اور ڈیانا لیوری [Diana Lavery] مارک مارتھر ایڈیشنل نائب صدر اور ڈیانا لیوری آبادی کے متعلق محکمہ کے داخلی پروگرام میں ریسرچ ایسوسی ایٹ ہیں۔ رپورٹ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Between 2000 and 2009 the share of young adults ages 25 to 34 who are married dropped 10 percentage points, from 55 percent to 45 percent, according to ACS data. During the same period, the percentage who never been married increased sharply, from 34 percent to 46 percent."

❷ رپورٹ کے الفاظ یہ ہیں:

"During the latter half of the 20th century, there were notable increases in the age of first marriage among Americans and related increases in the proportion of unmarried and never married adults."

ب: ''۲۵ سے ۴۴ سال کی عمر کے مردوں اور عورتوں کی ستر فیصد سے زیادہ تعداد نے کبھی بھی شادی نہیں کی، (ان میں سے) ۷۱ فی صد مرد اور ۷۹ فی صد خواتین ہیں۔'' ❶

ج: ''مردوں کے ۴۰ سال کی عمر میں شادی کرنے کے امکانات ۸۱ فیصد اور خواتین کے ۸۶ فیصد ہیں۔'' ❷

ج: زنا کے عام ہونے کا خاندان کی شکست وریخت کا سبب ہونا:

جب کسی معاشرے میں زنا عام ہو جائے، تو شادی کرکے کنبہ تشکیل دینے والوں کی ایک بڑی اکثریت شادی کو بھی جنسی ضرورت پورا کرنے کی ایک شکل ہی سمجھتی ہے۔ جس شادی کا یہ حال ہو، تو وہ شادی شدہ جوڑوں کو ناجائز جنسی تعلقات سے روکنے میں اپنا کردار کس طرح ادا کر پائے گی؟ ❸

❶ اس بارے میں رپورٹ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Over 70% of men and women aged 25-44 have ever been married; 71% of men and 79% of women."

❷ اس سلسلے میں رپورٹ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"The probability that men will marry by age 40 is 81%; for women 86%."

رپورٹ کا عنوان:

[Who marries and when? Age at First Marriage in the United States: 2002]
By: Paula Goodwin, Ph.D, Brittany McGill, M.P.P., and Anjani Chandra, Ph.D. no 19, June 2009.

❸ اس سلسلے میں ذیل میں دو اقتباسات ملاحظہ فرمایئے:

۱: اسی سلسلے میں لندن سے شائع ہونے والے اخبار [الشرق الاوسط] نے ۱۵ جولائی ۱۹۷۹ء کے شمارے میں اعداد و شمار دیتے ہوئے لکھا:

یورپ میں ۷۵ فیصد شوہر اپنی بیویوں کی خیانت کرتے ہیں۔ عورتیں بھی یہی کام اس سے کچھ کم شرح سے کر رہی ہیں، جہاں تک شادی سے پہلے کا معاملہ ہے، تو ۸۰۔۸۵ فیصد مردوں کی گرل فرینڈز ہیں۔ ہر ایک نے ایک ایک [گرل فرینڈ] رکھی ہوئی ہے۔ یہ لوگ اپنی بیویوں کی نسبت اپنی [گرل فرینڈز] سے خیانت کم کرتے ہیں۔ (بحوالہ مجلّہ ''الأمان'' لبنان مورخہ ۱۰ محرم ۱۴۰۰ھ)۔ ⇦⇦

امریکہ میں کثرتِ طلاق کے اسباب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے پیٹرسن اور پیٹر کم لکھتے ہیں:

''طلاق یافتہ خواتین کی اکثریت (۵۴ فی صد) نے بیان کیا، کہ ان کے

⇦⇦ ب: جیمز پیٹرسن اور پیٹر کم اس حوالے سے امریکہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"امریکہ کے تمام شادی شدہ لوگوں میں سے تقریباً ایک تہائی (۳۱ فی صد) کے (شادی سے) پہلے یا (شادی کے) بعد (ناجائز جنسی) تعلقات ہیں۔ یہ ہالی وڈ یا نیویارک شہر کے اعداد و شمار نہیں، بلکہ یہ قومی سطح پر زنا کرنے والوں کا تناسب ہے۔

یہ تعلقات ایک رات تک رہنے والے نہیں۔ امریکی (ناجائز جنسی) تعلقات اوسطاً کم و بیش ایک سال تک چلتے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ ان تعلقات کے باقی رہنے کی قوت بہت سی امریکی شادیوں سے زیادہ ہے۔

اس (صورتِ حال) کے خاتمہ کے کوئی آثار نہیں۔ ان دھوکہ بازوں کی ایک اقلیت (۲۸ فی صد) کے ہاں ایسے موجودہ تعلقات کو جلد ختم کرنے کا کوئی منصوبہ ہے۔"

''ہالی وڈ کی بیویوں اور ہالی وڈ کے خاوندوں کو بھول جائیے۔☆ یہ وہ (معاملہ) ہے، جو بوسٹن، برمنگھم اور ہر امریکی شہر یا قصبے، جس کا بھی آپ آج نام لیجیے، میں حقیقتاً ہو رہا ہے۔

آج، امریکیوں کی اکثریت (۶۲ فی صد) کا خیال ہے، کہ ان کے (دائرہ شادی سے باہر) کے تعلقات میں کوئی اخلاقی غلطی نہیں۔ مزید برآں ہم ان کی تباہ کن 'عقلی توجیہ' سنتے ہیں:

''ہمارے علاوہ ہر شخص بھی تو یہی کر رہا ہے۔'' ☆☆

☆ یعنی ہم فلمی دنیا میں کام کرنے والے مردوں اور عورتوں کی بات نہیں کر رہے۔

☆☆ "The Day America Told The Truth" p.94-95.

اقتباس کے الفاظ یہ ہیں:

"Almost one-third of all married Americans (31 percent) have had or are now having an affair. This isn't a number from Hollywood or New York City. It's the national average for adultery. The affairs aren't one-night stands either. American affairs last, on the average, almost a year. That shows more staying power than do many American marriages.

The end is not in sight. Only a minority of those who are cheating (28 percent) have any plans to end their current affairs soon."

"Forget about Hollywood Wives and Hollywood Husbands. Here's what is really happening in Bostin and Birmingham and in anyother U.S. city or town you name Today, the majority of Americans (62 percent) think that there's nothing morally wrong with the affairs they're having. Once again, we hear the killer rationalization that "everybody else does it too."

شوہر بھٹکے ہوئے تھے۔ لیکن کم و بیش نصف (۴۶ فی صد) شوہروں نے اپنی سابقہ بیویوں (سے تعلق والے لوگوں) کے حوالے سے واضح طور پر نشان دہی کی۔ (خلاصہ کلام یہ ہے، کہ) سارے امریکہ میں (شادی شدہ لوگوں کا اپنے دائرے سے باہر) بھٹکتے پھرنا بہت زیادہ ہے۔'' ❶

دوسری طرف قابلِ غور بات یہ ہے، کہ کنبوں کی تشکیل اور ان میں باہمی ربط میں بچوں کا وجود اہم کردار ادا کرتا ہے، لیکن وہ بچے جن کے باپوں کا حتمی علم نہ ہو، کسی خاندان کو اکٹھے رکھنے میں کیا اثر رکھیں گے؟

اس تشکیک کے نتیجے میں شوہر اور اس کی اولاد اور میاں بیوی میں قلبی ربط کمزور پڑ جاتا ہے اور ان کے درمیان خاندانی زندگی کو مربوط رکھنے کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اسی لیے خاندانی نظام ہمیشہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہتا ہے۔ ان لوگوں کی صورتِ حال کے متعلق ول دیورانٹ نے لکھا ہے:

اب بڑے شہروں میں گھر کا نظام ختم ہونا شروع ہوگیا ہے۔ ایک ہی (خاتون) پر اکتفا کرنے والی شادی نے اپنی جاذبیت کھودی ہے اور بلاشک و شبہ [متعہ کی شادی] بہت بڑی اکثریت کی تائید کی وجہ سے کامیاب ہونا شروع ہو جائے گی، کیونکہ شادی سے افزائشِ نسل تو مقصود ہی نہیں۔ آزاد شادی خواہ جائز ہو یا ناجائز، اس کے رواج میں اضافہ ہو جائے گا۔ ہر چیز میں مرد کی تقلید کرنے کے بعد عورت مرد کو شادی سے پہلے تجربہ کی

---

❶ [The Day America Told The Truth] p.92.

اقتباس کے الفاظ یوں ہیں:

"Most divorced wives (54 percent) revealed that their husbands strayed — but almost half (46 percent) of the husbands pointed a knowing finger at former wives. There are a lot of Strays out there across America."

ترغیب دے گی۔ اس سے طلاق کی شرح میں اضافہ ہوگا اور ٹوٹی ہوئی شادیوں کی بھینٹ چڑھنے والی خواتین سے شہر بھر جائیں گے۔ ❶

د: خاندانی شکست وریخت کے متعلق عالم غربی کے اعداد وشمار:

زنا کے عام ہونے سے خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ کے دلائل میں سے ایک بات مغربی دنیا میں طلاق کے بارے میں شائع ہونے والے اعداد وشمار ہیں۔ اس حوالے سے ذیل میں قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

۱: ویل ڈیورنٹ نے طلاق کے واقعات کے متعلق لکھا ہے:

''ڈینور میں ۱۹۲۱ء میں طلاق اور شادی کی شرح مساوی تھی، لیکن آخری چار سالوں میں شادی کی نسبت طلاق کی شرح میں ۳۵ سے ۵۰ فیصد تک اضافہ ہوگیا۔ شکاگو میں ۱۹۶۲ء میں انتالیس ہزار شادیاں ہوئیں اور تیرہ ہزار طلاق کے واقعات رونما ہوئے۔

نیویارک میں ۱۹۲۴ء میں شادی کی شرح، ۱۹۲۳ء کے مقابلے میں ۶،۴ فیصد کم اور طلاق کی شرح میں ۲،۸ فیصد اضافہ ہوگیا۔'' ❷

۲: پیری گلموٹ (Pierce Guilmot) نے گیارہ یورپی ممالک میں طلاق کی فی صد شرح اوسط کو درج ذیل چارٹ کی صورت میں پیش کیا ہے:

چارٹ ۱:۳ گیارہ ممالک میں ۱۹۵۱ سے ۱۹۷۴ تک طلاق کی فی صد شرح اوسط

نام ملک	۱۹۵۱ـ۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ـ۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ـ۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ـ۱۹۷۰ء	بعد کے سالوں میں
ڈنمارک	۱۸.۹	۱۸.۵	۱۸.۴	۲۱.۳	۳۵
ناروے	۸.۷	۸.۵	۹.۸	۱۱.۹	۱۶.۶
انگلستان وویلز	۸.۳	۶.۷	۸.۹	۱۳.۳	۲۷.۲

❶ كتاب [مباهج الفلسفة] ص ۲۳۵ـ۲۳۶ باختصار.

❷ المرجع السابق ص ۱۳.

نام ملک	۱۹۵۱۔۱۹۵۵ء	۱۹۵۶۔۱۹۶۰ء	۱۹۶۱۔۱۹۶۵ء	۱۹۶۶۔۱۹۷۰ء	بعد کے سالوں میں
سویڈن	۱۵.۴	۱۶.۰	۱۶.۷	۲۰.۹	۳۳.۶
نمسا	۱۶.۲	۱۴.۲	۱۴.۱	۱۶.۵	۱۷.۸
بلجیم	۶.۴	۶.۵	۷.۵	۹.۲	۷.۴
فرانس	۱۰.۱	۹.۶	۹.۹	۱۱.۴	۱۶
نیدرلینڈز	۷.۷	۶.۹	۷.۰	۹.۲	۱۵.۶
مغربی جرمنی	—	۱۲.۰	۱۲.۶	۱۴.۷	—
سویٹزرلینڈ	۱۲.۵	۱۲.۴	۱۲.۶	۱۳.۹	۱۷.۹
یونان	—	۳.۷	۴.۲	۴.۶	۵.۴ [1]

تبصرہ:

اس چارٹ پر پیری گلموٹ کا ہی تبصرہ ملاحظہ فرمائیے۔ انھوں نے لکھا ہے:

''یورپین ممالک میں واقعات طلاق کی تعداد میں اختلاف کے باوجود مشترک بات یہ ہے، کہ ان کی تعداد اور ان کے شادی کے ابتدائی سالوں میں رونما ہونے میں، مسلسل اضافہ ہوا ہے۔'' [2]

اس بارے میں ایک قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے، کہ ان ممالک میں شادی کے تھوڑی مدت بعد ہی طلاق کا معاملہ پیش آ جاتا ہے۔ [3]

---

[1] "Population Decline in Europe" p.12.

[2] المرجع السابق ص ٤٥. اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:
"Although the trend varies in intensity, divorce is everywhere becoming more common and taking place at an earlier age."

[3] اخبار الشرق الاوسط نے اپنے شمارے ۵۵۵ جلد دوم میں لکھا ہے:
''چوالیس سالہ امریکی گراہم انڈرسن نے بتیس سالہ اپنی دوست جینٹ ہیوز سے کل لاس اینجلس میں ۵ آدمیوں پر مشتمل ایک مختصر تقریب میں شادی کی۔ انڈرسن کی ہیوز سے یہ تیسری شادی تھی۔ ایک ماہ پہلے بھی اس نے طلاق دینے کے فوراً بعد اس سے شادی کر لی تھی۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ اس سے کل شادی کی، کیونکہ اسے محسوس ہوا، کہ وہ اس کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اب ⇦⇦

۳: پیٹرک جے۔ بوکینن نے لکھا ہے:

''۱۹۵۰ء میں طلاق باعثِ رسوائی تصور کی جاتی تھی، شادی کے بغیر اکٹھے رہنا [گوری گندگی] کا طریقہ زندگی شمار کیا جاتا تھا، اسقاطِ حمل قابلِ نفرت تھا اور ہم جنس پرستی کا نام لینے کی کوئی جرأت نہیں کرتا تھا، لیکن آج نصف شادیاں طلاق سے ختم ہوتی ہیں، زندگی [دوستیوں] کے گرد گھومتی ہے۔ وہ [محبت] جس کا نام لینے کی کوئی جرأت نہ کرتا تھا، اب اس سے کوئی اپنا منہ بند نہیں کرتا۔'' ❶

۴: امریکہ میں جنوری ۲۰۰۸ء سے جنوری ۲۰۰۹ء کے درمیان ہونے والی شادیوں اور طلاق کے واقعات کی تعداد حسبِ ذیل رہی:

شادی کرنے والی خواتین کی تعداد	۲۲،۰۹،۰۰۰
طلاق لینے والی خواتین کی تعداد	۱۲،۲۰،۰۰۰ ❷

⇐ گراہم نے وعدہ کیا ہے، کہ اسباب خواہ کچھ بھی ہوں، وہ آئندہ طلاق نہیں دے گا۔''
(مجریہ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء بمطابق ۹ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ)
مغربی دنیا میں بسا اوقات شادی چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں رہتی۔ اخبار (الشرق الاوسط) ہی نے لکھا ہے:
''وولف کے بعد شادی کی دنیا میں ایک امریکی تاجر آیا، جس کا نام ٹامس مانفیل تھا، جو کہ چند سال قبل ۱۱۶ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے، کہ اس نے ایک مرتبہ اپنی دوست سے صرف آٹھ گھنٹے کے لیے شادی کی اور پھر اسی دن اسے طلاق دے دی۔'' (مورخہ ۴ نومبر ۱۹۷۹ء)۔

❶ "The Death of The West" p.43.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"As late as the 1950's, divorce was a scandal, "shacking up" was how "white trash" lived, abortion was an abomination and homosexuality the "love that dare not speak its name". Today half of all marriages end in divorce, "relationship" are what life is about, and "the love that dare not speak its name" will not shut up."

❷ یہ بات یو ایس سینسس بیورو [U.S. Census Bureau] کی طرف سے ۲۰۱۲ء میں حسبِ ذیل عنوان والی رپورٹ میں ذکر کی گئی۔

[Table 132: People who got married and divorced in the past 12 months by state : 2009]

تبصرہ:

طلاق کے واقعات شادیوں کی تعداد کے نصف سے زیادہ تھے۔

ہ: مغربی دنیا میں عائلی نظام کا مستقبل:

بعض لوگ یہ سوال اٹھاتے ہیں، کہ کیا ان حالات میں مغربی دنیا میں عائلی نظام باقی بھی رہے گا یا نہیں؟

اس سوال کا جواب مغربی مفکر پیری گلموٹ سے سنتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''بہت سے حقائق اس بات پر دلالت کناں ہیں، کہ ایک معاشرتی ادارے کی حیثیت سے کنبے کو کئی اطراف سے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ان تغیرات کے رونما ہونے میں اگرچہ سویڈن سب پر سبقت لے گیا ہے، لیکن دوسرے ممالک خصوصاً ڈنمارک اور ناروے میں نظر آنے والی صورتِ حال کے پیش نظر شاید کنبہ بچوں کی پیدائش کے لیے واحد قانونی دائرہ نہیں رہے گا۔'' [1]

و: کنبے کے قیام و بقا کے لیے ضرورتِ عفت کے متعلق قرآنی اشارہ:

جہاں جنسی انارکی کا غلبہ ہو، وہاں کنبہ کس طرح باقی رہ سکتا ہے؟ قرآن کریم نے بہت پہلے سے یہ اشارہ دے دیا ہے، کہ فحاشی سے اجتناب کے بغیر کنبے کا قیام اور بقا ممکن نہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

---

[1] "Population Decline In Europe" p.11.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"Accordingly, a number of features seem to indicate a challenge to the family as an institution, in at least several respects. If Sweden is the forerunner of similar changes, in other countries, as already seems to be true with regard to Denmark and Norway, the family might in any case cease to be the unique normal framework for procreation."

﴿وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾ ❶

[اور ماں باپ کے ساتھ خوب احسان کرو اور ناداری کے (اندیشے سے) اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، کیونکہ تمھیں اور انھیں ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا۔]

سید قطب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یہ کنبے کی آئندہ نسلوں کے ساتھ رابطہ کی اساس ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے) بیٹوں کو باپوں کے متعلق اور باپوں کو بیٹوں کے بارے میں نصیحت فرمائی۔ دورانِ نصیحت انھیں اس اصول اور قاعدے کی پاس داری کا حکم دیا، جس کی بنیاد پر کنبہ قائم رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں بے حیائی کے ظاہری اور پوشیدہ کاموں سے روکا۔ یہ ممانعت سابقہ نصیحت سے کلی طور پر مرتبط ہے، کیونکہ ظاہری اور مخفی بے حیائیوں کی دلدل میں نہ خاندان کا قیام ممکن ہے اور نہ معاشرت کا۔ بے حیائی کے پھیلانے کو پسند کرنے والے ہی درحقیقت وہ لوگ ہیں، جو چاہتے ہیں، کہ خاندانی نظام کی چولیں ہل جائیں اور معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے۔ ❷

❶ سورة الأنعام / جزء من الآية ١٥١.

❷ في ظلال القرآن ٣/٤٢٢-٤٢٣ باختصار.

مبحث چہارم

بچوں کی شرحِ پیدائش میں کمی

تمہید:

آبادی کی تعداد اور اس میں اضافہ کسی قوم کی تعمیر وترقی اور اس کی قائدانہ حیثیت کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح امتوں اور ان کی تہذیبوں کی بربادی میں آبادی کے انحطاط کا حصہ بھی کچھ کم نہیں۔

اس سلسلے میں پیٹرک جے۔ بوکینن لکھتے ہیں:

> ''جیسا کہ ایک طویل مدت تک افزائشِ نسل امتوں کے صحت مند ہونے کی علامت تھی، اسی طرح آبادی کی تعداد میں انحطاط زوال پذیر امتوں اور تہذیبوں کی نشانی بن چکا ہے۔'' [1]

کسی معاشرے میں زنا کا پھیلاؤ متعدد پہلوؤں سے آبادی میں کمی کا سبب بنتا ہے۔ مغربی دنیا میں آبادی میں مسلسل کمی اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اہلِ مغرب کا اہلِ مشرق اور خصوصاً عالَم اسلام کو آبادی میں کمی کا درس شوگر کوٹڈ (Sugar Coated) زہر ہے۔

---

[1] "The Death of The West" P.11.

اقتباس کے الفاظ ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

"As a growing population has long been a mark of healthy nations and rising civilizations, falling populations have been a sign of nations and civilizations in decline."

توفیقِ الٰہی سے اس بارے میں تین عنوانوں کے تحت ذیل میں گفتگو کی جارہی ہے:

۔ا۔

بچوں کی شرحِ پیدائش میں کمی

معاشرے میں زنا کے عام ہونے سے آبادی میں کمی ہوتی ہے۔اس کے اسباب حسب ذیل ہیں:

ا: زنا جنسی امراض کے پھیلنے کا سبب ہے، جن کے نتیجے میں بہت سی اموات واقع ہوتی ہیں۔ [1]

۲: جنسی انارکی کے پھیلاؤ کے سبب شادی کرنے والوں کی تعداد کم ہوجاتی ہے۔ [2]

پیری گلموٹ (Pierre Guilmot) لکھتے ہیں:

''غیر شرعی بچوں کی شرح پیدائش میں اضافے کے باوجود، شادی کرنے والوں کی تعداد میں قلت کی وجہ سے، پیدائش کی شرح میں ہونے والی کمی کا ازالہ نہیں ہوسکتا۔'' [3]

۳: لوگوں کی انتہائی قلیل تعداد، جو شادی کرتی ہے، وہ بھی بچے پیدا کرنا نہیں چاہتی۔اس مقام پر یہ سوال سامنے آتا ہے، کہ شادی کرنے سے ان کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب ان کے گھر کے ایک بھیدی پر چھوڑتے ہیں۔فرانس کے ایک مشہور کالج کے ڈین نے پول بیوریو سے بیان کیا، کہ

---

[1] اس بارے میں تفصیل کے لیے کتاب ہذا کے صفحات ۲۲۱۔۲۴۴ ملاحظہ فرمایئے۔

[2] اس سلسلے میں تفصیل کے لیے دیکھئے: اس کتاب کے صفحات ۲۵۹۔۲۷۵ ملاحظہ فرمایئے۔

[3] "Population Decline In Europe" p.12.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"However, the increase in illegitimate births does not seem to be sufficient to offset the effects of lower nuptiality on fertility."

عام نوجوانوں کا عقدِ نکاح سے مقصود ایک بدکار عورت کو اپنے گھر میں خدمت کے لیے رکھنا بھی ہوتا ہے۔ وہ دس بارہ سال تک فسق و فجور کی وادیوں میں شادی کے بندھن سے آزاد سرگردان اور حیران رہتے ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے، کہ وہ آوارگی اور قلق و اضطراب کی اس زندگی سے اُکتا جاتے ہیں، تو وہ کسی ایک عورت سے شادی کر لیتے ہیں، تاکہ وہ گھر کے اطمینان وسکون اور اُس کے باہر کی، آزاد دوستی کی لذت، کو یکجا کر سکیں۔ [1]

۴: جنس انارکی کے پھیلاؤ کی صورت میں بچوں کی ولادت کو روکنے کی کوششیں زیادہ ہو جاتی ہیں، کیونکہ انھیں جنسی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کی راہ میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ مادہ منویہ ضائع کیا جاتا ہے، مانع حمل گولیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ اگر حمل قرار پائے، تو اسے ختم کرنے کے لیے متعدد تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ اگر پھر بھی بچہ پیدا ہو جائے، تو پھر سب حدود تجاوز کرتے ہوئے، بچے کو کسی نہ کسی طریقے سے قتل کر دیا جاتا ہے یا برف پوش ٹیلوں، کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں یا سڑکوں پر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ سارے طریقے ایسے معاشروں کی آبادی کی کمی میں موثر ثابت ہوتے ہیں۔

سورون نے لکھا ہے:

> ''قانونِ فطرت ہے، کہ کوئی بھی امت جب نفسانی شہوتوں کی آواز پر لبیک کہتی ہے اور بے راہ روی اور جنسی لذتوں میں غرق ہوتی ہے، تو وہ اولاد پیدا کرنے اور نسل کے باقی رکھنے سے غافل ہو جاتی ہے۔ وہ بچوں کو اپنی آزادی، لذت اور معاشی خوش حالی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتی ہے۔ قانونِ فطرت کا یہ دشمن طرزِ عمل جنسی شہوتوں کے پرستاروں کو منع حمل اور اسقاطِ جنین کے مختلف وسائل استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کا

---

[1] (Towards Moral Bankruptcy) p.56 بحوالہ کتاب [پردہ] ص ۹۵.

نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ ابتدا میں تو اس امت کے افراد کی تعداد برقرار رہتی ہے اور اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی، لیکن پھر اس میں انحطاط اور ہلاکت کا آغاز ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ افرادی قلت کے باعث نوبت یہاں تک پہنچتی ہے، کہ وہ اپنی بنیادی اور لازمی ضرورتوں کو بھی پورا نہیں کر سکتی۔'' ❶

مغربی دنیا میں اسقاطِ حمل:

مغربی دنیا میں منع حمل کے لیے مختلف اسالیب و وسائل کی کثرت کا اندازہ کرنے کی غرض سے درج ذیل اقتباسات ملاحظہ فرمائیے:

۱: طبی خدمات کی ایسوسی ایشن کے سابق سربراہ پروفیسر پورٹ نے اپنی تیار کردہ رپورٹ میں لکھا ہے:

''دونوں عالمی جنگوں کے درمیانی عرصے میں اسقاطِ حمل اور ولادت کے واقعات کی تعداد برابر تھی۔'' ❷

۲: کیترینن والا بریگ (Catterenine Valabrague) اس رپورٹ کے نقل کرنے کے بعد لکھتی ہیں:

''معلوم ہوتا ہے، کہ فرانس کے تمام علاقوں میں (ولادت) روکنے کے بارے میں کوئی خاطر خواہ مثبت تبدیلی رونما نہیں ہوئی، بلکہ پیرس میں تو اسقاطِ حمل کے واقعات کی تعداد ولادتوں کی تعداد سے زیادہ تھی۔ اس صورتِ حال کا ایک ایسے ملک میں پیش آنا، جس کی اکثریت کیتھولک ہے، بہت عجیب وغریب اور اذیت ناک ہے۔'' ❸

---

❶ (American Sex Revolution) ص ۷۸۔۷۹ بحوالہ کتاب: حركة تحديد النسل ص ۵۰۔

❷ ''ضبط النسل وتنظيم الأسرة'' ترجمہ: یوسف کامل ص ۱۴۳۔

❸ المرجع السابق ص ۱۴۴۔
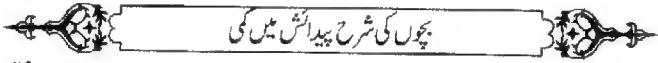
۳: پیٹرک جے۔ بوکینن نے اسقاطِ حمل کے حوالے سے کافی معلومات نقل کی ہیں۔ اس بارے میں چند ایک اقتباسات ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

ا: ''روس میں ہر تین میں سے دو حمل ولادت سے پہلے ختم ہو جاتے ہیں۔ روسی خواتین کے اسقاطِ حمل کی ہر عورت کے لیے شرح ۴ میں سے ۲.۵ ہے اور روسی شرح اموات اب شرح ولادت سے ۷۰ فیصد زیادہ ہے۔''❶

بالفاظِ دیگر ۱۰۰ میں سے قریباً ۶۶.۶ حمل ضائع کر دیے جاتے ہیں۔

ب: ''شاید وہ دن آئے، کہ مؤرخین [مانع حمل گولی] کو [مغربی دنیا کے لیے خودکشی کی گولی] کا نام دیں۔''❷

ج: ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں [اسقاطِ حمل] کی تاریخ کے متعلق بوکینن لکھتے ہیں:

۱۹۶۶ء تک اسقاطِ حمل کے لیے سالانہ چھ ہزار اپریشن ہوئے تھے۔

۱۹۷۰ء میں ان کی تعداد ۲ لاکھ ہوگئی،

۱۹۷۳ء میں ان کی تعداد چھ لاکھ ہوگئی،

دس سالوں کی مدت میں ان کی سالانہ تعداد پندرہ لاکھ تک پہنچ گئی۔ اسقاطِ حمل

---

❶ "The Death of the West" p.18.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Two of every three pregnancies in Russia are terminated before birth. Russian women average 2.5 to 4 abortions each and Russian's death rate is now 70 percent higher than the birthrate."

❷ المرجع السابق ص ۲۶.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Historians may one day call "the pill" the suicide tablet of the West."

کے اپریشنوں نے گلے کے اپریشنوں کی جگہ لے لی، جن کے امریکہ میں سب سے زیادہ اپریشن ہوتے تھے۔

جسٹس بلیک من کے فیصلے (۱۹۷۳ء) سے لے کر اب تک اسقاط حمل کے ۴۰ ملین (۴ کروڑ) اپریشنز ہو چکے ہیں۔

امریکہ میں ۳۰ فیصد حمل اسقاطِ حمل کرنے والے کی کلینک کی میز پر ختم ہو جاتے ہیں۔ ❶

د: منع حمل اور اسقاط حمل کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے بوکینن نے لکھا ہے:

I: ''تاہم مغربی خواتین اپنے حمل کو اس قدر زیادہ تناسب سے ختم کر رہی ہیں، کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے یورپی نسل کے صفایا اور ان کی اپنی امتوں کے خاتمہ کا نقشہ پیش کرتا ہے۔'' ❷

---

❶ "The Death of the West" p.26-27.

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

By 1966, 6,000 abortions were being done every year. By 1970 that figure had leapt to 200,000. By 1973 600,000 abortions were being done. Within a decade, the number of abortions had soared to 1.5 million a year and abortion had replaced tonsillectomies as the most common surgical procedure in America. Since Justice Blackmun's decision, 40 million abortions have been performed in the United States. Thirty percent of all pregnancies now end on a tabletop in an abortionist's clinic.

❷ "The Death of the West" p.24.

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"Yet, Western women are terminating their pregnancies at a rate that represents autogenocide of European ancestry and an end of their nations."

II: ’’یہ بات واضح ہو چکی ہے، کہ منع حمل اور اسقاطِ حمل سے نفع حاصل کرنے والے ...... جیسا کہ پوپ نے پیش گوئی کی تھی ...... وہ خود غرض مرد ہی ہیں، جو خواتین کو استعمال کر کے کلینکس کے کاغذی رومال کی طرح دور پھینک دیتے ہیں۔‘‘ ❶

۴: یو۔ ایس سینسس بیوریو [U.S. Census Bureau] کی رپورٹ کے مطابق [امریکہ میں ۲۰۰۷ء میں اسقاطِ حمل کے حالات کی تعداد ۱۲،۱۰،۰۰۰ تھی۔] ❷

اور [۲۰۰۸ء میں ان کی تعداد ۱۲،۱۱،۵۰۰ تھی۔] ❸

۔ب۔

مغربی دنیا میں آبادی میں کمی

۱: مغربی ممالک میں آبادی کے انحطاط کے متعلق یوجن گریبینک (Eugene Grebenik) لکھتے ہیں:

گزشتہ دس سالوں میں متعدد یورپی ممالک میں شرح پیدائش میں کمی واقع ہوئی ہے۔ بعض ملکوں میں یہ کمی اس حد تک ہوئی ہے، کہ اموات کی شرح، پیدائش کی شرح سے زیادہ ہو گئی ہے اور آبادی کی تعداد میں حقیقی کمی نوٹ کی گئی ہے......

❶ "The Death of the West" p.44.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"As the pope predicted, the benificiaries of contraception and abortion have turned out to be selfish men who use women and toss them away like Kleenex."

❷ یہ رپورٹ ۲۰۱۲ء میں حسبِ ذیل عنوان کے تحت شائع کی گئی:

[Table 101: Abortions - Number and Rate by Race : 1990-2007]

یہی بات جدول ۱۰۲ میں بھی ذکر کی گئی ہے۔

❸ اس رپورٹ کا عنوان درج ذیل ہے:

[Table 103: Abortions - Number and Rate by State of Occurence : 2000-2008]

بطورِ مثال گزشتہ دس سالوں میں برطانیہ میں شرحِ پیدائش میں ۳۰ فیصد کمی ہوئی ہے۔ ❶

۲: بعض یورپی ممالک میں شرحِ پیدائش میں کمی کا تناسب درجِ ذیل چارٹ میں ملاحظہ فرمائیے:

نام ملک	سال ۱۸۷۶ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۵ء
برطانیہ	۳۶,۳	۱۶,۳	۱۲,۵
فرانس	۲۶,۲	۱۶,۷	۱۷,۰
مغربی جرمنی	۴۰,۹	۱۳,۴	۱۰,۳
سویڈن	۳۰,۸	۱۳,۷	۱۳,۷
بلجیم	۳۳,۲	۱۴,۷	۱۲,۷ ❷

مذکورہ بالا چارٹ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے، کہ ان ملکوں میں ۱۸۷۵ء سے ۱۹۷۵ء تک شرحِ پیدائش میں کمی ۳۵ فیصد سے ۴۷ فیصد تک تھی، جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

❶ مقدمہ کتاب [Population Decline in Europe] صفحات viii-vii باختصار۔ اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

Within the last ten years, fertility rates in many European countries have fallen sharply. In some of them, the fall has gone so far that the number of deaths has begun to exceed the number of births and actual decreases in population have been recorded. In Britain, for instance, the annual number of births has fallen by a figure of the order of thirty percent within the last decade.

❷ ۱۸۷۶ء کے متعلقہ معلومات کتاب [حرکۃ تحدید النسل] ص ٤١ سے اور ١٩٧٠ء اور ١٩٧٥ء کے متعلقہ معلومات کتاب (Population Decline in Europe) ص ٧٣ سے نقل کی گئی ہیں۔

نام ملک	شرح پیدائش میں کمی
مغربی جرمنی	۷۴%
برطانیہ	۶۵%
بلجیم	۶۲%
سویڈن	۵۵%
فرانس	۳۵%

۳: پیٹرک جے۔ بوکینن نے مختلف ملکوں کی آبادی کی کمی کے متعلق اپنی کتاب (The Death of the West) میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اُن ہی کی کتاب کے کچھ اقتباسات حسبِ ذیل ہیں:

یورپی نسل کی آبادی میں کمی:

I: ''مغرب مر رہا ہے۔ مغربی امتیں افزائشِ نسل سے رک گئی ہیں۔ اس کی آبادی نے بڑھنا ترک کر کے سکڑنا شروع کر دیا ہے...... سترہ یورپی ملکوں میں تدفین کے لیے جنازوں کی تعداد ولادت کی تقریبات سے زیادہ ہے۔ کفن بچوں کے جھولوں سے زیادہ ہیں۔ ❶

II: ''۱۹۶۰ء میں یورپی اصل کے لوگ دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی تھے۔ ۲۰۰۰ء میں وہ چھٹا حصہ ہو گئے اور ۲۰۵۰ء میں (دنیا کی مجموعی آبادی کا) دسواں حصہ

❶ "The Death of the West" p.9.

اقتباس حسبِ ذیل ہیں:

The West is dying. Its nations have ceased to reproduce, and their populations have stopped growing and begun to shrink....... Today, in seventeen European countries, there are more burials than births, more coffins than cradles.

ہو جائیں گے۔ یہ ایک فنا ہونے والی جنس کے اعداد و شمار ہیں۔'' ❶

III: یورپ:

۲۰۰۰ء میں آئس لینڈ سے روس تک یورپ کی آبادی ۷۲۸ ملین تھی۔ شرح پیدائش کی موجودہ صورتِ حال برقرار رہنے اور (دوسرے ملکوں سے) نئے ہجرت کرکے آنے والے لوگوں کے بغیر ۲۰۵۰ء میں اس کی آبادی کم ہو کر ۶۰۰ ملین ہو جائے گی۔ یہ بات اقوام متحدہ کے شعبہ آبادی کے بااختیار لوگوں کی ۲۸ فروری ۲۰۰۱ء کی شائع کردہ رپورٹ میں ذکر کی گئی ہے۔

ایک اور تحقیق کے مطابق (اکیسویں) صدی کے نصف تک یورپ کی آبادی کم ہو کر ۵۵۶ ملین رہ جائے گی۔ ❷

IV: سپین:

''۱۹۵۰ء میں سپین کی آبادی جبل طارق کے تنگنائے میں مقیم مراکشی

---

❶ "The Death of the West" p.12.

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"In 1960, people of European ancestry were one-fourth of the world's population: in 2000 they were one-sixth, in 2050, they will be one-tenth. These are the statistics of a vanishing race."

❷ "The Death of the West" p.12

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

In 2000, the total population of Europe from Iceland to Russia, was 728 million. At present birth rates, however, without new immigration, her population will crash to 600 million by 2050 ...... The 2000 Revision Highlights released by the authoritative UN Population Division on February 28,2001.

Another study has Europe' population plummeting to 556 million by midcentury.

باشندوں سے تین گنا تھی۔ ۲۰۵۰ء آتے پر مراکشی آبادی سپین کی آبادی سے ۵۰% زیادہ ہوگی۔ اگر آج ۱۰۰ سپینی جوان جوڑے شادی کریں، تو ان کے ہاں ۵۸ بچے اور ۳۳ پوتے ہونے کی توقع کی جاتی ہے، لیکن ان کے پڑپوتوں کی تعداد صرف ۱۹ ہوگی۔“ ❶

V: روس:

☆ ۲۰۵۰ء تک روس کی آبادی ۱۴۷ ملین سے گر کر ۱۱۴ ملین رہ جائے گی۔ ایک اور اندازے کے مطابق ۲۰۱۵ء میں یہ تعداد ۱۲۳ ملین ہوگی۔ ❷

☆ روسی صدر پیوٹن نے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے:

”جن لوگوں نے اس بارے میں تحقیقات کرتے ہوئے اپنی زندگیاں کھپا دی ہیں، اگر آپ کو اُن کی پیش گوئیوں پر یقین ہے، تو آئندہ پندرہ سالوں میں روسی آبادی ۲۲ ملین کم ہو جائے گی۔ کمی کی اس تعداد میں خوب غور کیجیے۔ یہ (تعداد) روسی آبادی کا ساتواں حصہ ہے۔“ ❸

---

❶ "The Death of the West" p.17

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"In 1950, Spain had three times as many people as Morocco across the strait of Gibraltar. By 2050, Morocco's population will be 50 percent larger. If one hundred Spanish young people marry today, they can expect to have fifty-eight children, thirty three grandchildren, but only nineteen great-grand-children."

❷ "The Death of the West" p.17-18

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

Russia's 147 million people will fall to 114 million by 2050. One estimate had it headed to 123 million by 2015.

❸ "The Death of the West" p.18

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"If you believe the forecasts made by serious people who have ⇨⇨

☆ انھوں نے مزید کہا:

''اگر یہی صورتِ حال برقرار رہی، تو امت کی بقا خطرے میں ہوگی۔'' ❶

☆ ''سید شامی کی پیشگوئی کے مطابق موجودہ شرحِ پیدائش برقرار رہنے اور باہر سے ہجرت کر کے نہ آنے والوں کی صورت میں ۲۱۰۰ء میں روسی آبادی ۸۰ ملین سے بھی کم ہو جائے گی۔'' ❷

☆ روسی آبادی میں شدید کمی کے پیشِ نظر ریاست دما (Duma) کے ڈپٹی سپیکر ولادیمیر زیرنوفسکی [Vladimir Zhirinovsky] نے آبادی میں اضافہ کے لیے پارلیمنٹ میں درج ذیل تجاویز پیش کیں:

۱: ہر روسی مرد کو پانچ عورتوں سے شادی کی اجازت دی جائے۔

۲: اسقاطِ حمل کو دس سال کے لیے ممنوع قرار دیا جائے۔

۳: روسی خواتین کو بیرونِ ملک سفر سے روک دیا جائے۔ ❸

⇨⇨devoted their whole lives to studying this question", warns President Putin,

"in 15 years time there will be 22 million fewer Russians. Just think about the figure—it's a seventh of [Russia's] population."

❶ "The Death of the West" p.18

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"If the present tendency continues, there will be a threat to the survival of the nation."

❷ "The Death of the West" p.18.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"Mr. Chamie projected Russia's population, at present birth rates with zero immigration, out to the century's end, and came up with fewer than eighty million Russians in 2100.

❸ "The Death of the West" p.18.
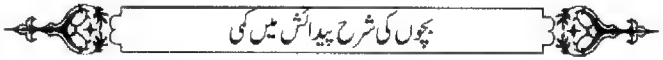
VI: برطانیہ عظمیٰ:

ا: متعدد اخباروں میں کام والے پال کریج رابرٹس [Paul Craig Roberts] لکھتے ہیں:

''آبادی کے ماہرین کی رائے کے مطابق اس صدی کے آخر تک انگریزی قوم اپنے ہی وطن میں اقلیت میں تبدیل ہوجائے گی، کیونکہ انگریز اتنے بچوں کو جنم نہیں دے رہے، جو ان کی تعداد برقرار رکھنے کے لیے کافی ہوں۔'' ❶

ب: اخبار [دی لندن آبزرور] [The London Observer] کی رائے میں ''تاریخ میں ایسا حادثہ پہلی دفعہ ہوگا، کہ کسی ملک کے اکثریت والے اصلی باشندے لڑائی، قحط سالی یا بیماری کے بغیر، بخوشی اقلیت میں تبدیل ہوجائیں۔'' ❷

پیٹرک جے۔ بوکینن کا تبصرہ:

''(اخبار) [دی آبزرور] [The Observer] کی یہ رائے درست نہیں۔ اس میں پہل کا شرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ حاصل کرے گا۔ صدر کلنٹن نے پیش گوئی کی ہے، کہ امریکہ میں یہ صورتِ حال ۲۰۵۰ء یعنی برطانیہ عظمیٰ سے

---

❶ "The Death of the West" p.19.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"Demographers have calculated that by the end of this century the English people will be a minority in their homeland. The English are not having enough children to reproduce themselves."

❷ "The Death of the West" p19.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"This is first time in history, says The London Observer "that a major indigenous population has voluntarily become a minority, rather than through war, famine or disease."

نصف صدی پہلے رونما ہوگی۔'' ❶

VII: جاپان:

ا: پیٹرک جے۔ بوکینن جاپان کی غیر معمولی اقتصادی ترقی کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''لیکن جاپان کے لیے کچھ ہو چکا ہے، اس نے بھی مرنا شروع کردیا ہے۔ اب جاپان میں بچوں کی اوسط شرح پیدائش ۱۹۵۰ء کے مقابلے میں آدھی ہے۔ توقع کی جارہی ہے، کہ اس کی آبادی ۱۲۷ ملین (۱۲ کروڑ ستر لاکھ) ہوکر اپنی بلندی پر پہنچ جائے گی، لیکن ۲۰۵۰ء میں یہ آبادی کم ہوکر ۱۰۴ (دس کروڑ چالیس لاکھ) رہ جائے گی۔'' ❷

ب: جاپان کی آبادی میں کمی کوئی معمولی بات نہیں۔ اس مصیبت کی سنگینی کا تصور پیٹرک جے۔ بوکینن کے درجِ ذیل اقتباس سے کیجیے:

''جاپانی پرائمری سکولوں میں ۲۰۰۰ء میں جب تاریخ کی سب سے کم

❶ "The Death of the West" p18.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"The Observer is mistaken. The honor of being the first nation to voluntarily turn its majority indigenous population into a minority will go to the United States. President Clinton predicted it would happen by 2050, half a century before Great Britain."

❷ "The Death of the West" p.20.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"But something has happened to Japan. She, too, has begun to die. Japan's birthrate is half what it was in 1950. Her population is projected to crest soon at 127 million, but fall to 104 million by 2050."

تعداد والی جماعت سامنے آئی، تو ٹوکیو نے ہر بچے کے لیے چھ سال کی عمر تک پہنچنے کے دوران الاؤنس بڑھا کر ۲۴۰۰ ڈالر کر دیا۔ پارلیمنٹ کے بعض ممبران اسے دس گنا بڑھانا چاہتے ہیں۔'' ❶

VIII: امریکہ اور مغربی دنیا کے لیے سنگین ترین خطرہ:

بوکینن لکھتے ہیں:

''تاریخ (عالم) میں مغربی تہذیب و تمدن سب سے آگے ہے اور امریکی قوم سب کے پیش رو ہے، اقتصاد، سائنسی علوم، ٹیکنالوجی اور عسکری قوت میں اس کا پہلا نمبر ہے۔ کوئی دوسری طاقت اس کے ہم پلہ نہیں۔ دنیا کی ثروت و دولت، آمدن اور پیداواری صلاحیت کے دو تہائی حصے میں یورپ، جاپان اور امریکہ کارِ مختار ہیں۔

لیکن امریکہ اور مغرب کو چار واضح اور موجود خطرات کا سامنا ہے۔ پہلا خطرہ ایک مرتی ہوئی آبادی ہے۔'' ❷

---

❶ "The Death of the West" p.21.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"With Japan's elementary/schools in 2000 taking the smallest class in recorded history, Tokyo has raised the child allowance to $2,400 a year per child for six years. Some conservatives want to multiply that tenfold."

❷ "The Death of the West" p.228.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"The west is the most advanced civilization in history and America the most advanced nation—first in economics, science technology and military power. No superpower rival exists. Europe, Japan and America control two-thirds of the world's wealth, income and productive capacity.
But America and the West face four clear and present dangers. The first is a dying population."

بوکینن مزید لکھتے ہیں:

''ان چار واضح اور موجود خطرات میں سے سب سے فوری اور سنگین خطرہ مغرب میں آبادی (کی کمی) کا مسئلہ ہے۔''❶

IX: سنگین ترین خطرے کا علاج:

اس بارے میں پیٹرک جے۔ بوکینن کی کتاب ہی سے تین اقتباسات ملاحظہ فرمائیے:

ا: ''اگر امریکی اپنی تہذیب وثقافت کی حفاظت چاہتے ہیں، تو امریکی عورتوں پر لازم ہے، کہ وہ مزید بچے جنم دیں۔''❷

ب: ''امریکہ کو مزید مزدوروں کی ضرورت نہیں۔ امریکہ کو مزید بچوں کی ضرورت ہے۔''❸

ج: ''مغرب کی موت روکنے کے لیے صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے، کہ مغربی خواتین اس سوچ کی طرف پلٹ آئیں، جس سے وہ بظاہر کنارہ کش ہو چکی

---

❶ "The Death of the West" p.231.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Of the four clear and present dangers, the population crisis of the West is the most immediate and most dangerous."

❷ "The Death of the West" p.232.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"If Americans wish to preserve their civilization and culture, American women must have more children."

❸ "The Death of the West" p.233.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"America does not need more workers, America needs more children."

ہیں۔ وہ سوچ یہ ہے، کہ بلاشبہ عمدہ زندگی کا راز بچوں کے حمل، ان کی پرورش اور (میدانِ عمل میں حصہ لینے کی خاطر) انھیں (تیار کر کے) روانہ کرنے میں ہے، تاکہ وہ کنبے اور امت کے استمرار و بقا میں اپنا کردار ادا کریں۔'' ❶

-ج-

اہل مشرق کے لیے پُر فریب مغربی خیر خواہی اور اس کی حقیقت

شاید کوئی شخص کہے، کہ کثرتِ زنا کے سبب شرحِ پیدائش میں کمی ہمارے لیے نقصان دہ نہیں، بلکہ اقتصادی طور پر مفید ہے۔

یہ تصور صحیح نہیں۔ مغرب کے لوگ اہلِ مشرق کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے سامنے یہ تصور پیش کرتے ہیں، کہ اس نظریہ کو قبول کرنے کے بعد ان پر ھُن برسنا شروع ہو جائے گا۔

اہلِ بصیرت سے ان کے پیش کردہ موقف میں موجود مکر و فریب مخفی نہیں۔ اس کی ایک بڑی دلیل یہ ہے، کہ وہ ہمیں تو ہمیشہ شرحِ پیدائش میں کمی کی نصیحت کرتے رہتے ہیں اور اپنے لوگوں کو ہمیشہ شرحِ پیدائش میں اضافے کی ترغیب دیتے ہیں۔ بچے پیدا کرنے والوں کی الاؤنسز دینے اور ٹیکسوں میں کمی کے ذریعہ سے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

---

❶ "The Death of the West" p.24.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Only the mass reconversion of Western women to an idea that they seem to have given up—that the good life lies in bearing and raising children and sending them out into the world to continue the family and nation—can prevent the Death of the West."

اس حوالے سے حقیقتِ حال کو واضح کرنے کی غرض سے توفیقِ الٰہی سے ذیل میں پانچ اقتباسات پیش کیے جارہے ہیں:

I: وزارتِ صحت برطانیہ میں طبی امور کے سربراہِ اعلیٰ [سر جارج میومن] نے لکھا ہے:

''اگر ہم اس خطرے ...... قومی شرح پیدائش میں کمی کے خطرے ...... کا مقابلہ نہیں کریں گے اور اس کے تدارک کے لیے کام نہیں کریں گے، تو برطانیہ قوت کے اعتبار سے چوتھے درجے میں چلا جائے گا۔''[1]

II: سویڈن کے ایک سابق وزیر (Tryggar) کا کہنا ہے:

''اگر سویڈن قوم کا خودکشی کا ارادہ نہیں ہے، تو اسے اپنے وطن میں شرحِ پیدائش میں کمی کے مقابلے کے لیے مؤثر تدابیر اختیار کرنا ہوں گی۔''[2]

III: لندن سے (Population Decline In Europe) کے زیرِ عنوان طبع ہونے والی کتاب میں لکھا ہے:

تمام یورپی ممالک اپنے ہاں شرحِ پیدائش میں اضافے کے لیے کوشش کر رہے ہیں اور اس کی خاطر وہ حسبِ ذیل چار وسائل استعمال کر رہے ہیں:

۱: ماں کے لیے الاؤنس

۲: بچے کی پیدائش کے بعد ٹیکسوں میں کمی

۳: بچوں کے لیے وظائف

۴: دیگر مراعات۔''[3]

---

[1] بحوالہ کتاب: حركة تحديد النسل ص ٥٤.

[2] المرجع السابق ص ٦١.

[3] ملاحظہ ہو کتاب کا ص ١٥٨.
کتاب میں یہ بات بایں الفاظ ذکر کی گئی ہے:

"The measures currently in use are of four kinds:

i. maternity grants and premiums;

ii. tax relief;

⇨⇨

IV: مغربی دنیا کی طرف سے اہلِ مشرق اور خصوصاً عالمِ اسلام کے ساتھ اس دھوکہ اور فریب کے بارے میں خود بعض مغربی مفکرین نے حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے۔

پیٹرک جے۔ بوکینن لکھتے ہیں:

''انتہائی عجیب بات: بسترِ مرگ پر سن رسیدہ مسیحی دنیا تیسری دنیا اور عالمِ اسلامی کو مجبور کر رہی ہے، کہ وہ مغرب کی طرح منع حمل، اسقاطِ حمل اور بانجھ ہونا قبول کرلے، لیکن وہ ہمارے ساتھ خودکشی کے معاہدے میں کیوں شریک ہوں، جب کہ وہ اس وقت ہمارے بعد زمین کے وارث بننے کے انتظار میں کھڑے ہیں؟'' [1]

V: سوروکن شہوات رانیوں میں ڈوبی ہوئی قوم کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ اپنی مستقل شخصیت کی حفاظت نہیں کرسکتی اور نہ ہی اپنے دشمنوں سے، خواہ وہ قدرتی آفات کی صورت میں ہوں یا انسانوں کی شکل میں اپنا دفاع کرسکتی ہے۔

⇦⇦ iii. children's allownces;

iv. and other special allocations in kind."

[1] "The Death of the West" p.48.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Irony of ironies. Today, an aging, dying Christian West is pressing the Third World and the Islamic world to accept contraception, abortion and sterlization as the West has done. But why should they enter in suicide pact with us when they stand to inherit the earth when we are gone?"

افسوس کہ مسلمانوں ہی سے بعض لوگ [بہبودِ آبادی] کے نام پر دشمنانِ ملت کے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ . اَللّٰهُمَّ اهْدِهِمْ . آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ .

یہی تو خودکشی ہے اور اس کی غذا وہ بانجھ پن ہے، جو کہ بے راہ روی اور جنسی برائیوں کا نتیجہ ہے، پھر ان دونوں خرابیوں کا ثمرہ یہ ہوتا ہے، کہ اس قوم کی زندگی کا مقرر کردہ وقت مختصر ہو جاتا ہے۔ خودکشی کے اس طریقے نے بہت سے شاہی گھرانوں، ترقی یافتہ دولت مند طبقوں اور گروہوں کو جسمانی اور معاشرتی طور پر تباہ و برباد کر دیا۔ اسی کی وجہ سے بہت سی قومیں اور جماعتیں انسانی تاریخ کے صفحہ سے حرفِ غلط کی طرح مٹ گئیں۔" ❶

❶ امریکی جنسی انقلاب ص ۷۸۔۷۹ بحوالہ: کتاب [حركة تحديد النسل] ص ٥١.

مبحث پنجم

جرائم کی کثرت

جنسی بے راہ روی کے منطقی نتائج میں سے کثرتِ جرائم ہے۔ زنا کی وجہ سے معاشرتی فساد اتنا پھیلتا ہے، کہ اس کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اس کے نتائجِ بد بعض اوقات پورے قبیلوں اور قوموں کو برباد کر دیتے ہیں۔ فتنے، چوری، ڈاکہ، قتل کی جتنی کثرت آج دنیا میں بڑھ گئی ہے، اس کے حالات کی تحقیق کی جائے، تو آدھے سے زیادہ واقعات کا سبب کوئی عورت و مرد نکلتے ہیں، جو اس جرم کے مرتکب ہوئے۔ یہ جرم بہت سے ایسے جرائم ساتھ لاتا ہے، جس سے حقوق العباد متاثر ہوتے ہیں اور قتل و غارت گری کے ہنگامے برپا ہوتے ہیں۔ اسی لیے اسلام نے اس جرم کو تمام جرائم سے اشد قرار دیا ہے، اس کی سزا بھی سارے جرائم کی سزاؤں سے زیادہ سخت رکھی ہے، کیونکہ یہ ایک جرم دیگر سینکڑوں جرائم کو اپنے میں سموئے ہوئے ہے۔ [1]

اس حقیقت کے متعدد اسباب میں سے تین درجِ ذیل ہیں:

ا: زنا کے نتیجے میں ناجائز بچوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔ یہ بچے محبت و شفقت سے عموماً محروم ہوتے ہیں، جب کہ بچوں کو اس کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں احساسِ محرومی پیدا ہو جاتا ہے۔ اپنے معاشرے کے خلاف ان میں ردّ عمل جنم لیتا ہے، وہ اپنے گرد و پیش کے لوگوں سے انتقام لینا چاہتے ہیں۔ سنِ رشد کو پہنچنے پر، بلکہ بسا اوقات اس سے پہلے ہی، وہ عصمت دری، چوری، رہزنی، قتل اور خون ریزی ایسے

[1] ملاحظہ ہو: معارف القرآن ٥/٤٦٣.

سنگین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

ب: زنا بجائے خود بہت سے جرائم کا سبب ہے، چوری اور ڈاکے کے کتنے جرائم کا ارتکاب محض اس لیے کیا جاتا ہے، تاکہ چور اور ڈاکو مسروقہ اور لوٹے ہوئے اموال طوائف کے قدموں پر نثار کرسکیں۔ اسی طرح زنا کے ارتکاب کی خاطر کتنے ہی انسانوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

ج: زنا کے عام ہونے اور اسے جائز قرار دیئے جانے کی صورت میں، نوجوان ہر اس خاتون سے جنسی تعلقات استوار کرنا چاہے گا، جو اسے اچھی لگے وہ عورت خواہ اسے پسند کرے یا شدید نفرت کرے۔ نوجوان اخلاقی قدروں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے اپنے مقصد کے حصول کی خاطر تمام ممکنہ اسباب و وسائل استعمال میں لائے گا۔ جن معاشروں میں زنا پھیل چکا ہے، وہاں خواتین کی عصمت دری ایک معمول کی بات ہے۔ اخبارات روزانہ اغوا کے واقعات کی خبریں شائع کرتے ہیں۔ مختلف رپورٹوں میں اس بارے میں اعداد شمار شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس بارے میں ذیل میں چھ رپورٹیں ملاحظہ فرمائیے:

I: جیمز پیٹرسن اور پیٹر کن لکھتے ہیں:

امریکی مخفی باتوں میں سے ایک اور بات، جو کہ شاید ہماری سب سے زیادہ افسوس ناک بات ہے اور وہ یہ ہے، کہ امریکہ میں ہر چھ بالغ لوگوں میں سے ایک بچپن کے زمانے میں جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ کم وبیش ہر سات میں سے ایک نے تو اس بات کا اعتراف کیا، کہ صغر سنی میں اسے جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ہر دس امریکیوں میں سے چار کسی نہ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں، جو کہ کم عمری میں جنسی تشدد کا شکار رہا، مزید برآں اس بات کو ذہن میں رکھئے، کہ بچپن میں جنسی تشدد کا نشانہ بننے والوں کی بڑی اکثریت اس بارے میں کسی کو نہیں بتلاتی۔

جنسی تشدد کا نشانہ بننے والوں کی بڑی اکثریت (تین چوتھائی) لڑکیوں میں

سے تھی۔ ❶

جیمز پیٹرسن اور پیٹر کن اس بارے میں قدرے تفصیلی گفتگو کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

''ہم میں سے کچھ لوگوں کا اعتقاد ہے، کہ یہ (بچوں کے ساتھ جنسی تشدد) دکھاوے کی فضول گفتگو ہے، روزمرہ کی حقیقت نہیں، لیکن تلخ صداقت یہ ہے، کہ ہر چھٹا امریکی صغرسنی میں سنگین جنسی تشدد کا شکار ہوا۔
بدقسمتی سے یہ ایک امریکی حقیقت ہے۔'' ❷

انھوں نے یہ بھی تحریر کیا ہے:

''بے داغ مثالی بچپنے کا تصور باقی نہیں رہا۔ لڑکیوں کی چونکا دینے والی فی

---

❶ "The Day America Told The Truth" p.125.

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"This is another of America's secrets, perhaps our saddest.
One in six adults across America were physically abused in childhood. Almost as many, one in seven, confess that they were victims of sexual abuse as children. Four in ten Americans know someone who was abused as a child. And bear in mind that most of the people abused as children tell no one.
The great majority of those who were sexually abused (three-fourths) are women."

❷ "The Day America Told The Truth" p.127.

اقتباس کے الفاظ یہ ہیں:

"Some of us believe that it is the stuff of talk shows, not everyday reality.
But the hard fact is that one in every six Americans was seriously abused as a child.
This unfortunately is an American reality."

صد تعداد تیرہ سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی دوشیزگی سے محروم ہو چکی ہوتی ہے۔ وہ (یعنی بچے) دوسرے پہلوؤں کے اعتبار سے بھی اپنے بچپنے، اپنی ساری معصومیت، کو کھو رہے ہیں۔" ❶

II: جیمز پیٹرسن اور پیٹر کم ہی لکھتے ہیں:

"اس سارے ملک میں بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کی وبا ہی نہیں۔ وہاں ایک اور سنگین مسئلہ بھی ہے...... خواتین کے ساتھ جنسی تشدد...... اور اس کی تعداد بہت بڑی ہے۔

جن خواتین سے انٹرویو لیے گئے، ان میں سے بیس فیصد نے بتلایا، کہ وہ اپنے دوستوں کی جانب سے جنسی تشدد کا شکار ہوئیں۔

قومی سطح پر اندازہ کیا جائے، تو امریکہ میں جنسی تشدد کا نشانہ بننے والی عورتوں کی تعداد ایک کروڑ نوے لاکھ بنتی ہے۔" ❷

---

❶ "The Day America Told The Truth" p.7.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"The ideal of childhood is ended. A startling percentage of American children actually lose their virginity before the age of thirteen. They're losing their childhood, all of their innocence, in other ways as well."

❷ "The Day America Told The Truth" p.128.

اقتباس کے الفاظ یہ ہیں:

"Child abuse isn't the only epidemic across this country. There is another serious problem ......date rape...... and the numbers are huge.

Projected nationally, that figure means that as many as 19 million women have been the victim of date rape in America."

انھوں نے یہ بھی قلم بند کیا ہے:

''[جاننے والوں کی جانب سے خواتین کے ساتھ جنسی تشدد] اپنی سنگینی اور غیر رپورٹ کردہ وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی دوسرے نمبر پر وبا ہے۔''❶

اغوا کے بارے میں سرکاری اعداد و شمار کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے جیمز پیٹرسن اور پیٹر کم نے تحریر کیا ہے:

''کتاب [Hurried Child] کے مؤلف ڈاکٹر ڈیوڈ الکنڈ [Dr. David Elkind] کے بقول [جنسی تشدد کا نشانہ بننے والی خواتین] میں سے صرف پانچ فی صد اس جرم کی رپورٹ کرتی ہیں۔

اس اندازہ کی تصدیق یونیورسٹی آف ماساچوسٹس [University of Massachusetts] کی بی۔اے سے کم مرحلہ کی مخلوطی طالبات کے حوالے سے کیے گئے عمرانیاتی سروے سے بھی ہوتی ہے، جس میں اس بات کا انکشاف ہوا، کہ [جنسی تشدد کا نشانہ بننے والی لڑکیوں] میں سے صرف تین فیصد اس غارت گری کی رپورٹ کرتی ہیں۔''❷

III: انیس صنعتی ملکوں میں سرکاری طور پر اغوا کے سرکاری طور پر اندراج کردہ

---

❶ "The Day America Told The Truth" p.7.

اقتباس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Date rape is a second important and largely unreported epidemic."

❷ "The Day America Told The Truth" p.129.

اقتباس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"According to Dr.David Elkind, author of "Hurried Child" only 5 percent of the victims of date-rape ever report the offence.
This estimate find corroboration in a sociological study conducted on University of Massachusetts undergraduate coeds, which found that only 3 percent of date-rape victims report the attacks."

واقعات کے اعتبار سے، امریکہ کے پہلے نمبر پر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے انڈریو شاپیرو لکھتے ہیں:

''ایک حالیہ جائزے کے مطابق اکیس فیصد امریکی خواتین نے بتلایا، کہ وہ چودہ سال کی عمر (ہی) سے جنسی تشدد کا شکار ہوچکی ہوتی ہیں۔ اس تعداد کی سالانہ شرح میں تبدیلی سے حاصل شدہ اعداد وشمار، سرکاری طور پر درج کیے گئے حادثات، کی شرح سے دس گنا سے بھی زیادہ ہوں گے۔''❶

IV: امریکی وزارت عدل نے ۱۹۹۷ء میں ہونے والے جرائم کے متعلق اپنی رپورٹ میں لکھا ہے:

''ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہر آٹھ منٹ بعد ایک لڑکی اغوا کی گئی۔ ۱۹۷۷ء میں اغواء کے ۶۳,۰۲۲ جرائم کا ارتکاب ہوا۔''❷

اس رپورٹ کے حوالے سے قارئین کرام کی توجہ حسبِ ذیل تین باتوں کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں:

ا: جب رپورٹ کردہ اغوا کے جرائم کی تعداد اس قدر زیادہ تھی، تو غیر رپورٹ کردہ جرائم کی تعداد کس قدر ہوگی؟

ب: اگر ۱۹۷۷ء میں اغوا کے جرائم کی تعداد اتنی زیادہ تھی، تو آج ۳۵ سال بعد یہ کس قدر زیادہ ہوں گے؟

---

❶ "We're Number One!" p.126.

اقتباس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

"A recent study finds that 21 percent of American women say they have been raped since age 14. Converted to an annual rate, this figure would be more than ten times as high as the reported rate."

❷ (Crime In the United States) [۱۹۷۷ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جرائم] یہ رپورٹ امریکی وزارتِ عدل کی طرف سے ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو شائع ہوئی۔

ج: صرف ایک لڑکی کی عصمت دری زنا کی سنگینی پر دلالت کرنے کے لیے بہت کافی ہے، لیکن اس سے تو اصحاب دل ہی عبرت حاصل کرتے ہیں:

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ.﴾ [1]

[یقیناً اس میں اس شخص کے لیے ضرور نصیحت ہے، جس کا دل ہو یا کان لگا کر سنے اور اس کا دل حاضر ہو۔]

V: ۲۰۰۶ء سے ۲۰۱۰ء کے اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں ۱۲ سال یا اس سے بڑی عمر کی اوسطاً ۲،۰۷،۷۵۴ خواتین سالانہ اغوا اور جنسی حملہ کا نشان بنتی ہے۔

ایک سال میں ۵،۲۵،۶۰۰ منٹ اور ۳،۱۵،۳۶،۰۰۰ سیکنڈ بنتے تھے۔ حساب کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر ۱۵۲ سیکنڈ یعنی ۲ منٹ ۳۲ سیکنڈ میں ایک لڑکی یا خاتون اغوا ہوتی ہے۔ [2]

۱۹۷۸ء کے اعداد و شمار کے مطابق ہر آٹھ منٹ میں ایک خاتون یا لڑکی اغوا ہوتی تھی۔ ۳۲ سال کی مدت میں اغوا کی وارداتوں میں ۳۰۰ فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ معلوم نہیں آئندہ ۳۲ سالوں کے بعد صورت حال کیا ہوگی؟ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ؟ [3]

VI: تیرہ سالوں [۱۹۹۳ء سے ۲۰۰۶ء تک] میں بیالیس لاکھ عورتیں اغوا اور جنسی تشدد کا نشانہ بنی۔ [4]

---

[1] سورۃ ق / الآیۃ ۳۷.
[2] ماخوذ از ویب سائٹ [www.rainn.org] بعنوان ["How often does sexual assault occur?"]
[3] ترجمہ: تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟
[4] ماخوذ از المرجع السابق. خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ کسی معاشرے میں زنا کا عام ہونا، وہاں جرائم کی کثرت کا سبب بنتا ہے۔

حرفِ آخر

اپنے رب علیم حکیم کے لیے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں، کہ محض ان کی توفیق سے [زنا کی سنگینی اور اس کے بُرے اثرات] کے بارے میں یہ صفحات ترتیب پائے۔ فَلَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَمِلْأَ مَا خَلَقَ، وَعَدَدَ مَا فِيْ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَمِلْأَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَعَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَعَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَمِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ. ❶

اب انہی سے ان میں موجود کوتاہی، خلل، نقص کی معافی، انھیں مفید و نافع بنانے اور شرفِ قبولیت عطا فرمانے کی عاجزانہ التجا ہے۔ إِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ.

ا: خلاصہ کتاب:

ا: زنا کے متعلق ادیان سماویہ کا موقف:

تینوں آسمانی ادیان: یہودیت، عیسائیت اور اسلام زنا کی حرمت و قباحت پر متفق ہیں۔

ا: یہودیت کا موقف:

یہودیوں کی کتاب مقدس تورات کے مطابق زنا بہت بڑا جرم اور تباہ کن بدی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے اس سے دور رہنے کا عہد لیا اور تفصیلی طور پر اس سے منع فرمایا۔ اسے بدکاروں اور زمین کو نجس کرنے والا قرار دیا، نیز اس بات کی خبر دی، کہ سابقہ امتیں اس کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے زنا کرنے

❶ ان ہی کے لیے سب تعریف ہے، ان کی پیدا کردہ چیزوں کی تعداد کے بقدر، اور ان کی پیدا کردہ چیزوں کی بھرائی کے بقدر، اور جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے، اس کی تعداد کے بقدر، اور جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے، اس کی بھرائی کے بقدر، اور ان کی کتاب میں شمار کردہ چیزوں کی گنتی کے بقدر، اور ہر چیز کی گنتی کے بقدر، اور ہر چیز کی بھرائی کے بقدر۔

والوں پر لعنت کی۔ ایسے لوگوں کے لیے قتل، زندہ جلانے اور سنگسار کرنے کی جسمانی سزائیں مقرر کی گئیں۔ معنوی سزاؤں میں سے زانیہ کا رذیل و ذلیل ہونا، رب کی جماعت سے خارج ہونا اور اس کی نذر کا قبول نہ ہونا، بیان کی گئیں۔ معنوی سزاؤں کی سنگینی کے بُرے اثرات کے آئندہ نسلوں کی طرف منتقل ہونے سے آگاہ کیا، چنانچہ حرام زادے کی دسویں پشت تک کوئی بھی [خداوند کی جماعت] میں داخل نہیں ہوتا۔ زنا سے بچاؤ کی خاطر دوشیزہ کی طرف دیکھنے، عورتوں سے گفتگو کرنے، ان کی ہم نشینی اختیار کرنے، بدکار عورت سے ملاقات کرنے اور کاہنوں کے لیے ان کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔ غیر محرم مرد کی شرم گاہ پکڑنے والی عورت کا ہاتھ کاٹنے کی سزا مقرر کی گئی۔ پاک دامن بیاہی جانے والی دوشیزہ پر تہمت لگانے والے شوہر کے لیے کوڑوں، سو مثقال بطور جرمانہ ادا کرنے اور تا عمر اس خاتون کو اپنے نکاح میں رکھنے اور طلاق نہ دینے کی سزائیں اور پابندیاں لگائی گئیں۔

یہودی قدیم زمانے سے ہی زنا کے متعلق تورات کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ انھیں چاہیے، کہ اہلِ اسلام پر، شرعی حدود کے قائم کرنے کی وجہ سے، تنقید کی بجائے، اپنی [مقدس کتاب] میں بیان کردہ سزاؤں کو بدکاروں پر جاری کریں۔

ب: عیسائیت کا موقف:

زنا کبیرہ گناہوں میں سے اس قدر سنگین ہے، کہ اسے بت پرستی کے برابر قرار دیا گیا۔ یہ غضبِ الٰہی کا سبب ہے۔ اس کی بنا پر ایک ہی دن میں تیئس ہزار آدمی ہلاک کر دیے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واضح طور پر بیان فرمایا، کہ وہ یہودیت کی تنسیخ کے لیے نہیں، بلکہ اس کی تکمیل کی خاطر آئے ہیں۔ اسی بنا پر تورات میں زنا کی بیان کردہ سزائیں عیسائیت میں بھی واجب العمل ہوں گی۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ایک بدچلن عورت پر حد قائم نہ کرنے کا واقعہ، اگر تحریف سے محفوظ بھی تسلیم کر لیا جائے، تو شاید یہ ایک استثنائی صورت تھی، جیسا کہ انجیل ہی میں ہے، کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نے اس عورت سے فرمایا: ''تیرے ایمان نے تجھے بچالیا۔''

بدکار لوگوں کے لیے معنوی سزا یہ ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کے وارث نہیں ہوسکتے۔ زنا کی طرف لے جانے والی باتوں سے سختی سے روکا گیا ہے۔ بُری خواہش سے اجنبی عورت کو دیکھنے پر آنکھ باہر نکال پھینکنے، حرام کاروں سے قطع تعلق اور بدکاروں سے خبردار ہونے کے احکامات دیے گئے۔ شراب سے دور رہنے کی تلقین اور زنا کے اندیشے کی بنا پر شادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ج: اسلام کا موقف:

زنا عقلی طور پر بہت ہی قبیح اور شدید سنگین حرکت ہے۔ اسے اسلام میں شروع ہی سے بُرا قرار دیا گیا اور آغازِ اسلام ہی سے اس پر سزا مقرر تھی، البتہ اس کی نوعیت اور کیفیت میں اضافہ اور شدت تدریجاً آئی۔

سب سے بڑے گناہوں کی ترتیب میں زنا تیسرا گناہ ہے۔ شرک، قتل ناحق اور اس سے بعد زنا کا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا۔ اسی بارے میں ان کی اعانت کے لیے انھیں نگاہیں جُھکانے کا پابند کیا۔ ہجرت کرکے آنے والی خواتین سے آنحضرت ﷺ جن چھ چیزوں کا عہد لیتے، ان میں سے ایک [زنا سے اجتناب] تھا۔ انہی باتوں کا عہد روزِ عید خواتین سے عید گاہ میں لیا گیا۔ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی آنحضرت ﷺ نے ان باتوں کی پابندی کرنے کا عہد لیا۔ [پاک دامنی] کے لیے آنحضرت ﷺ دعا کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سجدوں میں زنا سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو [زنا سے پناہ مانگنے] کی دعا سکھلائی۔ [عباد الرحمن] کا ایک وصف [زنا سے دور رہنا] ہے۔ فلاح یافتہ اہلِ ایمان اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ایسے نہ کرنے والے [قابلِ ملامت اور حد سے تجاوز کرنے میں انتہا کو

پہنچنے والے] قرار پاتے ہیں۔ طاقت کے باوجود، زنا سے بچنا، دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ جاہ وجلال والی خاتون کی دعوتِ برائی کو قبول نہ کرنا روزِ قیامت عرشِ عظیم کا سایہ پانے کا سبب ہوگا۔ خاتون پر اپنی عزت کا دفاع کرنا واجب ہے۔ دورانِ دفاع، اگر بوقتِ ضرورت حملہ آور اُس کے ہاتھوں مارا جائے، تو اس پر گناہ ہے اور نہ ہی دیت و قصاص۔ مردوں پر لازم ہے، کہ وہ اپنی قرابت دار اور دیگر خواتین کی عزتوں کی حسبِ استطاعت حفاظت کریں۔ اس فریضہ کی ادائیگی کی خاطر قتل کیا جانے والا [شہادت] کا عظیم اعزاز پاتا ہے اور اگر بوقتِ ضرورت حملہ آور اس کے ہاتھوں مارا جائے، تو اُس پر دیّت ہے اور نہ قصاص۔ اپنے گھر میں برائی دیکھ کر خاموش رہنے والا [دیوث] ہے، جو نہ تو جنت میں داخل ہوگا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کی طرف بنظرِ شفقت دیکھیں گے۔

بدکاروں سے بوقتِ برائی ایمان کھینچ لیا جاتا ہے، نصف شب آسمان کے دروازے کھول دیے جانے کے باوجود پیشہ کرنے والی عورت کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

زنا کا عام ہونا، اجتماعی سزاؤں کا سبب بنتا ہے۔ زنا کے پھیلاؤ والی بستی عذابِ الٰہی کا مستحق قرار پاتی ہے، بُروں کے ساتھ صالحین بھی ہلاک کردیے جاتے ہیں، طاعون اور دیگر نئی نئی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، موت مسلّط کردی جاتی ہے۔ ناجائز اولاد کے عام ہونے پر بستی پر عمومی عذاب نازل ہوتا ہے۔

زنا کے سبب انفرادی سزائیں بھی ہیں۔ ایسی جسمانی سزاؤں میں سے شادی شدہ بدکار لوگوں کے لیے بالاجماع [سنگسار] اور علماء کے ایک گروہ کی رائے میں اس کے ساتھ [سو کوڑوں] کی سزا بھی ہے۔ علاوہ ازیں راجح قول کے مطابق جب اہلِ کتاب اپنا معاملہ مسلمان حکمرانوں کے روبرو پیش کریں، تو ان میں سے شادی شدہ بدکاروں کو رجم کیا جائے گا۔

غیر شادی شدہ زانیوں کے لیے جسمانی سزائیں [سو کوڑے] اور [ایک سال کے لیے جلاوطنی] ہیں۔ [جلاوطنی] کے لیے کوئی متعیّن کیفیت نہیں۔ امامِ وقت یا اس

کے نائبین مختلف اشخاص کے حوالے سے فیصلہ کریں گے، کہ اس کی کون سی صورت ہر ایک کو آئندہ گناہ سے سب زیادہ روکنے والی ہے۔

معنوی سزاؤں میں سے [اہلِ ایمان کے ایک گروہ کے روبرو اقامتِ حد] اور [بدکاروں کے ساتھ نکاح کی حرمت] ہیں۔ ان کے ساتھ [نکاح کی حرمت] کے بارے میں اگرچہ بعض فقہاء نے اختلاف کیا ہے، لیکن ان کے پاس اس حوالے سے کوئی قابلِ اعتماد چیز نہیں۔ اگر بدکاری میں معروف شخص کسی گھرانے میں، دھوکہ دے کر نکاح کرلے، تو انھیں اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ معنوی سزاؤں میں سے ایک [بدکار لوگوں کا ہر قسم کی گواہی کے لیے نااہل ٹھہرایا جانا] ہے۔

دنیوی عذاب سے بچنے اور بغیر توبہ کے مرنے والے بدکار لوگوں کے لیے آخرت میں متعدد اقسام کے عمومی اور خصوصی عذاب ہیں۔

عمومی عذابوں میں سے کچھ حسبِ ذیل ہیں:

یہ لوگ دوزخ کے ایسے گڑھے میں ہوں گے، جس کا بالائی حصہ تنگ اور نچلا حصہ فراخ ہوگا۔ ان کے نیچے آگ روشن ہوگی۔

وہ برہنہ ہوں گے۔

آوازیں بلند کریں گے اور شور وغوغا کریں گے۔

ان کی جانب سے آنے والی بدبو بیت الخلاء سے آنے والی بدترین بدبو کی مانند ہوگی۔

ان کی شکل وصورت انتہائی قبیح ہوگی۔

خصوصی عذابوں میں سے بعض کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

بوڑھے بدکاران بدنصیب لوگوں میں سے ہوں گے، جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریں گے، ان سے اعراض فرمائیں گے، ان کے خلاف نفرت اور دشمنی رکھیں گے اور ان ہی کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

غیر حاضر شخص کی بیوی کے بستر پر بیٹھنے والے کو دوزخ کا اژدھا ڈسے گا۔

مجاہد کے گھر والوں میں خیانت سنگین ترین خیانت ہے۔ اس کا ارتکاب کرنے والے کے بارے میں مجاہد کو اختیار دیا جائے گا، کہ وہ اس کی نیکیوں میں سے جس قدر چاہے، لے لے۔

پڑوسی کی بیوی سے بُرائی کرنا، دیگر دس عورتوں کے ساتھ بدکاری کرنے سے بھی زیادہ بڑا اور سنگین گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صرف زنا حرام کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ زنا کے قریب لے جانے والی باتوں اور کاموں سے بھی دور رہنے کا حکم دیا ہے۔

زنا کی تہمت لگانا تباہ و برباد کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ تہمت لگانے والے دنیا و آخرت میں لعنتی ہیں۔ ان کے لیے [عذاب عظیم] ہے۔ دنیا میں ان کے لیے تین سزائیں: [اسّی کوڑے]، [ان کی شہادت کا مسترد ہونا] اور [فاسق قرار پانا] ہیں۔ ان کی گواہی، انفرادی یا اجتماعی، کسی بھی صورت میں، کسی بھی بارے میں، قبول نہیں کی جائے گی۔ علماء کے ایک گروہ کی رائے میں توبہ کے بعد بھی ان کی گواہی مسترد کر دی جائے گی۔ مردوں اور خواتین پر تہمت لگانے کی سزا ایک جیسی ہے، البتہ خواتین پر تہمت کی زیادہ سنگینی کی بنا پر اُن کا ذکر خصوصی طور پر کیا گیا ہے۔ تہمت لگانے والا مرد ہو یا عورت، ان میں ہر ایک، تہمت کی پوری سزا پائے گا۔

د: سلیم الفطرت لوگوں کا موقف:

ایسے لوگ ہمیشہ سے زنا کو سنگین برائی سمجھتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جاہ و جلال والی عورت کی دعوتِ برائی قبول کرنے کو ظلم قرار دیا۔ انھوں نے واضح فرمایا، کہ اس کا ارتکاب کرنے والے فلاح نہیں پائیں گے۔ انھوں نے دعوتِ برائی قبول کرنے پر جیل جانے کو ترجیح دی اور اسے قبول کرنے والے کو [جاہل لوگوں میں سے ہونے والا] ٹھہرایا۔ حضرت مریم نے تہمتِ گناہ لگائے جانے سے پیشتر مر مٹنے کی تمنا کی۔ قومِ مریم بھی اسے قبیح عمل گردانتی اور شرفاء کے مقام و مرتبہ کے منافی سمجھتی تھی۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا گھرانہ زمانہ جاہلیت سے ہی اس بُرائی سے اتنا دور تھا، کہ اُس زمانے میں بھی ان کی طرف اس کی جھوٹی نسبت بھی نہیں کی گئی۔ تہمتِ زنا سننے پر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیماری میں اضافہ ہوگیا۔ مسلسل دو راتیں اور ایک دن روتی رہیں۔ اُس دوران نہ ان کے آنسو تھمے اور نہ نیند ان کی آنکھوں کے قریب آئی۔ رونے کی شدت، افسردگی اور سوز و گداز اس حد تک پہنچا، کہ انھوں نے گمان کیا، کہ ان کا کلیجہ چاک ہو جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ تک اس بہتان کی خبر پہنچنے کے متعلق سنتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑیں، تو کپکپی کے ساتھ بخار ہوگیا۔ کپکپی کے ساتھ لاحق ہونے والی سردی اس قدر شدید تھی، کہ ان کی والدہ نے گھر میں موجود ہر کپڑا ان پر ڈال دیا۔ غم کی شدت سے مغلوب ہوکر، انھیں روتے ہوئے، اپنی آواز پر قابو نہ رہا اور ان کے رونے کی آواز چھت پر موجود حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک جا پہنچی۔ اسی بے بسی کے عالم میں انھوں نے اپنے والدین سے سخت گفتگو کی۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ، جن پر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تہمت لگائی گئی تھی، انھوں نے حلفاً بیان کیا، کہ انھوں نے کبھی بھی، نہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں، کسی عورت کو بے پردہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر بیان فرمایا، کہ انھوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں کبھی بھی برائی کا ارتکاب نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زنا کے اندیشے کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خصی ہونے کی اجازت طلب کی۔ سفرِ جہاد کے دوران بعض دیگر صحابہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی بات کی اجازت چاہی۔

۲: زنا کے بُرے اثرات:

زنا کے آثار و نتائج انتہائی سنگین اور بہت ہی خطرناک ہیں۔ انہی میں سے پانچ درجِ ذیل ہیں:

ا: جنسی امراض کا انتشار اور صحت کی بربادی:

ناجائز جنسی تعلقات موذی اور مہلک جنسی امراض کو جنم دیتے ہیں۔

اس طرح پیدا ہونے والی بیماریوں کی تعداد میں حیران کن حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ ۲۰۰۰ء ختم ہوتے وقت اندازہ کیا گیا، کہ ۴ کروڑ افراد ایڈز AIDS کی بیماری کا شکار ہو چکے ہیں اور ایک کروڑ چالیس لاکھ مر چکے ہیں۔ صرف ۲۰۰۹ء میں AIDS اور HIV سے مرنے والوں کی تعداد ۱۸ لاکھ اور بیماری کا شکار ہونے والوں کی تعداد ۲۶ لاکھ بتلائی گئی۔ سب سہارن افریقہ (Sub Saharan Africa) میں دو تہائی آبادی اس مرض میں مبتلا ہو چکی ہے اور مرنے والوں کی تین چوتھائی تعداد کی موت کا سبب یہی بیماری ہے۔ ایک کروڑ اڑتالیس لاکھ اس بیماری کے سبب اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو کھو چکے ہیں۔ عالمی تنظیم صحت (WHO) کے اندازے کے مطابق [Gonorrhoea] کے سالانہ چھ کروڑ بیس لاکھ کیس ہوتے ہیں۔ HIV سے ۳۲۰۰ متاثرہ اشخاص کا ہر روز علاج ہوتا ہے اور ۱۰۰۷ نئے افراد روزانہ اس کا شکار ہوتے ہیں۔

جنسی امراض کے آغاز اور پھیلاؤ کا بنیادی سبب زنا ہے۔ زنا کی کثرت والے ممالک اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ غیر سرکاری اندازے کے مطابق بائیس لاکھ امریکیوں کو یقین ہے، کہ انھیں AIDS کی بیماری ہے اور دیگر ستر لاکھ اپنے بارے میں سمجھتے ہیں، کہ انھیں اس بیماری کے لاحق ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ ۲۰۰۸ء میں امریکہ میں ایڈز کے درج شدہ واقعات کی تعداد انتالیس لاکھ بیس ہزار دو سو تھی۔ جنسی امراض میں مبتلا والدین کے بچوں میں بیماریوں کی منتقلی کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ۲۰۰۹ء میں سب سہارن افریقہ میں قریباً ۳ لاکھ بچے HIV میں مبتلا ہوئے۔ ان بچوں کی بہت بڑی اکثریت HIV میں میں مبتلا ماں کے سبب، حمل، ولادت اور ماں کا دودھ پینے کے دوران، اس مرض میں مبتلا ہوئی۔ علاج کے بغیر اس بات کا ۲۰ سے ۴۵% تک امکان ہوتا ہے، کہ HIV میں مبتلا مائیں، اپنے بچوں کو وائرس منتقل کریں گی۔

جنسی امراض کے آثار و عواقب انتہائی خطرناک اور بے حد مہلک ہیں۔ ایک جنسی

بیماری ایک یا ایک سے زیادہ جنسی یا دیگر بیماریوں کا سبب بنتی اور بیماری میں مبتلا شخص کی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ جنسی تعلق سے خواتین میں منتقل ہونے والی جنسی امراض میں سے ایک PID جنسی بیماری ہے، جس سے بچاؤ اور اس کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے سالانہ اخراجات کا اندازہ قریباً ۲ بلین ڈالر (قریباً ایک کھرب نوے ارب روپے) ہے۔

زنا سے کلی اجتناب ہی جنسی امراض کے بچاؤ کا محفوظ ترین طریقہ ہے۔ یہ خیال کرنا درست نہیں، کہ جنسی امراض صرف پیشہ ور بدکار عورتوں سے پھیلتی ہیں۔ ان کے جراثیم جنسی تعلقات قائم کرنے والے گمراہ لڑکوں اور لڑکیوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ تصور بھی باطل ہے، کہ [عفت کی زندگی بسر کرنا] صحت کے لیے مضر ہے، اکنافِ عالم کے ۱۰۲ ڈاکٹروں نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں فیصلہ کیا، کہ عفت و طہارت صحت کے لیے حد درجہ مفید ہیں۔

ب: اولادِ حرام کی کثرت اور اس کے بُرے نتائج:

زنا کی کثرت کا ایک طبعی نتیجہ ناجائز بچوں کی بہتات ہے۔ برطانیہ کے بعض شہروں میں دو تہائی بچوں کی پیدائش دائرہ شادی سے باہر ہوتی ہے۔ ۲۰۰۷ء میں ۴۰ فیصد بچوں کو غیر شادی شدہ ماؤں نے جنم دیا۔ آئس لینڈ میں ۶۶% اور سویڈن میں ۵۵% بچے غیر شادی شدہ ماؤں کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۲۰۰۱ء میں بعض امریکی ضلعوں میں ناجائز بچوں کی شرحِ پیدائش ۵۴ فیصد اور ۵۹% تھی۔

دائرہ شادی سے باہر پیدا ہونے والے بچوں کے مسائل نہایت پیچیدہ اور گھمبیر ہوتے ہیں۔ یہ بچے تعلیم و تربیت اور صحت کے اعتبار سے دیگر بچوں کے مقابلے میں کافی پیچھے ہوتے ہیں۔

ج: عائلی زندگی کی ٹوٹ پھوٹ:

کثرتِ زنا نوجوانوں کے شادی سے اعراض کا سبب بنتا ہے۔ مغربی

دنیا کے حالات و واقعات اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں۔ امریکی لوگوں کی اکثریت شادی کے بغیر لوگوں کے اکٹھے رہنے کی تائید کرتی ہے۔ یورپی ممالک میں شادی کی رغبت رکھنے والوں کی تعداد اس قدر کم ہو چکی ہے، کہ وہ فی صد نہیں، بلکہ فی ہزار ہے۔ امریکہ میں تیس سالوں کے دوران غیر شادی شدہ لوگوں کے اکٹھے رہنے کی شرح میں ایک ہزار فی صد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

شادی کرنے والوں کی متوسط عمر بہت اوپر جا چکی ہے۔ برطانیہ میں ۲۰۰۷ء میں نو بیاہے شادی شدہ جوڑوں میں دولہا کی متوسط عمر ۳۶ سال ۵ ماہ اور دلہن کی عمر ۳۳ سال ۷ ماہ تھی۔ ۲۰۰۷ء میں ایک ہزار مردوں میں سے ۲۲ اور ایک ہزار خواتین میں سے ۲۰ نے شادی کی۔ برطانیہ میں ۱۹۷۲ء میں شادیوں کی تعداد ۴,۸۰,۲۸۵ تھی، جب کہ ۲۰۰۹ء میں یہ تعداد ۲,۶۶,۹۵۰ رہ گئی۔

زنا کے پھیلاؤ کے سبب، شادی کرنے والوں کے، شادی سے پہلے اور بعد کے ناجائز تعلقات ہوتے اور رہتے ہیں۔ امریکی لوگوں کی اکثریت ایسے تعلقات کو اخلاقی غلطی نہیں سمجھتے۔ جہاں شادی کے ذریعہ سے کنبوں کی تشکیل دینے والوں کی سوچ اور طرزِ عمل یہ ہو، وہاں خانگی زندگی میں استقرار کیسے آ سکتا ہے؟ کنبوں کے جوڑنے اور باقی رکھنے میں بچوں کا وجود بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جب زنا کی بہتات والے معاشروں میں بچوں کا وجود ہی ناگوار اور ناپسندیدہ ہو اور جنم لینے والے بچوں کی نسبت ہی مشکوک ہو، تو وہ کنبے کے جوڑنے اور باقی رکھنے میں کیا کردار ادا کر پائیں گے؟

مغربی دنیا میں واقعاتِ طلاق کی تعداد میں اختلاف کے باوجود مشترک بات یہ ہے، کہ ان کی تعداد اور شادی کے ابتدائی سالوں میں ہونے کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جنوری ۲۰۰۸ء سے جنوری ۲۰۰۹ء تک امریکہ میں شادیوں کی تعداد ۲۲,۵۹,۰۰۰ اور طلاق کے واقعات کی تعداد ۱۲,۲۰,۰۰۰ تھی۔

بعض مغربی مفکرین نے تحریر کیا ہے، کہ ان کے ہاں موجود حالات کے تناظر میں کنبہ بچوں کی پیدائش کا واحد قانونی دائر نہیں رہے گا۔

د: بچوں کی شرح پیدائش میں کمی:

شادی کرنے والوں کی تعداد میں کمی اور شادی کے بعد بچے پیدا نہ کرنے کی رغبت اور اسی غرض کی خاطر اسقاطِ حمل کی بنا پر بچوں کی شرحِ پیدائش میں مسلسل کمی ہورہی ہے۔ امریکہ میں ۱۹۷۳ء سے ۲۰۰۳ء تک چار کروڑ اسقاطِ حمل کے لیے اپریشن ہوچکے ہیں۔ وہاں ۳۰% حمل اپریشن تھیٹر ہی میں ختم ہوجاتے ہیں۔ فرانس میں اسقاطِ حمل کی تعداد ولادت کی تعداد سے زیادہ ہے۔ روس میں ہر تین میں سے دو حمل ولادت سے پہلے ختم ہوجاتے ہیں۔ مغربی امتیں افزائش نسل سے رک گئی ہیں۔ سترہ یورپی ملکوں میں تدفین کے لیے جنازوں کی تعداد ولادت کی تقریبات سے زیادہ ہے۔ کفن بچوں کے جھولوں سے زیادہ ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں یورپی اصل کے لوگ دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی تھے۔ ۲۰۵۰ء میں وہ دسواں حصہ ہوجائیں گے۔ ۱۹۵۰ء میں سپین کی آبادی جبل طارق کے تنگنائے میں مقیم مراکشی لوگوں سے تین گنا تھی، ۲۰۵۰ء میں مراکشی ان سے ۵۰% زیادہ ہوجائیں گے۔ ۲۰۵۰ء تک روس کی آباد چودہ کروڑ ستر لاکھ کی بجائے گیارہ کروڑ چالیس لاکھ رہ جائے گی۔ ماہرین آبادی کے مطابق اس صدی کے آخر تک انگریز برطانیہ میں اقلیت میں تبدیل ہوجائیں گے اور امریکی صدر کلنٹن کی پیش گوئی کے مطابق یہی صورتِ حال امریکہ میں برطانیہ سے پچاس سال پہلے ۲۰۵۰ء میں رونما ہوگی۔ جاپان میں اوسط شرحِ پیدائش ۱۹۵۰ء کے مقابلے میں آدھی ہوچکی ہے اور جاپانی آبادی بارہ کروڑ ستر لاکھ سے گر کر ۲۰۵۰ء میں دس کروڑ چالیس لاکھ ہوجائے گی۔

اپیل:

اس موقع پر ادب، تاکید اور اصرار کے ساتھ التماس ہے،

ا: اہلِ اقتدار سے، کہ وہ معاشرے سے زنا کی بیخ کنی کے لیے بدکار لوگوں پر اسلامی حدیں نافذ کریں۔ مریض کی ناپسندی کی بنا پر مفید کڑوا یا بظاہر تکلیف دہ علاج چھوڑنے میں بیمار کی خیر خواہی نہیں۔ اسی طرح سیبوں کے ڈبے سے چند گلے سڑے سیب باہر نکال پھینک کر باقی ماندہ سیبوں کو محفوظ کرنا خسارے کا سودا نہیں۔

ب: والدین اور تربیت کرنے والے حضرات وخواتین سے، کہ وہ اپنے زیر کفالت و تربیت افراد کو زنا کی قباحت اور اس کے سنگین آثار وعواقب سے آگاہ کرتے رہیں۔ اس بارے میں ان کی ہچکچاہٹ اور جھجک ان کے زیر کفالت و تربیت لوگوں کو لاعلمی اور جہالت کی بنا پر اس برائی میں مبتلا کرنے کا سبب نہ بن جائے۔

ج: ذرائع ابلاغ [1] سے کہ وہ ایسی چیزیں پیش کرنے سے کلی طور پر گریز کریں، جو امت کے دل ودماغ سے زنا کی سنگینی کے تصور کو ختم یا کمزور کرنے کا سبب بنیں۔ اس کی بجائے وہ اس کی قباحت اور اس کے تباہ کن نتائج آشکارا کرکے، امت کی خیر خواہی کے حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

د: اہلِ فکر ونظر سے، کہ وہ امت کے لیے ان باتوں کو واضح کریں، جو اس برائی سے بچاؤ میں معاون ہوں۔ نیز وہ انھیں ان باتوں سے ڈرائیں، جو اس برائی کے قریب لے جانے والی ہیں۔

رب حي وقیوم سے عاجزانہ التجا ہے، کہ وہ ہمیں، ہماری نسلوں اور ساری امت کو اس سنگین برائی سے ہمیشہ محفوظ رکھیں اور دوسروں کو اس سے دور رکھنے میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

---

[1] اس نکتہ کی طرف توجہ دلانے پر عزیز القدر عمر فاروق قدوسی کے لیے شکر گزار ہوں۔ جَزَاہُ اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرًا.

مراجع ومصادر

عربی:

۱۔ "الإحسان في تقريب صحيح ابن حبّان" للأمير علاء الدين الفارسي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى، ۱۴۰۸هـ، بتحقيق الأستاذ شعيب الأرناؤوط.

۲۔ "أحكام القرآن" للإمام أبي بكر الجصاص، ط: دارالفكر، بيروت، بدون سنة الطبع.

۳۔ "أحكام القرآن" للقاضي ابن العربي، ط: دارالمعرفة بيروت، بدون سنة الطبع، بتحقيق ا: علي محمد البجاوي.

۴۔ "إحياء علوم الدين" للعلامة الغزالي، ط: دارالمعرفة بيروت، سنة الطبع ۱۴۰۲هـ.

۵۔ "الأدب المفرد" للإمام البخاري، ط: عالم الكتب بيروت، الطبعة الثانية ۱۴۰۵هـ، بترتيب وتقديم ا. كمال يوسف الحوت.

۶۔ "إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل" للشيخ الألباني. ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ۱۳۹۹هـ.

۷۔ "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" للحافظ ابن عبدالبر، ط: دار الجيل بيروت، الطبة الأولى ۱۴۱۲هـ، بتحقيق ا. على محمد البجاوي.

۸۔ "الإسلام: عقيده وشريعة" للأستاذ محمد شلتوت، ط: دارالشرق القاهرة، الطبعة الثانية ۱۳۹۵هـ.

٩۔ "إعلام الموقعين عن رب العالمين" للإمام ابن القيم، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩٧ هـ، بتحقيق الشيخ محي الدين عبد الحميد.

١٠۔ "الأمراض الجنسية" للدكتور نبيل صبحي طويل، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

١١۔ "إنجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجه" للشيخ محمد علي جانباز، ط: المكتبة القدوسية لاهور، الطبعة الأولى.

١٢۔ "الإنصاف فيما تضمنه الكشاف من الاعتزال" للإمام ابن المنيّر الإسكندري، ط: دار المعرفة بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع المطبوع بذيل الكشاف.

١٣۔ "أيسر التفاسير لكلام العلي الكبير" للشيخ الجزائري، ط: راسم للدعاية والإعلان، الطبعة الثالثة ١٤١٠ هـ.

١٤۔ "البداية والنهاية" للحافظ ابن كثير، ط: هجر للطباعة والنشر، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ، بتحقيق د. عبد الله بن عبد المحسن التركي.

١٥۔ "تاريخ الطبري" المسمّى بـ"تاريخ الأمم والملوك"، للإمام ابن جرير الطبري، ط: دار سويدان بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع، بتحقيق ا. محمد أبو الفضل إبراهيم.

١٦۔ "تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي" للشيخ محمد عبد الرحمٰن المباركفوري، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠ هـ.

١٧۔ "التشريع الجنائي الإسلامي" للشيخ عبد القادر عودة، ط: دار الكتاب

العربي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

١٨- "تفسير البحر المحيط للعلامة أبي حيّان الأندلسي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ. بتحقيق الشيخ عادل أحمد عبد الموجود ورفقائه.

١٩- "تفسير البغوي" المسمّٰى بـ"معالم التنزيل"، للإمام أبي محمد البغوي، ط: دارالمعرفة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ، بتحقيق الأستاذين خالد عبد الرحمٰن العك ومروان سوار.

٢٠- "تفسير البيضاوي" المسمّٰى بـ"أنوار التنزيل وأسرار التأويل" للقاضي البيضاوي، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

٢١- "تفسير التحرير والتنوير" للشيخ ابن عاشور، ط: مكتبه ابن تيمية، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٢٢- "تفسير السعدي" للشيخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ، بتحقيق الشيخ عبد الرحمٰن اللويحق.

٢٣- "تفسير أبي السعود" المسمّٰى بـ"إرشاد العقل السليم إلٰى مزايا القرآن الكريم" للقاضي أبي السعود، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، بدون سنة الطبع.

٢٤- "تفسير الطبري" المسمّٰى بـ"جامع البيان عن تأويل آي القرآن" للإمام الطبري، ط: دارالمعارف بمصر، بدون سنة الطبع، بتحقيق الشيخين محمود محمد شاكر وأحمد محمد شاكر.

٢٥۔ "تفسير القاسمي" المسمّٰى بـ "محاسن التأويل" للشيخ محمد جمال الدين القاسمي، ط: دارالفكر بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩٨هـ، بتعليق الشيخ محمد فؤاد عبد الباقي.

٢٦۔ "تفسير القرآن لكلام الرحمٰن" للشيخ ثناء الله الأمرتسري، ط: دارالسلام الرياض، الطبعة الأولٰى ١٤٢٣هـ، بمراجعة الشيخ صفي الرحمٰن المباركفوري؛ وتخريج الشيخ عبد القادر الأرناؤوط.

٢٧۔ "تفسير القرطبي" المسمّٰى بـ "جامع لأحكام القرآن" للعلامة القرطبي، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، بدون سنة الطبع.

٢٨۔ "التفسير القيم" للإمام ابن القيم، جمعه الشيخ محمد أويس الندوي، ط: دارالفكر بيروت، سنة الطبع ١٤٠٨هـ، بتحقيق الشيخ محمد حامد الفقي.

٢٩۔ "التفسير الكبير" المسمّٰى بـ "مفاتيح الغيب" للعلامة الرازي، ط: دارالكتب العلمية طهران، الطبعة الثانية، بدون سنة الطبع.

٣٠۔ "تفسير ابن كثير" المسمّٰى بـ "تفسير القرآن العظيم" للحافظ ابن كثير، بتقديم الشيخ عبد القادر الأرناؤوط، ط: دارالفيحاء دمشق ودارالسلام الرياض، الطبعة الأولٰى ١٤١٣هـ.

٣١۔ "تقريب التهذيب" للحافظ ابن حجر، ط: دارالرشيد سوريا، بتحقيق ا. محمد عوّامة، طبعة ثانية ١٤٠٨هـ.

٣٢۔ "التلخيص" للحافظ الذهبي، ط: دارالمعرفة بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، المطبوع بذيل "المستدرك على الصحيحين."

٣٣۔ "تهذيب التهذيب" للحافظ ابن حجر، ط: مجلس دائرة المعارف

النظامية حيدر آباد الدكن الهند، تصوير عن المطبوع بسنة ١٣٢٧هـ.

٣٤- "جامع الترمذي" (المطبوع مع شرح تحفة الأحوذي)، للإمام الترمذي، ط: دارالكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع [أو: ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ].

٣٥- "جاهلية القرن العشرين" للأستاذ محمد قطب، ط: دارالشروق بيروت، سنة الطبع ١٣٩٥هـ.

٣٦- "حاشية السندي على سنن النسائي" للشيخ أبي الحسن السندي، ط: دارالفكر بيروت، تصوير عن الطبعة الأولى ١٣٤٨هـ.

٣٧- "حركة تحديد النسل" للشيخ أبي الأعلى مودوي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، سنة الطبع ١٣٩٥هـ.

٣٨- "حقوق الإنسان في الإسلام" للدكتور علي عبد الواحد وافي، ط: دارالنهضة المصرية، الطبعة الرابعة ١٣٨٧هـ.

٣٩- "دقائق التفسير الجامع لتفسير الإمام ابن تيمية" جمع و تحقيق: د. محمد السيد الجليند، ط: دارالقبلة جدة، ومؤسسة علوم القرآن بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٦هـ.

٤٠- "روح المعاني في تفسير القران العظيم والسبع المثاني" للعلامة الألوسي، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٠٥هـ.

٤١- "روضة المحبين ونزهة المشتاقين" للإمام ابن القيم، ط: مطبعة الشروق دمشق، سنة الطبع ١٣٤٩هـ.

٤٢ـ "زاد المسير في علم التفسير" للحافظ ابن الجوزي، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولى ١٣٨٤هـ.

٤٣ـ "الزنا ومكافحته" للأستاذ عمر رضا كحالة، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، سنة الطبع ١٣٩٩هـ.

٤٤ـ "السقوط من الداخل" ترجمات و دراسات في المجتمع الأمريكي للدكتور محمد بن سعود البشر، دار العاصمة الرياض، النشرة الأولى ١٤١٥هـ.

٤٥ـ "سلسلة الأحاديث الصحيحة" للشيخ الألباني، (المجلد الأول) ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الثانية ١٣٩٩هـ.

٤٦ـ "سنن أبي داود" (المطبوع مع عون المعبود) للإمام أبي داود، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٤٧ـ "السنن الكبرىٰ" للإمام البيهقي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٤، بتحقيق أ. محمد عبد القادر عطا.

٤٨ـ "سنن ابن ماجه" للإمام ابن ماجه القزويني، ط: الشركة الطباعة العربية السعودية، الطبعة الثانية ١٤٠٤هـ، بتحقيق أ. د. محمد مصطفى الأعظمي.

٤٩ـ "سنن النسائي" للإمام النسائي، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع ١٣٤٨هـ، المطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي.

٥٠ـ "شرح السنة" للإمام البغوي، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولى ١٣٩٦هـ، بتحقيق الشيخين زهير الشاويش وشعيب الأرناؤوط.

٥١ـ "شرح السيوطي لسنن النسائي" المسمّٰى بـ "زهر الربىٰ على

المجتبى، ط: دارالفكر بيروت، تصوير عن الطبعة الأولى ١٣٤٨هـ.

٥٢۔ "شرح صحيح البخاري لابن بطال"، ط: مكتبة الرشد الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ، بتحقيق الشيخ أبي تميم ياسر بن إبراهيم.

٥٣۔ "شرح الطيبى على مشكاة المصابيح" للعلامة الطيبي، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ، بتحقيق د. عبد الحميد هنداوي.

٥٤۔ "شرح النووي على صحيح مسلم" ط: دارالفكر بيروت، سنة الطبع ١٤٠١هـ.

٥٥۔ "صحيح الأدب المفرد" بقلم الشيخ الألباني، نشر: دارالصديق الجبيل، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

٥٦۔ "صحيح البخاري" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام البخاري، ط: المكتبة السلفية، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٥٧۔ "صحيح الترغيب والترهيب" للشيخ الألباني، ط: مكتبة المعارف الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

٥٨۔ "صحيح الجامع الصغير وزيادته" (الفتح الكبير)، تأليف الشيخ الألباني، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الثالثة ١٤٢١هـ.

٥٩۔ "صحيح ابن خزيمة" للإمام ابن خزيمة، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولى ١٣٩١هـ، بتحقيق د. محمد مصطفى الأعظمى.

٦٠۔ "صحيح سنن الترمذي" اختيار الشيخ الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ، بإشراف

الشیخ زهیر الشاویش .

٦١ـ "صحیح سنن أبی داود" صحّح أحادیثه الشیخ الألباني ، ط: مکتب التربیة العربي لدول الخلیج الریاض ، الطبعة الأولی ١٤٠١هـ ، بإشراف الشیخ زهیر الشاویش .

٦٢ـ "صحیح سنن ابن ماجه" تألیف الشیخ الألباني ، الناشر: مکتب التربیة العربي لدول الخلیج الریاض ، الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ ، بإشراف الشیخ زهیر الشاویش .

٦٣ـ "صحیح سنن النسائي" صحّح أحادیثه الشیخ الألباني ، ط: مکتب التربیة العربي لدول الخلیج الریاض ، الطبعة الأولی ١٤٠٩هـ ، بإشراف الشیخ زهیر الشاویش .

٦٤ـ "صحیح مسلم" للإمام مسلم القشیري ، نشر و توزیع: رئاسة إدارات البحوث العلمیة والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملکة العربیة السعودیة ، بدون الطبعة ، وسنة الطبع ١٤٠٠هـ .

٦٥ـ "ضبط النسل وتنظیم الأسرة" رکاترین فالالبریج ، ترجمه إلی العربیة: ا۔ یوسف کامل ، ط: الهیئة المصریة ، سنة الطبع ١٩٧٤م .

٦٦ـ "ضعیف سنن النسائي" ضعّف أحادیثه الشیخ الألباني ، ط: المکتب الإسلامي ، الطبعة الأولی ١٤١١هـ ، بإشراف الشیخ زهیر الشاویش .

٦٧ـ "الطبقات الکبریٰ" للإمام ابن سعد ، ط: دار صادر بیروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٦٨ـ "الطرق الحکمیة في السیاسة الشرعیة" للإمام ابن القیم ، مطبعة السنة

المحمدية القاهرة، سنة الطبع ١٣٧٢هـ، بتحقيق الشيخ محمد حامد الفقي.

٦٩- "العدالة الاجتماعية في الإسلام" للسيد قطب، ط: بيروت، الطبعة السابعة ١٣٨٧هـ.

٧٠- "عمدة القاري شرح صحيح البخاري" للعلامة العيني، ط: دارالفكر بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٧١- "عون المعبود شرح سنن أبي داود" للعلامة محمد شمس الحق العظيم آبادي، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٧٢- " غذاء الألباب" للشيخ محمد السفاريني، ط: مكتبة الرياض الحديثة الرياض.

٧٣- "غريب الحديث" للحافظ ابن الجوزي، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ، بتحقيق د. عبد المعطي أمين قلعجي.

٧٤- "الفائق في غريب الحديث" للعلامة الزمخشري، ط: دارالمعرفة بيروت، الطبعة الثانية، بدون سنة الطبع، بتحقيق الأستاذين علي محمد البجاوي ومحمد أبي الفضل إبراهيم.

٧٥- "فتح الباري" للحافظ ابن حجر، ط: المكتبة السلفية، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٧٦- "فتح القدير" للعلامة الشوكاني، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٧٧- "فيض القدير شرح الجامع الصغير" للعلامة المناوي، ط: دارالمعرفة بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩١هـ.

٧٨- "في ظلال القرآن" للأستاذ سيد قطب، ط: دارالشروق بيروت، الطبعة الشرعية الرابعة ١٣٩٧هـ.

٧٩- "كتاب الإصابة في تمييز الصحابة" للحافظ ابن حجر، ط: مكتبة المثنّى لبنان، تصوير عن الطبعة الأولى ١٣٢٨هـ

٨٠- "الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل" للعلامة الزمخشري، ط: دارالمعرفة بيروت، بدون سنة الطبع.

٨١- "كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال" للعلامة علي المتقي الهندي، ط: مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن، الطبعة الثانية ١٣٧٢.

٨٢- "ماذا عن المرأة" للدكتور نور الدين عتر، ط: دارالفكر دمشق، الطبعة الثالثة ١٣٩٩هـ.

٨٣- "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" للحافظ الهيثمي، ط: دارالكتاب بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ.

٨٤- "المحلّى" للإمام ابن حزم، الناشر: المكتبة الجمهورية بمصر، سنة الطبع ١٣٨٨هـ، بتحقيق الأستاذ حسن زيدان طلبه.

٨٥- "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" للعلامة الملا علي القاري، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق ا. صدقي محمد جميل عطار.

٨٦- "المستدرك على الصحيحين" للإمام الحاكم، ط: دارالكتاب العربي

بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٨٧- "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ، بتحقيق الشيخ الأرناؤوط ورفقائه؛ أو ط: دار المعارف بمصر. بتحقيق الشيخ أحمد شاكر.

٨٨- "مصنف ابن أبي شيبة" للإمام ابن أبي شيبة، ط: دار السلفية بمبئى الهند، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ، بتحقيق الشيخ مختار أحمد الندوي.

٨٩- "المصنف" للإمام عبد الرزاق الصنعاني، ط: المجلس العلمي جنوب افريقيا، الطبعة الأولى ١٣٩٢هـ، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمٰن الأعظمي.

٩٠- "معالم السنن شرح سنن أبي داود" للإمام الخطابي، ط: المكتبة العلمية بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠١هـ.

٩١- "المغني" للعلامة ابن قدامة المقدسي، ط: هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان القاهرة، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ، بتحقيق الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي والدكتور عبد الفتاح محمد الحلو.

٩٢- "المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم" للحافظ أبي العباس أحمد القرطبي، ط: دار ابن كثير ودار الكلم الطيب، الطبعة الأولى ١٤١٧، بتحقيق الشيخ محي الدين ديب مستو ورفقائه.

٩٣- "الملخص الفقهي" للدكتور صالح بن فوزان الفوزان، ط: دار العاصمة الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.

٩٤- "موسوعة فقه أبي بكر الصديق رضي الله عنه" للدكتور محمد روّاس قلعه جي، ط: دارالفكر دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

٩٥- "موسوعة فقه عثمان بن عفّان رضي الله عنه" للدكتور محمد روّاس قلعه جي، توزيع: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي، بكلية الشريعة والدراسات الإسلامية بجامعة أم القرى مكة المكرمة، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ.

٩٦- "موسوعة فقه علي بن أبي طالب رضي الله عنه" للدكتور محمد روّاس قلعه جي، ط: دارالفكر دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٢هـ.

٩٧- "موسوعة فقه عمر بن الخطاب رضي الله عنه" للدكتور محمد روّاس قلعه جي، ط: مكتبة الفلاح الكويت، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ.

٩٨- "موسوعة فقه ابن عمر رضي الله عنهما عصره وحياته" للدكتور محمد روّاس قلعه جي، ط: دارالنفائس بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

٩٩- "الموطأ" للإمام مالك بن أنس، ط: دار إحياء التراث العربي، سنة الطبع ١٣٠٧هـ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبد الباقي.

١٠٠- "نساؤنا ونساؤهم"، للأستاذ أحمد محمد جمال، دار ثقيف الطائف.

١٠١- "النهاية في غريب الحديث والأثر" للإمام ابن الأثير، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق الأستاذين طاهر أحمد الزاوي و د. محمود محمد الطناجي.

١٠٢- "نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار" للعلامة الشوكاني، دارالفكر بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٢هـ، نشر و توزيع: رئاسة إدارات

البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض.

۱۰۳۔ "هامش الإحسان" للشيخ الأرناؤوط، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

۱۰٤۔ "هامش زاد المسير" لإدارة المكتب الإسلامي، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولى ١٣٨٤هـ.

۱۰٥۔ "هامش سنن ابن ماجه" للشيخ عصام موسى هادي، ط: دار الصديق الجبيل، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى ١٤٣١هـ.

۱۰٦۔ "هامش المسند" للشيخ أحمد محمد شاكر، ط: دار المعارف بمصر.

۱۰۷۔ "هامش المسند" للشيخ الأرناؤوط ورفقائه، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.

۱۰۸۔ "هامش المفهم" للشيخ محي الدين ديب مستو ورفقائه، ط: دار ابن كثير دمشق بيروت ودار الكلم الطيب دمشق وبيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

اردو:

۱: "انجیل مقدس" [ان کے نزدیک]، ط: پاکستان بائیبل سوسائٹی لاہور، ۲۰۱۰ PBS.

۲: "پردہ" سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، ط: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور، طبع یازدہم ۱۹۶۳ء۔

۳: "ترجمہ صحیح مسلم مع مختصر شرح النووی" علامہ وحید الزمان، ط: مکتبہ اسلامیہ لاہور، تاریخ اشاعت ستمبر ۲۰۰۶ء۔

۴: "الجمال والکمال تفسیر سورۃ یوسف علیہ السلام" قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، ط: بلسم پبلی کیشنز لاہور، سالِ اشاعت ۲۰۱۰ء۔

۵: ''کتاب مقدس'' [ان کے نزدیک] یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ (عہد عتیق اور عہد جدید)، ط: پاکستان بائیبل سوسائٹی، لاہور۔ 93 P Series-2008-33.8M

۶: ''المصباح المنیر'' تہذیب وتحقیق تفسیر ابن کثیر (اردو)، ترجمہ: مولانا محمد خالد سیف، ط: دار السلام لاہور، تاریخ اشاعت: ۱۴۲۸ھ۔

۷: ''معارف القرآن'' مفتی محمد شفیع، ط: ادارۃ المعارف کراچی، تاریخ اشاعت ۱۳۹۹ھ۔

انگریزی:

1. "Campbell's Urology", Editor in Chief Patrich C.Walsh, MD, Associate Editors: Kavoussi Norich Partin Peters; Eight Edition.
2. "Population Decline In Europe" Printed by: Butter and Tanner LTD, Frome and London.
3. "The Day America Told The Truth" by James Patterson and Peter Kim, published by: Prentice Hall Press New York, First Edition 1991.
4. "The Death of The West" by Patrick J. Buchanan, published by: Thomas Dunne Books, New York, First St. Martins Griffin Edition, October 2002.
5. "The Family From Traditional to Companionship" by: Ernest W. Burgess, Harvey J. Locke and Mary Margaret Thomes, published by Van Nostrand Reinhold Company New York, Fourth Edition 1971.
6. " We, Re Number One" By: Andrew L.Shapiro, published by Vintage Books, New York, May 1992.

جائزے اور مقالات:

1. [Births out of wedlock pass 40%]
Tuesday, 21 February 2006 00:2 GMT-BBC News U.K.
2. [Chart SF3.1.A: The decline in Crude marriage rates between

1970 and 2009.]

3. [Chart SF 3.1.C: Age at first marriage, years 2008].
OECD Family Database www, oecd .org /els /social / Family /database,
OEC-Social Policy Division-Directorate of Employment, Labour and Social Affairs.

4. "Crime In the United States 1977"
Published by: United States Department of Justice on 18/10/1978.

5. [Frequency and pattern of Gonorrhoea at Liaquat University Hospital, Hyderabad (A hospital based descriptive study]
By: Bikha Ram Devrajani, Doulat Rai Bajaj, Syed Zulfiqar Ali Shah, Rafi Ahmad Ghori, Department of Medicine, Department of Dermatology, Liaquat University of Medical and Health Sciences (LUMHS) Jam Shoro, Hyderabad.

6. [Global summary of the AIDS epidemic December 2007]
Published by: UN AIDS World Health Organization.

7. " How often does sexual assault occur?" (www.Rainn.org)

8. "How are different countries in Africa affected by HIV and AIDS"?

9. "In U.S. Proportion Married at Lowest Recorded Levels"
By Mark Mather and Diana Lavery.
Population Reference Bureau (PRB) www.prb.org.

10. "Marriages Registration decrease"
Marriages, United Kingdom, 1951-2009.
Published on 30 March 2011 at 9:30 am (Office for National Statistics U.K,
http://www.statistics.gov.uk.

11. "Out-of-wedlock births hit record high"
April 08,2009/ By Jessica Ravitz CNN-USA.

12. "Out-of-Wedlock Birthrates Are Soaring, U.S. Reports"
By Gardiner Harris.
Published May 13,2009.
The New York Times– U.S.A.

13. "Record percentage of U.S. children born out of wedlock".
Washington D.C. Apr 11,2010/07:23.(EWTN news-U.S.A).

14. Table 101. Abortions-Number and Rate by Race, 1990 to 2007 Births, Deaths, Marriages and divorces 75.
U.S Census Bureau, Statistical Abstraet of the United States: 2012.

15. Table 102: Abortions by Selected Characteristics: 1990-2007, 76 Births, Deaths, Marriages and Divorces
U.S Census Bureau, Statistical Abstraet of the United States: 2012.

16. [Table 103: Abortions - Number and Rate by State of Occurance: 2000 to 2008]
76 Births, Deaths, Marriages and Divorces.
U.S Census Bureau, Statistical Abstract of the United States: 2012.

17. "Table 132. People Who got Married and Divorced in the Past 12 Months by State: 2009."
Births, Deaths, Marriages and Divorces 97.
U.S Census Bureau, Statistical Abstraet of the United States: 2012.

18. "Table 133. Marriage and Divorces-Number and Rate by State 1990-2009"
98 Births, Deaths and Divorces.
U.S Census Bureau, Statistical Abstraet of the United States: 2012.

19. Table 184. Selected Notifiable Diseases-Cases Reported

1980 to 2009. Health and Nutrition 125.

). *Table 185: HIV Diagnoses, Chalamydia and Lyme Disease* Cases Reported by State: 2009.
Health and Nutritin 125.

. Table 186. Estimated Numbers of AIDS Diagnoses Adults and Adolescents, by Sex and Transmission Category: 2006 to 2009.
Health and Nutrition 126.
U.S. Census Bureau, Statistical Abstract of the United States 2012.

. "The Big Question: Why does the marriage rate continue to decline, and does the trend matter"?
By Andy McSmith
Friday 13 February 2009.
Independen News U.K (www.independent.co.uk)

. "The Towns where two in three births are outside marriage" independent. By Daily Mail U.K.
Last updated at 8.59 A.M on 19th April 2010.
"Who Marries and When? Age at First Marriage in the United States: 2002.
By: Paula Goodwin Ph.D. Brittany Mcgill. M.P.P and Anjam Chandra Ph.D, [U.S. Department of Health and Human Services Centers For Disease Control and Prevention .
National Center For Health Statistics.

مؤلف کی کتب

عربی کتب:

١٩۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

٢٠۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر(في ضوء النصوص و سير الصالحين

٢١۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف

٢٢۔ الاحتساب على الوالدين: مشروعيته، ودرجاته، وآدابه

٢٣۔ الاحتساب على الأطفال

٢٤۔ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة رضي الله عنهما(دراسة دعوية)

٢٥۔ مفاتيح الرزق(في ضوء الكتاب والسنة)

٢٦۔ التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي

٢٧۔ التدابير الواقية من الربا في الإسلام

٢٨۔ شناعة الكذب وأنواعه

٢٩۔ لاتيئسوا من روح الله

٣٠۔ عظيم منزلة البنت ومكانتها

اردو کتب:

۱۔ تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اسباب

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت والد

۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اس کی علامتیں

۸۔ بیٹی کی شان وعظمت

۹۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۳۰۔ زنا سے بچاؤ کی تدبیریں (زیرِ طبع)

دیگر زبانوں میں:

بنگالی:

۱۔ اذکارِ نافعہ

۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

۳۔ باجماعت نماز کی اہمیت

۴۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)

۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۶۔ بیٹی کی شان وعظمت

۷۔ رزق کی کنجیاں

۸۔ فضائل دعوت

۹۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر

۱۰۔ لاتیئسوا من روح اللہ

انڈونیشی:

۱۔ اذکارِ نافعہ

۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

۳۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)

۴۔ رزق کی کنجیاں

۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۶۔ لاتیئسوا من روح اللہ

فرانسیسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)

انگریزی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

۲۔ لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

۳۔ بیٹی کی شان وعظمت

۴۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری (زیر طبع)

فارسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

مصنف کے تیار کردہ پوسٹر

۱۔ دعا کی شان وعظمت

۲۔ قبولیتِ دعا کے اسباب

۳۔ مرادیں پورا کروانے والی دعا

۴۔ پریشانی کو راحت سے بدلنے والی دُعا

۵۔ اولاد کے لیے چودہ دُعائیں

۶۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات

۷۔ نبی کریم ﷺ کا قُرب دلوانے والے اعمال

۸۔ رزق کی کنجیاں

۹۔ چار مفید اور تین نقصان والے کام

اس کتاب کے موضوعات:

- قرض اور اس کی شرعی حیثیت
- قرض دینے اور مقروض کے ساتھ حسنِ معاملہ کی تلقین
- ادائیگی قرض کی تلقین
- قرض کی واپسی کے لیے قانونی اقدامات
- نادار مقروض کی اعانت
- ادائیگی قرض کو یقینی بنانے کے لیے بعض تدبیریں
- ادائیگی قرض میں تاخیر پر تجویز کردہ دو سزاؤں کی شرعی حیثیت
- قرض کیساتھ کوئی اور شرط لگانا
- قرض کی زکوٰۃ
- بنک کارڈز اور ان کی شرعی حیثیت

زنا کی سنگینی اور اس کے برے اثرات

اس کتاب میں:

ا: زنا کے متعلق:

- یہودیت کا موقف
- عیسائیت کا موقف
- اسلام کا موقف
- سلیم الفطرت لوگوں کا موقف

ب: زنا کے برے اثرات:

- جنسی امراض کا عام ہونا اور صحت کی بربادی
- اولاد حرام کی کثرت اور اسکے برے نتائج
- عائلی زندگی کی ٹوٹ پھوٹ
- بچوں کی شرح پیدائش میں کمی
- جرائم کی کثرت

دار النور اسلام آباد
0321-5336844
0333-5139853